450

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد بعدد كل ذرة مائة الف الف مرة وبارك وسلم

من يرد الله ان يهديه يشرح صدره للاسلام

الحمد للہ درین آوان مبارک زمان سعادت نشان اسرار عجیبہ و لطائف غریبہ

مسمی بہ

الطاف رحمانی

ترجمہ اردو

مکتوبات امام ربانی

مجدد الف ثانی

سنہ ۱۳۱۴ھ

بترجمہ از خاکسار محمد حسین ابن فضیلت پناہ صوفی باصفا قدوۃ الراسخین خیر منش
حضرت مولانا مولوی حکیم شیخ قادر بخش صاحب ساکن احمد آباد ضلع جہلم
حال ساکن بھیرہ و بفرمایش جناب مولوی امام الدین صاحب تاجر کتب راولپنڈی
بترغیب جناب میاں صاحب حاجی الہ دین صاحب نقشبندی مجددی
ساکن راولپنڈی محلہ

در لاہور ... بسعی کارپردازان مطبع ... طبع ...

تعداد جلد (۷۰۰)

بلا اجازت مترجم کوئی نہ چھاپے

فہرست کتب نایاب کتب خانہ دوکان ہوی امام الدین تاجر کتب راولپنڈی

کتب حضرات نقشبندیہ۔

مکتوبات امام ربانی قدس اللہ سرہ

معمولات مظہریہ۔

137098

مقامات مظہریہ۔

دیوان مرزا جانجاناں صاحب۔

مبدا معاد مصنفہ حضرت امام ربانی رح

اربع انہار۔

مطلوب الطالبین۔

رسالہ ستہ ضروریہ خواجہ عبید اللہ صاحب

رسائل رحمہ از شاہ ولی اللہ صاحب۔

تاویل الاحادیث۔

سطعات از شاہ ولی اللہ صاحب۔

شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل۔

انفاس رحیمیہ شاہ عبد الرحیم صاحب

ارشاد رحیمیہ ایضاً۔

کمالات عزیزیہ مع حالات شاہ عبد العزیز صاحب

صراط مستقیم

ارشاد فی سلاسل الاولیاء

کلمات طیبات۔

سلسلہ نقشبندیہ۔

انصاف از شاہ ولی اللہ صاحب

کتب حضرات چشتیہ۔

مناقب محبوبین ملفوظات حضرت مہاراں والہ سی کتاب میں ہیں

مرأۃ العاشقین ملفوظات حضرت خواجہ شمس الحق والدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

گلزار فریدی

نافع السالکین ملفوظات حضرت خواجہ تونسوی رح

سیر الاولیاء

مکتوبات حضرت یحییٰ منیری۔

لطائف قدوسی۔

سیر الاقطاب

راحۃ القلوب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء

رفیق الارواح ملفوظات حضرت خواجہ عثمان ہارونی

نظام القلوب۔

ریاض العارفین ملفوظات حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ۔

انیس العاشقین۔

دلیل العارفین ملفوظات حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ۔

مرقع کلیمی از حضرت خواجہ شیخ کلیم اللہ صاحب جہان آبادی۔

مرقع کلیمی مع اردو ترجمہ۔

تصفیۃ القلوب مع ترجمہ اردو از تصنیف حاجی امداد اللہ صاحب چشتی

روضۃ الاقطاب ملفوظات حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء

فوائد الفواد ملفوظات حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین صاحب اولیاء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَضْعَافُ مَاحَمِدَہٗ جَمِیْعُ خَلْقِہٖ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی

تمام تعریفین واسطے اللہ کے جو پروردگار ہے جہانونکا کئی دُگنے اسکے جو تعریف کی اُسکی تمام خلقت اُسکی نے جیساکہ دوست رکھتاہے

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَرْسَلَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ کُلَّمَا ذَکَرَہٗ

رب ہمارا اور پسند کرتاہے اور خدا کی رحمت اور سلام نازل ہو اُس شخص پر جسکو خدا نے جہانونکے لئے رحمت کرکے بھیجا ہے اور جسقدر کہ

الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ کَمَا یَنْبَغِیْ لَہٗ وَیَحْرٰی

یاد کیا اُس کو یاد کرنے والون نے اور جس قدر کہ غفلت کی اُس کے ذکر سے غفلت کرنے والون نے

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْبَرَرَۃِ النُّقٰی التُّقٰی ✣

جیساکہ مناسب اور لایق ہے اور اوپر آل اُسکی اور اصحابون اُسکے کے جو پاک لوگ برگزیدہ و پرہیزگار تھے ✣

اما بعد نمودہ مے آید کہ این دفتر اوّل است از مکتوبات قدسی آیات حضرت غوث المحققین

اسپر پیچھے حمد اور صلوۃ کے ظاہر کیا جاتا ہے کہ یہ پہلا دفتر ہے پاکی کی نشانیان والے خطوط حضرت فریادرس محققین

قطب العارفین برہان الولایۃ المحمدیۃ حجۃ الشریعۃ المصطفویۃ شیخ الاسلام والمسلمین شیخنا و

عارفون کے قطب ولایت محمدی کے برہان دلیل شریعت مصطفوی کی روشن دلیل اسلام اور مسلمانون کے شیخ ہمارے اور

امامنا الشیخ الاحمد الفاروقی النقشبندی سلمه الله سبحانه والبقاه این احقر قلیل البضاعت

امام ہمارے شیخ احمد فاروقی نقشبندی خداوند پاک انکو سلامت اور باقی رکھے اس ناچیز تھوڑی پونجی والے

کمترین خاک نشینان آن مقدس درگاه یار محمد الجدید البدخشی الطالقانی جمع نموده در تحریر

اس پاک درگاہ کے سب غلاموں سے کمترین یار محمد الجدید بدخشانی طالقانی نے اکٹھے کرکے لکھے۔

آورده رجا آنکه نفعے از آن بطالبان حق جل وعلی برسد۔ وَالْمَسْئُولُ مِنَ اللهِ سُبْحَانَهُ

امید یہ ہے کہ بڑا فایدہ اِس سے خداوند تعالے کے طالبوں کو پہونچے گا اور خداوند پاک سے عصمت

الْعِصْمَةَ وَالتَّوْفِيقَ +

یعنے خطا سے بچنے اور توفیق کا سوال ہے +

مکتوب اوّل در میان احوالے کہ مناسبت باسم الظَّاهِرُ دارند وظہور قسم خاص از

خط پہلا بیچ بیان اُن حالوں کے جو اسم الظاہر کے ساتھ مناسبت رکھتے ہین اور ایک خاص قسم

توحید وبیان عروجات کہ بر فوق محدد واقع شده است وانکشاف درجات بہشت

توحید کا ظاہر ہونا اور بیان اُن بلندیوں کا جو محدد کے اُپر واقع ہوئی ہین اور بہشت کے مراتب کا معلوم ہونا

وظہور مراتب بعضے از اہل اللہ بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند وَهُوَ الشَّيْخُ الْكَامِلُ

اور بعضے خدا کے لوگون کے درجے ظاہر ہونا یہ مکتوب اپنے پیر مرشد بزرگ کو لکھا ہے اور وہ شیخ کامل

الْمُكَمِّلُ الْوَاصِلُ اِلٰى دَرَجَاتِ الْوَلَايَةِ الْهَادِيْ اِلٰى طَرِيْقِ اِنْدِرَاجِ النِّهَايَةِ فِي

مکمل ہے ولایت کے درجون پر پہنچنے والا راہ دکھانے والا طرف رستے درج کرنے والی نہایت کے بیچ ابتد

الْبِدَايَةِ مُؤَيِّدُ الدِّيْنِ الرَّضِيِّ شَيْخُنَا وَاِمَامُنَا الشَّيْخُ مُحَمَّدُ الْبَاقِي النَّقْشْبَنْدِي

کے مدد کرنے والا پسندیدہ دین کی ہمارے شیخ اور ہمارے امام شیخ محمد باقی نقشبندی

ع یعنے دوسرے طریقے والوں کے نہایت سے یہ طریقہ ابتدا مین درج کرنیوالا ہے مطلب یہ کہ جو انکو اخیر مین جاکر حاصل ہوتا ہے وہ یہانکو ابتدا مین حاصل ہوجاتا ہے

الاحرارِي قدّس اللهُ سِرّهُ الاقدسِ وبلّغهُ اللهُ سُبحانهٗ الی اقصیٰ ما یتمنّاہ ۔

الاحراری خداوند تعالی انکے بھید پاک کو مقدس کرے اور پہنچاوے انکو خداوند پاک نہایت تمنا تک جو جو چیز کی وہ آرزو رکھتے ہین ۔

عرضداشت کمترین بندگان احمد بندہ وہ عرض مے رساند حسب الامر شریف

عرضی سب غلامون سے ناچیز احمد (اس بات کو) عرض کی ہندی پر پہنچاتا ہے موافق حکم بزرگ کے

گستاخی مے نماید احوال پریشان را معروض میدارد کہ در اثنائے راہ آنقدر تجلّی اسم

جرأت کرتا ہے اپنا پریشان احوال ظاہر کرتا ہے کہ سفر کے درمیان اُسقدر خداوند کے اسم الظّاہر کا چمکار اور روشن

الظاہر متجلّی گشت کہ در جمیع اشیا بہ تجلّی خاص علیحدہ علیحدہ ظاہر گشت علے الخصوص

ہوا کہ تمام چیزون مین ایک خاص قسم چمک سے تجلّی ظاہر ہوئی خاص کر

در کسوت نساء بلکہ در اجزا اینہا جدا جدا و آنقدر منقاد این طائفہ گشتم کہ چہ عرض نمایم

عورتون کے لباس مین بلکہ جدا جدا اُنکے اجزا مین اور مین اُس گروہ کا اسقدر مطیع ہوا کہ کیا عرض کرون

و درین انقیاد مضطر بودم ظہوریکہ درین کسوت بودہ در ہیچ جا نبودہ خصوصیات لطائف

اور اس مطیع ہونے مین مین بیقرار تھا جو ظہور اس لباس مین ہوا کسی جا مین کبھی نہوا لطائف کے خصوصیات

و محسنات عجائب کہ درین لباس مے نمودہ از ہیچ مظہرے ظاہر نمے شدہ پیش

اور خوبصورت عجائبات جو اس لباس مین ظاہر ہوئے کسی مظہر سے ظاہر نہ ہوئے اُن کے آگے

ایشان تمام گداختہ آب شدہ مے رفتم و ہمچنین در ہر طعامے و شرابے و کسوتے جدا

مین تمام گلکر پانی کی طرح بہہ رہا تھا اور ایسا ہی ہر ایک کھانے اور پینے والی چیز اور ہر ایک

جدا متجلّی شدہ لطافتے و حسنے کہ در طعام لذیذ پُر تکلف بود در ماورائے آن نبودہ در آب

لباس مین جدا جدا چمکنے لگا جو پاکیزگی اور خوبصورتی لذت والے عمدہ پکے ہوے کھانے مین تھی اسکے غیر مین نتھی اور میٹھی پانی

شیرین تا آب غیر شیرین ہمین تفاوت بود بلکہ در ہر لذیذ و شیرین یک خصوصیت

مین کڑوے پانی سے یہی فرق تھا بلکہ ہر ایک لذت والی میٹھی چیز مین ایک کمال

کمال علی تفاوت الدرجات جدا جدا بود خصوصیات این تجلی را بہ تحریر بعرض نمیتواند

خصوصیت درجون کے فرق کے لحاظ سے علٰحدہ علٰحدہ تھی اُس تجلی اور چمک کی خاص کیفیتون کو مین لکھنے

رسانید اگر در ملازمت علیہ مے بود شاید معروض میداشت اما در اثنا سے این تجلیات

مین عرض نہین کر سکتا اگر حضور کی خدمت مین حاضر ہوتا تو شاید زبانی عرض کر سکتا لیکن ان نورانی چمکارون کے ظہور کے

آرزوے رفیق اعلی داشتم و بایہا ہا اکمن ملتفت نمیشدم اما مغلوب بودم چارہ

وقت مین بلند رفیق یعنی خداوند پاک کی آرزو رکھتا تھا اور ان ظاہری چمکارون پر جہانتک ہو سکا دھیان نکرتا تھا لیکن مغلوب

نداشتم درین اثنا معلوم شد کہ این تجلی با آن نسبت تنزیہی جنگ ندارد و باطن ہمچنان

اور لاچار تھا اسی درمیان مین معلوم ہوا کہ یہ چمک اُس پاک نسبت کے ساتھ مخالفت نہین رکھتی اور باطن بھی ویسا ہی اُس

گرفتار آن نسبت ہست بظاہر اصلا ملتفت نیست و ظاہر را کہ از نسبت خالی و معطل

نسبت سے ملا ہوا ہے ظاہر کا ہرگز کچھ دھیان نہین اور ظاہر کو جو کہ نسبت سے خالی اور بیکار تھا (اہل تقدیر نے)

بود باین تجلی شرف ساختہ اند و الحق ہمچنان یافتم کہ باطن اصلا بزیغ بصر مبتلا نیست

اس چمک سے مشرف کیا ہے اور سچ مچ مین نے ایسا ہی پایا کہ باطن ہرگز ساتھ کھوٹ ظاہر کے گرفتار نہین - بزرگ

و از جمیع معلومات و ظہورات معرض ہست و ظاہر کہ متوجہ کثرت و اثنینیت بود باین تجلیات

اور تمام معلوم چیزون اور ظاہر چیزون سے منہ پھیرنیوالا ہے اور ظاہر جو متوجہ کثرات اور دوئی کے تھا ان چمکارون کے

مستعد گشتہ است بعد از چند گاہ این تجلیات رو بخفا آورد و ہمان نسبت حیرت

ساتھ لائق ہو گیا ہے کچھ مدت کے بعد یہ چمکارے غائب ہو گئے اور وہی نسبت حیرت

ونادانی بحال خود ماند وصارت تلک التجلیات کان لم یکن شیئا مذکورا

اور نادانی کی اپنے حال پر رہی اور وہ چمکارے اس طرح (غائب) ہو گئے کہ گویا کوئی چیز ذکر کی گئی موجود نہ تھی

وبعد از آن یک فناء خاص رو داد ہمانا کہ آن تعین علمی کہ بعد از عود تعین پیدا شدہ

اور اس کے بعد ایک خاص فنا ظاہر ہوا اور یقیناً وہ علمی اندازہ جو اندازہ لوٹ آنے کے بعد پیدا ہوا تھا

بود درین فنا گم شد واثرے از ظلمان انا نماند درین وقت آثار اسلام وعلامات

اس فنا میں گم ہو گیا اور خودی کے گمانوں سے کچھ اثر باقی نہ رہا اس وقت اسلام کی نشانیاں پختہ

انہدام معالم شرک خفی بظہور آمدن گرفتند وہمچنین دید قصور اعمال ومتہم داشتن

ہوئیں اور باطنی شرک کے معلومات گرنے کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں اور ایسا ہی عملوں کا قصور نظر آ گیا

نیات وخواطر بالجملہ بعضے امارات عبودیت ونیستی از آن باز ظاہر گشتہ اند

اور نیتوں اور دل کی باتوں کے عیب دکھائی دیئے حاصل کلام کا بعضے نشانات بندگی اور نیستی کے اس سے پیچھے ظاہر ہوئی ہیں نابودی کے

حق سبحانہ وتعالی ببرکت وتوجہ حضرت ایشان بحقیقت بندگی رساند وعروجات

خداوند پاک اور بلند حضور کی برکت اور توجہ سے بندگی کی حقیقت پر پہنچا دے اور محدد کے اوپر

بر فوق محدد بسیار واقع مے شود مرتبہ اول کہ عروج واقع شد بعد از طے مسافت

بہت دفعہ بلندیاں حاصل ہوتی ہیں - پہلی دفعہ جو بلندی حاصل ہوئی منزلوں کا فاصلہ گذرنے

چون بر فوق محدد رسید واز خلد از انجا بما تحت مشہود گشت در آن اثنا بخاطر آمد کہ

کے بعد جب محدد اوپر پہنچا اور بہشت سے وہاں تک جا کر نیچے کا سب کچھ نظر آ گیا اسوقت دل میں آیا کہ

مقامات بعضے مردم را در انجا مشاہدہ نمایم چون متوجہ شدم مقامات آنہا در نظر آمد

بعضے لوگوں کے مقامات یہاں پر دیکھوں جب میں متوجہ ہوا تو اُن کے مقامات نظر آئے

Marfat.com

و آن اشخاص را نیز در آن محال دید علی تفاوت درجاتهم مکاناً و مکانةً و شوقاً و

اور اُن لوگون کو بھی اس موقع پر دیکھا اوپر فرق درجون اُن کے کے از روے مکان اور درجے اور شوق اور

ذوقاً **مرتبہ دوم** باز عروج واقع شد مقامات مشائخ عظام و ائمہ اہل بیت و خلفائے

ذوق کے دوسری دفعہ پھر بلندی حاصل ہوئی بزرگ مشائخ کے مقامات اور اماان اہل بیت اور حضرت کے

راشدین و مقام خاصہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و بارک و پنجگین

مبارک خلیفون کی کے اور خاص مقام جناب رسول اللہ کا خداوندکی رحمت اُنپر اور اُن کی آل پر اور سلام ہو اور بعد کی پنجگین

مقامات سائر انبیاء و رسل علی التفاوت و مقامات ملائکہ ملا اعلی فوق محدد

اُنپر نازل ہون اور ایسا ہی مقامات باقی نبیون اور رسولون کے درجہ بدرجہ اور بلند جہان کے فرشتون کے مقامات محدد پر

مشہود گشت و فوق محدد آن مقدار عروج واقع شد کہ از مرکز خاک تا محدد یا اندکے

دیکھے گئے اور محدد پر چڑھنا اسقدر حاصل ہوا کہ مرکز خاک سے محدد تک یا کچھ کم اس سے اور حضرت

کمتر ازین و تا مقام حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ تعالی سرہ الاقدس منتہی شد

خواجہ نقشبند کے مقام تک خداوند تعالے اُن کے پاک بھید کو مقدس کرے پہنچا

و فوق آن مقام چندے از مشائخ بودند بلکہ در ہمان مقام با فوقیت قلیلہ مثل شیخ

اور اُس مقام سے اوپر کچھ بزرگ تھے بلکہ اُسی مقام مین قدرے بلندی سے مثل شیخ

معروف کرخی و شیخ ابو سعید خراز و باقی مشائخ بعضے در تہ آن مقام مقامات

معروف کرخی اور شیخ ابو سعید خراز اور باقی بزرگ بعضے تو اس مقام سے نیچے رہتے

داشتند و بعضے در ہمان مقام بودند اما در تحت مثل شیخ علاؤ الدولہ و نجم الدین

تھے اور بعضے وہین مقام رکھتے تھے ایسے جو نیچے تھے مثل شیخ علاؤ الدولہ اور نجم الدین

Marfat.com

کبرے و فوق آن مقام ایمہ اہل بیت بودند و فوق آن خلفاے راشدین

کبرے اور اوپر اُن کے مقام اماماں اہل بیت کے تھے اور اوپر اُن کے حضرت صلعم کے مبارک خلیفون کے

رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین و مقامات سائر انبیا علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ

مقام تھے خدا اُن سب پر راضی ہو اور مقامات باقی نبیون کے ہمارے نبی اور اُنپر رحمتین اور سلام نازل

والسلام یک طرف علیحدہ از مقام آن سرور بود و ہمچنین مقامات ملائکہ

ہون ایک طرف علیحدہ حضرت کے مقام سے تھے اور ایسے مقامات بلند فرشتون کے

عالین صلوٰۃ اللہ و سلامہ علی نبینا و علیہم اجمعین در طرف دیگر جدا از آن مقام

خدا کی رحمتین اور سلام ہمارے نبی پر اور اُن تمام پر نازل ہون دوسری طرف اس مقام سے علیحدہ

بود اما مقام آن سرور را از جمیع مقامات فوقیت و سروری بود واللہ سبحانہ

تھے لیکن حضرت سرور انبیا کا مقام تمام مقامات سے بلندی اور سرداری رکھتا تھا اور خداوند پاک

اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ کُلِّهَا و ہرگاہ مے خواہیم بعنایت اللہ سبحانہ عروج واقع میشود

تمام کامون کی حقیقتین بہتر جاننے والا ہے اور جب ہم چاہتے ہین خداوند پاک کے فضل سے بلندی حاصل ہوجاتی ہے

و در بعضے اوقات بیخواست ہم واقع مے شود و چیزے دیگر دیدہ مے شود و بر

اور بعض وقتون مین چاہنے کے سوا بھی عروج واقع ہوجاتا ہے اور نئی چیزین نظر آتی ہین اور بعض بلندیون

بعضے عروجات آثار ہم مترتب مے شود و اکثر چیزہا فراموش مے شود و ہرچند میخواہم

کے نشان بھی ثابت رہتے ہین اور اکثر چیزین بھول جاتی ہین اور بڑی کوشش سے

کہ بعضے حالات را بنویسم کہ در وقت عرضداشت کردن بیاد آید میسر نمے شود

چاہتا ہون کہ بعض حالات کو لکھ لون تاکہ عرض کرنے کے وقت یاد رہین یہ بات حاصل نہین ہوسکتی

زیراکہ در نظر محقرے درآید جاے آن دارد کہ ازان استغفار کردہ شود چہ جاے

کیونکہ پھر وہ نظر مین حقیر لگتے ہین اِس لایق ہو جاتے ہین کہ اُن سے توبہ کی جاے بھلا کہان یہ بات

آنکہ بنویسید در اثناے املاء عریضہ ہم بعضے چیزہا بیاد بود تا آخر وفا نہ کرد کہ نوشتہ

کہ لکھون اِس خط لکھنے کے وقت بھی بعض چیزین یاد تھین آخر تک یاد نہ رہین کہ لکھی جاتین

شود زیادہ گستاخی نہ نمود - حال مُلّا قاسم علی بہتر ہست غلبہ استہلاک و استغراق است

زیادہ دلیری نہ کی - اور مُلّا قاسم علی کا حال بہت اچھا ہے اُسپر فنا اور استغراق کا غلبہ ہے

وار جمیع مقامات جذبہ بفوق قدم نہادہ و صفات را کہ اول از اصل مے دید حالا

اور تمام جذبہ کے مقامات سے اوپر قدم رکھا ہے اور صفتون کو جو پہلے اصل سمجھتا تھا اب اُن

وجود آن صفات را از خود جدا مے بیند و خود را خالی محض مے یابد و احوال

صفتون کے وجود کو اپنے آپ سے جُدا دیکھتا ہے اور اپنے آپکو صرف خالی پاتا ہے اور دوسرے

یاران دیگر ہم روز بروز در بہی است - در عرضداشت دیگر انشاء اللہ العزیز

یارون کے حالات بھی دن بدن اچھے ہوتے جاتے ہین - دوسری عرضی مین اگر خداوند تعالےٰ

بتفصیل عرضداشت خواہد کرد +

نے چاہا تو واضح کر کے عرض کرونگا +

مکتوب دوم در بیان حصول ترقیات و مباہات بعنایت

دوسرا خط بلندیون اور فخر حاصل ہونے کے بیان مین پروردگار بزرگ کی عنایتون

خداوندی جل سلطانہ بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ قدس سرہ -

سے اپنے مرشد عالی شان کی خدمت مین لکھا ہے اُنکا بھید مقدس ہو

Marfat.com

عرضداشت کمترین بندگان احمد بذروہ عرض مے رساند امر باستخارہ متصل ماہ مبارک

عرضی غلاموں سے کم درجہ کا غلام احمد عرض کی بلندی پر پہنچاتا ہے استخارہ کرنے کا حکم مبارک مہینے

رمضان مولانا شاہ محمد رسانید آنقدر فرجہ نہ دید کہ تا ماہ رمضان خود را بعتبہ بوسی

رمضان کے متصل شاہ محمد صاحب نے پہنچایا اسقدر فرصت نہ دیکھی کہ مہینے رمضان تک مین چوکھٹ چومنے کا

مشرف تواند ساخت بضرورت برمضی آن خود را تسلی داد و از عنایات خداوندی

شرف حاصل کرسکون لاچار رمضان کے گذرنے پر یہ کام ملتوی کرکے اپنے آپکو تسلی دی اور خداوند بزرگ و بلند

جل وعلا کہ ببرکت توجہات علیا حضرت ایشان علی التواتر والتوالی فائض دوار وارند چہ عرض نماید ۵

کی عنایتوں سے حضور کی بڑی مہربانیون کی برکت سے پے درپے اور لگاتار برسنے والی اور پہنچنے والی ہین کیا عرض کرے نظم

من آن خاکم کہ ابر نوبہاری — کند از لطف برمن قطرہ باری

مین وہ مٹی ہون کہ نئی بہار کا بادل — مہربانی سے مجھ پر بارش برساتا ہے

اگر بر روید از تن صد زبانم — چو سبزہ شکر لطفش کے توانم

اگرچہ میرے وجود سے سو زبان پیدا ہو — تو سبزہ (دیکھیت) کی طرح اسکا شکر کب ادا کرسکتا ہون

ہرچند اظہار این قسم احوال موہم جرأت وگستاخی است ومشعر افتخار و مباہات است ۵

ہرچند اس قسم کے حالات کا ظاہر کرنا دلیری اور بے ادبی ہے اور فخر وناز پر دلالت کرتا ہے۔

ولے چون شہ مرا برداشت از خاک — سزد گر بگذرانم سر ز افلاک

مگر جب بادشاہ نے مجھے خاک سے اٹھا کر نوازش کی تو مجھے چاہئے کہ آسمان سے سر گذارون یعنی اگر اتنا فخر کرون تو بیجا نہوگا

ابتدائے عالم صحو وبقا از اواخر ماہ ربیع الآخر است وتا حال بہ بقائے خاص در ہر یک

ہوشیاری اور بقا کا زمانہ ربیع الآخر کے اخیر سے شروع ہے اوراب تک ہر ایک مدت مین خاص بقا کی

Marfat.com

مدتے مشرف مے سازند ابتداے از تجلی ذاتی حضرت شیخ محی الدین است قدس سرہ

بزرگی بخشتے ہین ذات پاک کی نورانی چمک کا شروع حضرت شیخ محی الدین ہین اُن کا بھید مقدس ہو

در صحو مے آرند باز بسکر مے برند و در نزول و عروج علوم غریبہ و معارف عجیبہ افادہ

ہوشیاری مین لاتے ہین پھر مست کر دیتے ہین اور اوترنے اور چڑھنے مین نادانستہ علم اور عجیب عجیب معرفتین بخشش

مے فرمایند و باحسان و شہود خاص در ہر مرتبہ کہ مناسب بقاے آن مقام است

نازل فرماتے ہین اور ساتھ احسان اور خلوص جلوہ کے ہر مرتبہ مین جو مناسب اُس مقام کے ہے

مشرف مے سازند بتاریخ ششم ماہ رمضان مبارک بہ بقاے مشرف ساختند

بزرگی بخشتے ہین بتاریخ چھٹی ماہ مبارک رمضان کو مجھے بقا کی بزرگی بخشی اور

واحسانے متیسر شد کہ چہ عرض نماید میداند کہ نہایت استعداد تا آنجا بود و وصلے

خداوند پاک کا ایسا حضور نصیب ہوا کہ کیا عرض کرون جانتا ہون کہ آخری لیاقت یہین تک تھی اور جو وصل

کہ مناسب حال بود ہم انجا متیسر گشت و جہت جذبہ اکنون تمام شد و شروع در سیر

کہ مناسب حال تھا اسی جگہ حاصل ہوگیا اور جذبہ کی جہت اب تمام ہوئی اور سیر فی اللہ جو مناسب

فی اللہ کہ مناسب مقام جذبہ است واقع شد ہر چند فنا اتم باشد بقا مترتب بر آن

مقام جذبہ کے ہے شروع ہو گیا جس قدر پورا فنا ہو بقا بھی اُس پر پورے طور سے

اکمل خواہد بود و ہر چند صحو بیشتر باشد افاضہ علوم موافق شریعت غرا مے افتد

واقع ہوگا اور جس قدر ہوشیاری زیادہ ہوگی علمون کی بارش موافق شریعت روشن کے پڑے گی

چہ کمال صحو انبیا را بود علیہم الصلوۃ والسلام و معارفیکہ از آن سر بر زدہ اند شرائع

کیونکہ کمال ہوشیاری نبیون کو تھی اُن پر خدا کی رحمتین اور سلام ہون اور جو معرفتین کہ اُن سے ظاہر ہوئی ہین شریعتین

Marfat.com

است وعقایدیکه در ذات وصفات بیان فرموده اند ومخالفت ظاهر آن از تقیه

ہین اور وہ عقیدے جو پیغمبرون نے خداوند کی ذات وصفات مین بیان فرماے ہین اور ظاہر شریعت کی مخالفت مستی

سکر است الحال معارف که باین کمینه فائض اند اکثر تفصیل معارف شرعیه است

کا ایک حصہ ہے اب جو معرفتین کہ اس خاکسار پر لپٹی جاتی ہین اکثر شرعی معرفتون کی تفصیل اور کھلا بیان

وبیان آنها وعلم استدلال کشفی وضروری میگردد ومجمل مفصل میگردد ع گر بگویم

اُنکا ہے اور علم کشف سے با دلایل اور حق الیقین ہو جاتا ہے اور مختصر بیان کھلا ہو جاتا ہے — اگر بیان کرون

شرح این بحد شود — مے ترسم مبادا انجر بگستاخی شود +

تو اُس کی شرح بے شمار ہو جاے۔ مین ڈرتا ہون کہین ایسا نہ ہو کہ یہ بیان بے ادبی تک پہنچ جاے +

مکتوب سوم در بیان محبوس شدن یاران بمقام مخصوص و

تیسرا مکتوب بیچ بیان قید ہونے دوستون کے ایک سلوک کے مقام خاص

گذشتن بعضے از آن و رسیدن بمقامات تجلّی ذاتی بنیر پیر

مین اور بعضون کا وہان سے گذر کر تجلی کے درجون مین پہنچنا یہ مکتوب بھی اپنے پیر

بزرگوار خود نوشته اند عرضداشت آنکه یاران که اینجا اند وچنین

بزرگوار کو لکھا ہے — عرض یہ ہے کہ جو یار اس جگہ پر ہین اور ایسے

یاران آنجائی هر کدام بمقامے محبوس اند طریق برآوردن آنها از آن مقامات متعسر

ہی وہان کے دوست ہر ایک ایک مقام سلوک مین قید ہے اُن کے نکالنے کا طریقہ ان مقامات سے مشکل

است آنقدر قدرت که مناسب آن مقام است در خود نمی یابد حق سبحانه ببرکت

ہے اتنی طاقت جو اُس مقام کے مناسب ہے مین اپنے آپ مین نہین دیکھتا خداوند پاک ساتھ برکت

توجہات علیہ حضرت ایشان ترقی بخشد یک کس از خویشان این کمینہ از آن مقام

عنایات بزرگ حضور کے بلندی نصیب کرے مجھ خاکسار کے رشتہ دارون سے ایک آدمی اس

گذشت و بمقدمہ تجلیات ذاتی رسید حالش بسیار خوب است قدم بر قدم

مقام سے گذرا اور تجلیات ذاتی کے ابتدا مین پہنچ گیا حال اُسکا بہت اچھا ہے خاکسار کے قدم پر

حقیر دارد و درباره دیگران ہم امیدوار است۔ دیگر بعضے از یاران آنجا بطریق

قدم رکھتا ہے اور دوسرون کے حق مین بھی مجھے امید ہے (کہ انکا حال بہتر ہوجائیگا) دوسرا بعضے دوست

مقربین مناسبت ندارند موافق حال آنہا طریق ابرار است فی الجملہ یقینے کہ حاصل

وہان کے قریبیوں کی طرح مناسبت نہین رکھتے حال اُنکے سے موافق پاک لوگون کا طریقہ ہے الغرض جو یقین کہ

کرده اند ہم غنیمت است ع ہر کسے را بہر کارے ساختند۔ در تفصیل اسامی

اُنہون نے حاصل کیا ہے وہی غنیمت ہے۔ تقدیر والون نے ہر کسیکو ایک خاص کام کے لئے بنایا ہے۔ اُن کے نامون کی تفصیل

آنہا جرأت نمودہ کہ از ایشان مخفی نخواہد بود زیادہ گستاخی نمود و روز تحریر عرضہ

لکھنے کی دلیری نہ کی کہ آپ سے مخفی نہوگا زیادہ دلیری نہ کی اور اس عرضی کے لکھنے کے دن

داشت میر سید شاہ حسین در مشغولی خود چنان دیدند کہ گویا بدروازہ کلان رسیده

میر سید شاہ حسین نے اپنی توجہ اور کشف مین ایسا دیکھا ہے کہ گویا ایک بڑے دروازہ پر پہنچا ہے

است مے گویند کہ دروازہ حیرت است درون او کہ نظر مے کنم حضرت ایشان را

غیب سے کہتے ہین کہ یہ دروازہ حیرت کا ہے اُسکے اندر جو مین نے دیکھا تو حضور اور راقم الحروف دونان

و ترا مے بینم و ہر چند کہ سعی مے کنم کہ خود را در وانداز م پاے من یاری نے کند +

نظر پڑے اور ہر چند مین کوشش کرتا ہون کہ اُس کے اندر چلا جاؤن میرے پاؤن چل نہین سکتے +

Marfat.com

مکتوب چہارم دربیان فضایل شہر عظیم القدر شہر رمضان و بیان

چوتھا مکتوب عالی قدر والے مہینے رمضان کی فضیلتون کے بیان مین اور

حقیقت محمدی علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام نیز بہ پیر بزرگوار

بیان حقیقت محمدی اُن پر اور اُن کی آل پر درود اور سلام نازل ہون یہ بھی اپنے بزرگ مرشد کی

خود نوشتہ اند عرضداشت احقر الخدمہ آنکہ مدتے است کہ از راہِ مفاوضہ

خدمت مین لکھا ہے۔ سب خادمون سے ناچیز خادم کی عرض یہ ہے کہ مدت ہوی عنایت نامہ

شریفہ از احوال خدمہ آن اطلاعے ندارد نگران مے باشد قدوم ماہ مبارک

شریفہ کے وسیلہ سے اُس دربار کے خادمون کی کچھ اطلاع نہین انتظار لگی رہتی ہے۔ مبارک مہینے رمضان

رمضان مبارک باشد این ماہ را با قرآن مجید کہ حاوی جمیع کمالات ذاتی و شیونی

کا آنا مبارک ہو یہ مہینہ قرآن شریف کے ساتھ جو گھیرنے والا تمام کمالات ذاتی اور شیونی

است و داخل دائرہ اصل است کہ ہیچ ظلیتی بدو راہ نیافتہ است و قابلیت

کا ہے اور اصل کے گھیرے مین داخل ہے کہ کوئی سایہ اُسکی طرف راہ نہین پاتا اور پہلی قابلیت اُس کا

اولی ظل اوست مناسب تام است و بآن مناسبت نزول آن درین ماہ

سایہ ہے پوری مناسبت رکھتا ہے اور اُسی مناسبت کے ساتھ قرآن شریف کا اوترنا اس مہینے

واقع شدہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ مصداق این سخن است

مین واقع ہوا (مہینہ رمضان کا جس مین قرآن شریف اُتارا گیا) اس بات کا مصداق ہے

و بآن مناسبت این ماہ نیز جامع جمیع خیرات و برکات است ہر برکتے و خیرے

اور ساتھ اس مناسبت کے یہ مہینہ بھی تمام بھلائیون اور برکتون کا جمع کرنیوالا ہے اور جو بھلائی اور برکت

که در تمام سال بهر که میرسد از هر راه که میرسد قطره ایست از دریاے نہایت مے آئید

سارے برس مین جس کیکو پہنچتی ہے جس راہ سے آتی ہے اس بڑے قدر والے مہینے کی برکتون کے بے

برکات این شهر عظیم القدر جمعیت این ماه سبب جمعیت تمام سال است و تفرقه

نہایت دریا سے ایک قطرہ ہے اس مہینے کی جمعیت تمام سال کی جمعیت کا سبب ہے اور اس مہینے کا

این ماه سبب تفرقه تمام سال فَطُوبیٰ لِمَنْ مَضیٰ عَلَیْهِ هٰذَا الشَّهْرُ الْمُبَارَكُ وَ

تفرقہ سارے برس کے تفرقہ کا باعث ہے پس خوشخبری ہے واسطے اُس شخص کے جسپر یہ برکت والا مہینہ گذرا

رَضِیَ عَنْهُ وَوَیْلٌ لِمَنْ سَخِطَ عَلَیْهِ فَمُنِعَ مِنَ الْبَرَکَاتِ وَحُرِمَ مِنَ الْخَیْرَاتِ ایضاً

اور اُس سے راضی گیا اور ہلاکی ہے واسطے اُس شخص کے جسپے وہ ناراض گیا پس برکتون سے ہٹایا گیا اور بھلائیون سے بھی محروم

سنت ختم قرآن درین ماه بواسطه آن تواند بود که تا جمیع کمالات اصلی و برکات

کیا گیا ختم قرآن کی سنت اس ماہ مین ہونیکا یہی سبب ہو سکتا ہے کہ تا سب کمالات اصلی اور ظلی برکتین حاصل

ظلی میسر شود فَمَنْ جَمَعَ بَیْنَهُمَا یُرْجیٰ اَنْ لَّا یُحْرَمَ مِنْ بَرَکَاتِهٖ وَلَا یُمْنَعَ مِنْ خَیْرَاتِهٖ برکاتے

ہوجائین پس جس نے ان دونون کو اکٹھا حاصل کیا امید کی جاتی ہے کہ اسکی برکتون سے محروم نرہیگا اور اسکی بھلائیون سے

که بایام این شهر وابسته اند دیگر اند و خیراتیکه به لیالی آن متعلق اند دیگر از جهت

ہٹایا نجائیگا جو برکتین کہ اس شہر کے دنون سے متعلق ہین وہ علحدہ ہین اور جو بھلائیان کہ اسکی راتون سے متعلق ہین وہ علیحدہ

این سر تواند بود که حکم باولویت تعجیل افطار و تاخیر تسحیر بوده باشد تا امتیاز تمام

ہین اور اسی بھید کے سبب سے ہوسکتا ہے کہ روزہ چھوڑنے مین جلدی کرنے اور سحری کھانے مین دیر کرنیکی اولویت کا حکم ہوا ہوتا

بین اجزاء الوقتین حاصل آید قابلیت اولی که بالا مذکور شد و حقیقت محمدی عبارت

کہ دونون وقتون کی جزون مین پورا امتیاز حاصل ہو قابلیت اولی جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے اور حقیقت محمدی بھی

Marfat.com

ازآنست علیٰ مظہرہا الصلوٰۃ والتسلیمات نہ قابلیت ذات است مر اتصاف

اُسی سے مراد ہے اسکی ظہور کی جگہ پر خدا کی رحمتین اور سلام نازل ہون نہ قابلیت ذات کی سبب سے موصوف ہونے

جمیع صفات را کما حکم بعض بلکہ قابلیت ذات است عز سلطانہ مر اعتبار علم راکہ

تمام صفات کو جیسا کہ بعض نے حکم دیا ہے بلکہ قابلیت ذات کی علم کے اعتبار سے (جسکی بادشاہی غالب ہی) جو تمام

متعلق شود بجمیع کمالات ذاتی و شیونی کہ حاصل حقیقت قرآن مجید است و

کمالات ذاتی اور شیونی جو قرآن بزرگ کی حقیقت کو حاصل ہین اُن کے ساتھ متعلق ہو اور

قابلیّت اتّصاف کہ مناسب خانہا صفات است و برزخ است میان

اتصاف کی قابلیت جو صفات کے خانون کے مناسب ہے درمیان ذات پروردگار اور اسکی صفتوں کے

ذات جلشانہ و صفات او حقایق انبیا دیگر است علی نبینا و علیہم الصلواۃ

برزخ ہے اور دوسرے نبیون کے حقایق علیحدہ ہین ہمارے نبی پر اور اُنپر خدا کی رحمتین اور

والتسلیمات والتحیات ہمین قابلیت بملاحظہ اعتبارات کہ مندرجہ اندروے

سلام اور برکتین نازل ہون یہی قابلیت بملاحظہ اعتبارات کے جو اس مین مندرج ہین حقیقتین

حقایق متعددہ گشتہ قابلیتے کہ حقیقت محمدی است علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ

بہت ہوگئی ہے جو قابلیت کہ حقیقت محمدی ہے اسپر خدا کی رحمت اور برکت نازل ہو

اگرچہ ظلّیت دارد امّا رنگ صفات باو ممتزج نگشتہ است و ہیچ حایلے

اگرچہ ظلّیت رکھتی ہے لیکن رنگ صفات کا اُس کے ساتھ نہین ملا اور وہ کوئی پردہ درمیان

درمیان نیامدہ و حقایق جماعت محمدی المشرب قابلیّات ذات است عزّ شانہ

نہین آیا اور محمدی المشرب لوگون کی حقیقتین قابلیات ذات ہین جس کا شان غالب ہے)

مر اعتبار علم را کہ متعلق شود بہ بعض آن کلمات وآن قابلیت محمدیہ برزخ است میان

خاص اعتبار علم کے رو سے جو متعلق ہے ساتھ بعض اُن کمالات کے اور وہ قابلیت محمدیہ درمیانی برزخ ہے

ذات جل سلطانہ ومیان این قابلیات متعددہ وحکم آن بعض بواسطہ آنست کہ

پروردگار کی ذات اور اُن قابلیتون متعددہ کے درمیان اور اُن بعض کا حکم اس وسیلہ سے ہے کہ

اورا در خانہ صفات قدمگاہ است وبس ونہایت عروج آن خانہ تا بآن قابلیت

اُسکو صفات کے خانہ مین آمد ورفت ہے اور بس اور نہایت چڑھنا اِس خانہ کا اُس قابلیت تک

است لاجرم آنرا بآن سرور نسبت کردہ علیہ الصلوۃ والسلام والتحیۃ وچون این

ہے اسی واسطے اسکو رسول اکرم سے نسبت کرتے ہین اُسپر صلوۃ اور سلام اور خدا کی رحمتین نازل ہون اور جبکہ

قابلیت اتّصاف ہرگز مرتفع نمے شود آن بعض را نیز حکم کردہ باآنکہ حقیقت

قابلیت اتّصاف کی ہرگز اُٹھ نہین سکتی اُس بعض کو بھی اسی کا حکم ہوگیا باوجود اسکے کہ حقیقت محمدی

محمّدی ہمیشہ حایل است والا قابلیت محمّدیہ را علی مظہرہا الصلوٰۃ والتحیۃ کہ بجز

ہمیشہ حایل ہے ورنہ قابلیت محمدیہ کو اُس کے جامے ظہور پر خدا کی رحمتین اور برکتین نازل ہون جو

اعتبار است در ذات جلشانہ ارتفاع از نظر ممکن است بلکہ واقع است وقابلیت

محض اعتبار ہے پروردگار کی ذات مین اُسکا اُٹھ جانا نظر سے ممکن ہے بلکہ واقع ہے اور اتّصاف کی

اتّصاف اگرچہ نیز اعتبار است اما بواسطہ برزخیّت رنگ صفات گرفتہ کہ در

قابلیت اگرچہ بھی اعتبار ہے لیکن اُس نے برزخیت کے وسیلہ سے صفات کا رنگ پکڑا ہے جو

خارج موجود اند بوجود زائد وارتفاع او از امکان برآمدہ لاجرم حکم مے کند

ظاہر مین موجود مین وجود زائد کے ساتھ اور اُٹھ جانا اُسکا امکان سے باہر ہے اُسی واسطے اس بعض کے

بوجود آن حایل دائما امثال این علوم کہ منشار آن جامعیت اصالت وظلیت

ہمیشہ ہونیکا حکم ثابت ہوا ان علمون کی مثالین جنکا منشار اصل اور سایہ کے اکٹھا ہونے کا ہے بہت

است بسیار وارد مے شوند اکثر آنہا در پرچہ ہاے کاغذ نوشتہ مے شود مقام

دارد ہوتی ہین اکثر اُن کے کاغذ کے پرچون مین (یعنی خطون مین) لکھی جاتی ہین قطبیت

قطبیت منشاء دقایق علوم مقام ظلی است و مرتبہ فردیت واسطہ ورود معارف

کا مقام منشاء دقایق علوم مقام ظلی کا ہے اور فردیت کا مرتبہ معرفتون کے اُترنے کا وسیلہ ہے

دائرہ اصل امتیاز میان ظل و اصل نے اجتماع این دو دولت میسر نیست لہذا بعضے

اصل امتیاز کا دائرہ درمیان سایہ اور اصل کے سواے اکٹھا ہونے ان دو دولتون کے حاصل نہین ہو سکتا

از مشائخ قابلیت اولی را کہ تعین اول مے گویند زائد بر ذات نمے دانند و تجلی

اسلئے بعضے شائخ قابلیت اولی کو کہ تعین اول کہتے ہین ذات پر زائد نہین جانتے اور اس قابلیت

ذاتی شہود آن قابلیت را مے انگارند وَالْحَقُّ مَا حَقَّقْتُ وَالْأَمْرُ مَا أَوْضَحْتُ وَاللّٰہُ

کے شہود کو تجلی ذاتی گمان کرتے ہین اور حق وہ ہے جو مین نے ثابت کیا اور امر وہی ہے جو

سُبْحَانَہٗ یُحِقُّ الْحَقَّ وَهُوَ یَهْدِي السَّبِیْلَ رسالہ کہ بتسوید آن مامور شدہ بود باتمام

مین نے واضح کردیا اور اللہ پاک حق کو ثابت کرتا ہے اور وہی رستہ دکھاتا ہے۔ جس رسالہ کے لکھنے کا حکم ہوا تھا اُس کے تمام

آن موفق نمے شود وہمان مسودہا افتادہ اند تا حکمت الٰہی جل سلطانہ درین توقف

کرنے پر توفیق نہین ملی وہی مسودے پڑے ہین دیکھیئے کہ خداوند تعالی جلشانہ کی اس دیر مین کیا

چہ بودہ باشد۔ زیادہ گستاخی از ادب دور است *

حکمت ہے۔ زیادہ دلیری ادب سے دور ہے *

مکتوب پنجم در سفارش خواجه برہان الدین که یکے از مخلصان بود

پانچوان مکتوب خواجه برہان الدین کی سفارش مین جو ایک دوستون مین سے تھا سمیت

و با بیان بعضے احوال او نیز به پیر بزرگوار خود نوشته اند

بیان کرنے بعضے احوال اُسکے یہ بھی مرشد بزرگ کی خدمت مین لکھا ہے

عرضداشت احقر الخدمہ آنکه رساله در بیان طریقت حضرات خواجگان قدس الله

عرضی کمترین خادم کی یہ ہے کہ جو رسالہ بیان طریقت حضرت خواجگان خداوند اُن کے بھیدون کو

تعالی اسرارہم نوشته ارسال داشته است بنظر مبارک خواہد دریافت ہنوز مسوده

مقدس کرے لکھ کر خدمت مین بھیجا ہے نظر مبارک مین گذرے گا ابھی تو صرف

است خواجه برہان بسرعت راہی شدند فرجه بیاض آن نشد یحتمل که بعضے علوم دیگر

مسودہ ہے خواجہ برہان جلدی سے روانہ خدمت ہوئے اِسلئے بھیجدیا اور نقل کرنے کی فرصت نہوی ہوسکتا ہے کہ

ہم بآن ملحق شوند روزے رساله سلسلة الاحرار بنظر در آمد در آن اثنا بخاطر فاتر

بعضے علوم اور بھی اُسکے ساتھ شامل ہوسکین ایکروز رسالہ سلسلۃ الاحرار مجھے نظر پڑا اُس وقت میرے دل مین گذرا

رسید که باایشان عرضداشت بکنم تا خود چیزے درباب بعضے علوم آن

کہ حضور سے عرض کرون تا آپ بھی کچھ اُس رسالہ کے بعضے علمون کے بارہ مین

رساله نویسند یا بفقیر امر کنند تا چیزے در آن باب نویسد این خاطر خیلے

لکھین یا اِس عاجز کو حکم کرین تا کچھ اِس بارہ مین لکھے یہ ارادہ بہت پکا

قوی گشت متصل آن بعضے از علوم آن مسوده فائز گشتند و فی الجمله معذرت

ہوگیا اُسی مدت مین اُس مسودہ کے بعض علمون سے مجھپر پلٹے گئے اور جو بعضے علوم رہ گئے

Marfat.com

بعضے علوم آن رسالہ در ضمن آن مبتین گشت اگر ہمین مسودہ را تکملہ آن رسالہ سازند

انکا عذر اسی رسالہ کے اندر لکھدیا ہے اگر اسی مسودہ کو اس رسالہ کا تکملہ کرین تو ہو سکتا

گنجایش دارد و اگر بعضے علوم مناسبہ را از آن انتخاب نمودہ بآن رسالہ ملحق

ہے اور اگر بعضے علوم مناسبہ کو اس رسالہ سے چُن کر اُس دوسرے رسالہ کے

سازند ہم وجہے دارد و زیادت جرأت از ادب دور ہست خواجہ برہان درین

پیچھے لگا دیوین تو بھی مناسب ہے اور زیادہ دلیری ادب سے دور ہے خواجہ برہان صاحب نے اِن

مدت کار خوب کردند و از سیر سوم کہ مناسب مقام جذبہ است نیز نصیبے یافتند

دنون مین خوب کام کیا ہے تیسرے سیر سے جو مناسب مقام جذبہ کے ہے بھی حصہ حاصل کیا ہے

خاطر بواسطہ مہم مدد معاش صوبہ مالوہ مشوش وقت مے شد در ملازمت رسیدہ اند

اُن کا ارادہ صوبہ مالوہ کا مدد معاش کی مہم کے لئے اُن کے وقت کو پریشان کر رہا تھا اب

ہر چہ امر خواہند فرمود مبارک خواہد بود +

خدمت مین پہنچے ہین جو کچھ آپ حکم فرماوینگے مبارک ہوگا +

مکتوب ششم در بیان حصول جذبہ و سلوک و تربیت یافتن بہر دو

چھٹا مکتوب حصول جذبہ و سلوک کے بیان مین اور دونون صفتون سے تربیت پانا

صفت جمال و جلال و بیان فنا و بقا و ما یتعلق بذلک و

جو جمال اور جلال ہین اور بیان فنا اور بقا کا اور جو کچھ اُس سے متعلق ہے اور

بیان فوقیت نسبت نقشبندیہ نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند-

نسبت نقشبندیہ کی فوقیت کا بیان یہ بھی اپنے مرشد بزرگوار کو لکھا ہے-

Marfat.com

عرضداشت کمترین بندگان احمد آنکه مرشد علی الاطلاق جلت شانہ ببرکت توجہ

عرضی کمترین غلاموں سے امید کی یہ ہے کہ رہنمائے برحق پروردگار بزرگ شان والے نے

عالی بہردو طریق جذبہ وسلوک تربیت فرمودہ بہردو صفت جلال وجمال مربی

ساتھ برکت توجہ وعنایت جناب کے دونوں طریقوں جذبہ اور سلوک کے ساتھ ترتیب فرماکر دونوں صفتوں جلال اور جمالی

ساخت حالا جمال عین جلال است وجلال عین جمال در بعضے حواشی رسالہ

کے ساتھ پرورش کی اب جمال عین جلال ہے اور جلال ہوبہو جمال بعض حواشی رسالہ

قدسیہ این عبارت را از مفہوم صریح خود منحرف ساختہ بر مفہوم موہوم خود حمل

قدسیہ میں اس عبارت کو اپنے ظاہر معنوں سے پھیر کر اپنے وہمی معنوں پر قیاس کیا ہے

کردہ است وعبارت محمول بر ظاہر خود است قابل انحراف وتاویل نیست

اور عبارت اپنے ظاہر پر معنی دیتی ہے پھیرنے اور تاویل کرنے کے لائق نہیں

وعلامت این تربیت متحقق شدن است بہ محبت ذاتی پیش از تحقق آن امکان ندارد

اور اس تربیت کی نشانی محبت ذاتی کے ساتھ ثابت ہونا ہے اُسکے ثابت ہونے سے آگے ہو نہیں سکتی

ومحبت ذاتیہ علامت فناست وفنا عبارت از نسیان ماسوی است پس

اور ذاتی محبت فنا کی نشانی ہے اور فنا مراد نسیان ماسوی سے ہے (یعنی سوائے ذات پروردگار

زمانیکہ علوم تمام از ساحت سینہ رفتہ نشود وجہل مطلق متحقق نشود از فنا بہرہ

سب کچھ بھولجانا) پس جبتک تمام علوم سینہ کے میدان سے صاف نہو جاویں اور خالص جہل ثابت نہو جائے فنا

ندارد واین حیرت وجہل دائمی است امکان زوال ندارد نہ آنست کہ گاہے

نصیب نہیں پاتا اور یہ حیرت اور جہل دائمی ہے دور ہو نہیں سکتا ایسا نہیں کہ کبھی حاصل

حاصل شود و گاہے زایل گردد و غایۃ تا فی الباب پیش از بقا جہالت محض ست

ہو اور کبھی دور ہو جاوے اور نہایت اس بات کا جسکا ذکر ہم کر رہے ہین بقا کے آگے

وبعد از بقا جہالت وعلم باہم جمع اند در عین نادانی شعور است و در عین حیرت

محض جہل ہے اور بقا کے پیچھے جہل اور علم آپسمین ملے رہتے ہین عارف عین نادانی مین دانا ہوتا ہے اور عین حیرت

بحضور کہ این موطن حق الیقین است کہ علم وعین حجاب یکدیگر نیستند و علمے

مین حضور مین ہوتا ہے کہ یہ حق الیقین کا موقع ہے کہ علم اور آنکھ ایک دوسرے کے پردہ نہین ہین اور جو

کہ پیش از چنین جہالت حاصل شود از حیز اعتبار خارج است باوجود آن اگر علم

علم اس جہالت سے آگے حاصل ہوتا ہے اعتبار کے دائرہ سے باہر ہے باوجود اس کے اگر علم ہے

است در خود است و اگر شہود است ہم در خود و اگر معرفت است یا حیرت ہم

اپنے آپ مین ہے اور اگر شہود ہے وہ بھی آپ مین ہے اور اگر معرفت ہے یا حیرت وہ بھی آپ

در خود است تا زمانیکہ نظر در بیرون است حاصل است اگرچہ در خود ہم نظر داشتہ

مین ہی ہے جب تک کہ نظر باہر مین ہے حاصل ہے اگرچہ نظر اپنے آپ مین بھی رکھتا ہو باہر سے

باشد نظر از بیرون بالکل منقطع مے باید کہ شود حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ

نظر بالکل قطع ہونی چاہیے حضرت خواجہ بزرگ اُن کا بھید مقدس ہو

میفرمایند کہ اہل اللہ بعد از فنا و بقا ہرچہ مے بینند در خود مے بینند و ہرچہ مے

فرماتے ہین کہ اولیاء اللہ فنا اور بقا کے پیچھے جو کچھ دیکھتے ہین اپنے آپ مین دیکھتے ہین اور جو کچھ

شناسند در خود مے شناسند و حیرت ایشان در وجود خود است از ینجا ہم

پہچانتے ہین اپنے آپ مین پہچانتے ہین اور حیرت اُن کی اپنے ہی وجود مین ہوتی ہے یہان سے بھی ظاہر

هر سہ گاہ مفہوم نے شود کہ شہود و معرفت و حیرت در نفس است و بس در بیرون

سمجھا جاتا ہے کہ شہود اور معرفت اور حیرت صرف نفس میں ہوتی ہے ان میں سے کوئی

ہیچکدام اینہا نیست تا زمانیکہ یکے ازین ثلثہ در بیرون است اگرچہ در خود ہم دارد

بھی باہر نہیں جاتا جب تک ان تینوں سے ایک باہر میں ہے اگرچہ اپنے آپ میں بھی

و از فنا بہرہ ندارد فکیف البقا نہایت مرتبہ در فنا و بقا نیست و این فنا

رکھتا ہو فنا سے کچھ حصہ نہیں رکھتا پس بقا کیسے حاصل ہوگا نہایت مرتبہ فنا اور بقا میں یہ ہے اور یہ فنا

مطلق است و مطلق فنا عام است و بقا باندازہ فنا است لہذا بعضے

مطلق ہے اور مطلق فنا عام ہے اور بقا فنا کے اندازہ پر ہوتی ہے اسلئے بعضے

اہل اللہ بعد از تحقق بہ فنا و بقا در بیرون نیز شہود دارند اما نسبت آن عزیزان

اولیاء اللہ فنا اور بقا کو حاصل کر کے باہر میں بھی شہود رکھتے ہیں لیکن نسبت ان خدا کے پیاروں

فوق ہمہ نسبتہاست ۵

کی تمام نسبتوں سے بلند ہے۔

نہ ہر کہ آیینہ دارد سکندری داند نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

جو کوئی شیشہ رکھے سکندر نہیں بن جاتا اور جو کوئی سر کو مونڈ ڈالے قلندری نہیں جانتا

ہر گاہ از اکابر این سلسلہ بعد از قرون بسیار یکے یا دوے را باین نسبت

جبکہ اس سلسلہ (نقشبندیہ) کے عالیشان بندگوں کو کئی قرنوں کے بعد ایک یا دو کو ساتھ اس نسبت کے

مشرف سازند از سلاسل دیگر چہ گوید این نسبت حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی

مشرف کرتے ہیں تو دوسرے سلسلوں کا کیا ذکر ہے یہ نسبت حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی

137098

Marfat.com

است قدس سرہ و متمم و مکمل آنحضرت خواجہ خواجہاست اعنی خواجہ بہاؤالدین

کی ہے انکا بھید مقدس ہو اور پورا اور کامل کرنے والے اسکے حضرت خواجہ خواجگان یعنی خواجہ بہاؤالدین

المعروف بہ نقشبند قدس سرہما واز خلفاے ایشان حضرت خواجہ علاؤالدین باین

مشہور نقشبند قدس سرہما اور اُن کے خلیفون سے حضرت خواجہ علاؤالدین اس نعمت سے مشرف

دولت مشرف شدہ بودند ۵ این کار دولت است کنون تا کرا دہند۔

ہوے تھے۔ یہ دولت کا کام ہے دیکھیے اب کس کو دیتے ہین۔

عجب کاریست اولاً ہر بلا و مصیبت کہ واقع مے شد باعث سرور و فرحت مے

عجیب قدرت ہے کہ پہلے جو بلا اور مصیبت کہ آتی تھی خوشی اور فرحت کا سبب ہوتی

شد و ھل من مزید مے گفت و ہرچہ از امتعہ دنیویہ کم مے شد خوش مے آید

تھی اور کیا کچھ اور بھی ہے" کہتا تھا اور جو کچھ دنیا کے اسبابون سے کم ہوتا تھا اچھا لگتا تھا

و این قسم را آرزو مے کرد حالا کہ بعالم اسباب فرود آرند و نظر بر عجز و افتقار خود

اور اس قسم کی باتون پر خواہش ہوتی تھی اب کہ جہان اسباب مین لاے ہین اور اپنی عاجزی اور خاکساری پر نظر

افتاد اگر اندکے ضررے لاحق مے شود در اول وہلہ نوعے از حزن رو مے دہد

پڑی تو اب اگر تھوڑی سی تکلیف بھی پیش آئے پہلی ہی دفعہ ایک قسم غم کا ظاہر ہوتا ہے

ہرچند بسرعت زایل مے شود و ہیچ نمے ماند و ہمچنین اگر دعا مے کرد از براے دفع

اگرچہ وہ غم جلدی دور ہو جاتا اور کچھ نہین رہتا اور ایسا ہی آگے اگر مصیبت اور آفت کے دور

بلا و مصیبت مقصود ازو نہ رفع آن بود بلکہ امتثال امر دعوتی بود حالا مقصود از دعا

ہونے کے لیئے دعا کرتا تھا تو اس سے مقصود اُسکا دور ہونا نہ ہوتا تھا بلکہ دعا کے حکم کی بجا آوری مد نظر ہوتی تھی

رفع بلیہ و مصائب ست و خوف و حزنیکہ زایل شدہ بودند باز رجوع کردند و معلوم

اب دعا سے مقصود آفتون اور مصیبتون کا دور ہونا ہے اور جو خوف غم دور ہو گیا تھا پھر رجوع کر آیا اور معلوم

شد کہ آن از سکر بود در صحو ہر چہ عوام الناس را ہست این را ہست از عجز و افتقار

ہوا کہ وہ سب کچھ مستی سے تھا ہوشیاری مین جو کچھ عام لوگون کا حال ہے وہی میرا حال ہے - عاجزی محتاجی خوف

و خوف و حزن و غم و شادی - در ابتدا ہم کہ مقصود از دعا رفع بلا نبود دل را

اور غم اور دلگیری اور خوشی سے - ابتدا مین بھی جبکہ دعا سے مقصود تکلیف کا دور ہونا نہ تھا دل کو

این معنی خوش نمے آمد لیکن حال غالب بود بخاطر مے گذشت کہ دعا انبیا ازین

یہ بات اچھی نہ لگتی تھی لیکن حال غالب تھا دل مین گذرتا تھا کہ پیغمبرون کی دعا اس قسم سے نہ تھی

قبیل نبود کہ حصول مراد بخواہند حالانکہ بآن حالت شرف ساختند حقیقت کار

کہ مراد کا حاصل ہونا چاہین اب چونکہ ہوشیاری کی حالت ہوی اصل حقیقت کھل

واضح گردانیدند و معلوم شد کہ دعاہاے انبیا علیہم الصلوات از سر عجز و افتقار و

گئی اور معلوم ہوا کہ پیغمبرون کی دعائین اُن پر خدا کی رحمتین نازل ہون عاجزی اور

خوف و حزن بود نہ مجرد امتثال امر بعضے امور کہ رو مید ہد بحسب امر گاہ گاہ بعرض آن امور

محتاجی اور خوف اور غم کے رو سے ہوتی تھین نہ صرف بجا آوری حکم کے لئے بعضے کام جو ظاہر ہوتے ہین بھی

گستاخی نماید +

بحسب امر کبھی کبھی اُن کے عرض کرنے مین گستاخی کرتا ہے -

مکتوب ہفتم در بیان بعضے از احوال غریبہ خود با بعضے استفسارہا

ساتوان مکتوب بعضے عجائب احوال اپنے کے بیان مین سمیت بعضے سوالون ضروری

Marfat.com

ضروری بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند عرضداشت کمترین بندگان

کے اپنے مرشد بزرگوار کو لکھتے ہین سب غلامون سے کم درجہ احمد

احمد آنکہ مقامیکہ فوق مجدد بود روح خود را بطریق عروج در آنجا مے یافت و آن

کی عرض یہ ہے کہ جو مقام مجدد سے اوپر تھا خاکسار اپنی روح کو بلندی کے طور پر وہان پاتا ہے اور وہ

مقام بحضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ سرہ الاقدس اختصاص داشت بعد از زمانے

مقام حضرت خواجہ بزرگ خداوند اُن کے پاک بھید کو مقدس کرے اُنکے ساتھ خصوصیت رکھتا ہے کچھ زمانے

بدن عنصری خود را نیز در ہمان مقام یافت و در آن وقت چنان متخیل گشت

کے بعد اپنے عنصری بدن کو بھی اُسی مقام پر پایا اور اُسوقت مین ایسا معلوم ہوا

کہ این عالم بتمام از عنصریات و فلکیات بتہ فرو رفت و نام و نشان از آن نماند

کہ یہ سارا جہان عنصریات اور فلکیات سے نیچے چلا گیا اور نام اور نشان اُس کا نہ رہا

و چون در آن مقام نبودند الا بعضے از اولیاء کبار این زمان کہ تمام عالم را بخود

اور جب کہ اُس بزرگ مقام مین سوائے بزرگ اولیاء کے اور کوئی نہ تھا اب جو تمام جہان کو اپنے ساتھ ایک

در جاے و مقامے شریک مے یابد حیرت دست میدہد کہ با وجود یگانگی

جگہ اور ایک مقام مین شریک پاتا ہے حیرانی حاصل ہوتی ہے کہ باوجود یگانگی اپنا

تمام خود را با ایشان مے بیند الغرض حالیکہ گاہ گاہ دست میداد کہ در آن

سارا وجود اُن کے ساتھ دیکھتا ہون۔ الغرض جو حالت کبھی کبھی حاصل ہوتی ہے کہ اُس مین

نہ خود میماند و نہ عالم نہ در نظر چیزے مے آمد نہ در علم حالا آن حالت مستمرہ

نہ اپنا آپ رہتا ہے اور نہ جہان اور نہ نظر مین کچھ آتا ہے اور نہ علم مین اب یہ حالت جاری

Marfat.com

است و وجود خلقت عالم از دیدہ و دانش برآمدہ بعد ازان در ہمان مقام

ہے اور جہان کی خلقت کا وجود آنکھون اور سمجھ سے غائب ہوگیا اُسکے بعد اُسی مقام مین ایک بلند

ایک کوشک عالی ظاہر شد کہ زینہ ہا نہادہ اند آنجا بر آمدو آن مقام ہم در نگ

محل ظاہر ہوا جسپر سیڑھیان رکھی ہین اُن پر مین چڑھ گیا اور وہ مقام بھی جہان کی

عالم بتدریج فرورفت و ساعۃً فساعۃً خود را متصاعد مے یافت اتفاقاً نماز

طرح رفتہ رفتہ غائب ہوگیا اور دم بدم اپنے آپ کو بلندی مین پاتا تھا اتفاقاً کیا دیکھتا ہون کہ نفل

شکر باوضوے گذارد کہ مقامے بس عالی نمایان شدہ و اکابر اربعہ نقشبندیہ

شکرانہ گذار رہا ہون ناگاہ ایک بہت ہی بڑا بلند مقام ظاہر ہوا اور چار بڑے بزرگ نقشبندی

را قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم در آن مقام دید و مشائخ دیگر ہم مثل سید الطایفہ

خدا اُن کے بھیدون کو مقدس کرے وہان دیکھے اور دوسرے مشائخ بھی مثل سید الطائفہ

وغیرہ در آنجا بودند و بعضے دیگر از مشائخ بالاے آن مقام ہستند اما قوائم

وغیرہ کے اُس جگہ تھے اور بعضے بزرگ اس مقام کے اوپر ہین لیکن اُس مکان کے ستون

آنرا گرفتہ نشستہ اند و بعضے پایان علے تفاوت درجاتہم و خود را بسیار دور

اور پایے پکڑ کر بیٹھے ہین اور بعضے اپنے درجون کے فرق سے اُس مقام سے نیچے بھی ہین مین اپنے آپکو

از آن مقام یافت بلکہ مناسبت ہم ندید ازین واقعہ اضطراب تمام پیدا شد

اُس مقام سے بہت دور پایا بلکہ کچھ نسبت بھی نہ دیکھی اس واقعہ سے بیقراری سخت پیدا ہوی نزدیک

نزدیک بود کہ دیوانہ شدہ برآید و از فرط اندوہ و غصہ قالب تہی کند چندگاہ

تھا کہ دیوانہ ہوکر باہر آجاؤن اور غم واندوہ سے جان ہی نکل جائے - کچھ وقت اسی

Marfat.com

برین نہج گذشت آخر بتوجہات علیا حضرت ایشان خود را مناسب آن

طور پر گذرا — آخر حضور کی بزرگ مہربانیون سے اپنے آپ کو اُس مقام کے مناسب

مقام دید اول سر خود را محاذی آن مقام یافت بتدریج رفت و بالاے

دیکھا پہلے اپنے سر کو اُس مقام کے مقابل پایا — درجہ بدرجہ اوپر چڑھتا گیا اور اُس مقام کے

آن مقام نشست بعد از توجہ چنان مخطور شد کہ آن مقام تکمیل تام است کہ بعد

اوپر جا بیٹھا — پھر توجہ کے بعد ایسا معلوم ہوا کہ وہ مقام پوری تکمیل کا ہے اولیا اللہ

از تمامی سلوک بآن مقام مے رسند مجذوب سلوک تمام ناکردہ را از ان مقام

سلوک کے درجات کو طے کرکے وہان جا پہنچتے ہین جس مجذوب نے سلوک تمام نہ کیا ہو اُسکو وہ مقام نصیب

بہرہ نیست و نیز در آن وقت چنان متخیل گشت کہ وصول باین مقام از نتائج

نہین ہوتا اور بھی اُسوقت مین ایسا معلوم ہوا — کہ پہنچنا اس مقام مین اس واقعہ کے

آن واقعہ است کہ در ملازمت حضرت ایشان دیدہ بود و بعرض رسانید کہ

نتیجون سے ہے کہ آنحضرت کی خدمت مین دیکھا تھا — اور حضور مین عرض بھی کیا تھا کہ

حضرت امیر کرم اللہ تعالی وجہہ فرماید کہ آمدہ ام تا ترا علم سمٰوات تعلیم کنم الخ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین ۔ کہ مین اسلیے آیا ہون کہ تجھے آسمانون کے علم پڑھاؤن

وچون نیک متوجہ شد این مقام را مخصوص بحضرت امیر در سائر خلفاے

اور جب اچھی طرح دیکھا گیا تو یہ مقام حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ باقی خلیفون سے خدا اُن سب سے

راشدین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین یافت واللہ سبحانہ اعلم دیگر چنان ظاہر

راضی ہو خاص معلوم ہوا — اور خدا بہتر جانتا ہے دوسرا ایسا معلوم ہوتا

مے شود کہ اخلاق سیئہ ساعت بساعت مے برآیند بعضے در رنگ رشتہ

سے ہے کہ بُری خصلتین ساعت بساعت نکلتی جاتی ہین بعضے دھاگے کی طرح وجود

از وجود مے برآیند وگاہے در رنگ دود بیرون مے آیند در بعضے اوقات

سے باہر آتی ہین اور کبھی دھوئین کی شکل پر باہر آتی ہین بعض وقتون مین

متخیل مے شود کہ تمام برآمدہ اند وثانی الحال چیزے دیگر باز ظاہر مے شود و مے

ایسا خیال ہوتا ہے کہ سب نکل گئی ہین اور دوسرے وقت مین کوئی دوسری چیز پھر ظاہر ہوتی اور باہر

برآید ثانیاً معروض میگرداند کہ توجہ از برائے دفع بعض امراض وشداید

آتی ہے۔ دوسرا یہ عرض ہے کہ بعض مرضون اور تکلیفون کے دور کرنے کے لئے توجہ

آیا مشروط بانست کہ اول مرضی حق سبحانہ دانستہ شود کہ دران توجہ ہست

کرنا کیا اس شرط پر ہے کہ پہلے مرضی خداوند پاک کی معلوم کی جاوے کہ اس توجہ مین ہے

یا مشروط نیست آنچہ ظاہر از عبارت رشحات است کہ از حضرت خواجہ قدس اللہ

یا نہین یا یہ شرط کوئی نہین جو کچھ ظاہر عبارت کتاب رشحات سے ہے جو کہ حضرت خواجہ سے خداوند

تعالی سرہ الاقدس نقل مے کنند مفہوم مے شود کہ نیست درین باب بہرچہ حکم

اُنکے بھید کو مقدس کرے نقل کرتا ہے ایسا سمجھا جاتا ہے کہ شرط نہین اس بارہ مین جیسا حکم فرمادین

فرمایند باآنکہ خوش نمے آید توجہ کردن۔ ثالثاً بعرض مے رساند کہ بعد از تحقق حضور

عمل ہوگا دوسرا یہ بات بھی ہے کہ اس توجہ پر جی نہین چاہتا۔ تیسرا یہ عرض ہے کہ حضور حاصل ہونے

مر طالبان را آیا از ذکر باز داشتن وامر بہ نگاہداشت حضور کردن لازم است

کے بعد مریدون کو ذکر سے روکنا اور حکم ساتھ نگاہبانی حضور کے کرنا لازم ہے

Marfat.com

یا نہ دیگر کدام مرتبہ حضور است کہ دراں ذکر نہ گویند لیکن بعضے ہستند کہ از اول تا

یا نہ دوسرا یہ عرض ہے کہ کونسا مرتبہ حضور کا ہے جسمین ذکر نہین کہتے لیکن بعضے ہین جو اول سے آخر تک ذکر فرماتے

آخر ذکر گفتہ اند و اصلاً از ذکر مانع نشدہ و کار نزدیک بنہایت رسانیدہ اند

ہین اور ہرگز منع نہین کرتے   اور کام نزدیک نہایت کے پہنچایا ہے اصل بات کس

حقیقت کار چیست بہرچہ امر فرمایند۔ رابعاً معروض آنکہ حضرت خواجہ درفقرات

طرح جیسا حکم فرماوین عمل ہوگا   چوتھا یہ عرض ہے کہ حضرت خواجہ فقرات مین فرماتے

مے فرمایند آخر بذکر امر مے کنند کہ بعضے مقاصد ہستند کہ بے آن میسر مے شوند

ہین" آخر ذکر کا حکم اس لئے کرتے ہین کہ بعض مقصد ہین جو ذکر کے سوائے پورے نہین ہوتے ان مقصدن

تعین آن مقاصد فرمایند۔ خامساً بعرض اقدس مے رساند کہ بعضے طالبان اظہار

کے نام تحریر فرماوین   پانچوین عرض حضور مین یہ ہے کہ بعض طالب اجازت تعلیم طریقہ

طلب تعلیم طریقہ مے کنند لیکن در لقمہ احتیاط نمے توانند کرد با وجود بے احتیاطی

لوگون کو بعیت کرنے کی مانگتے ہین لیکن حلال کے لقمہ کی کوشش نہین کر سکتے باوجود بے احتیاطی

حضور و نحوی استغراق پیدا مے کنند و اگر تاکید در لقمہ کردہ مے شود از سستی

کے حضور اور کچھ استغراق حاصل کر لیتے ہین اور اگر لقمہ حلال کی تاکید کی جاوے تو سستی سے بالکل

ترک طلب کلی مے کنند درین باب چہ حکم است و بعضے دیگر ہستند کہ مجرد

طلب کو ترک کر دیتے ہین اس بارہ مین کیا حکم ہے اور بعض دوسرے ہین جو صرف اس سلسلہ بزرگ مین بطریق

اتصال باین سلسلہ شریفہ بطریق ارادہ مے خواہند بے آنکہ طلب تعلیم ذکر کنند

ارادت کے اتصال چاہتے ہین سوائے اسکے ذکر سیکھنے کی خواہش کرین

این قسم اتصال ہم مجوز ہست یانہ واگر مجوز ہست طریق آن چیست زیادہ گستاخی

اس قسم کا اتصال بھی جائز ہے یا نہ اور اگر جائز ہے تو طریقہ اس کا کیا ہے - زیادہ دلیری

بے ادبی تمام است ٭

کرنا پوری بے ادبی ہے ٭

مکتوب ہشتم در بیان احوالیکہ بہ بقا و صحو تعلق دارند - بہ پیر بزرگوار

آٹھواں مکتوب بیان اُن حالات مین جو بقا اور ہوشیاری کے ساتھ تعلق رکھتے ہین اپنے

خود نوشتہ اند عرضداشت کمترین بندگان احمد آنکہ ازان زمان کہ بہ صحو

پیر بزرگوار کو لکھتے ہین عرضی سب غلامون سے کمتر احمد کی یہ ہے کہ جس زمانہ سے ہوشیاری مین

آوردہ بودہ اند و بقا بخشیدہ اند علوم غریبہ و معارف نادرہ غیر متعارفہ بتواتر و

لائے ہین اور بقا بخشا ہے عجائب علم اور عجیب عجیب معرفتین جو کبھی نہ دیکھی نہ سنی تھین پے درپے

توالی فایض دوارد ند اکثر آنہا بہ بیان مرقوم و اصطلاح متداول شان موافقت

اور متواتر نازل اور وارد ہو رہی ہین نہ وہ لکھنے مین آسکتی ہین لوگون کی مشہور اصطلاح سے اُن کی کچھ مناسبت ہے

ندارند ہر چہ از مسئلہ وحدت وجود و توابع آن گفتہ اند در اوائل آن حال مشرف

جو کچھ وحدت وجود کے مسئلہ سے اور اس کے متعلق لوگون نے بیان کیا پہلے پہل اُس حال کے ساتھ مجھے بزرگی

ساختہ اند و شہود وحدت در کثرت میرسید از آن مقام بدرجات بالا بردند

نصیب ہوئی اور شہود وحدت کی کثرت مین حاصل ہو رہی تھی اُس مقام سے بلند درجون پر لے گئے اور رنگا

و انواع علوم درین ضمن افسادہ فرمودہ اند اما مصداق آن مقامات و معارف

رنگ علوم اُسکے اندر حاصل ہوئے لیکن اُن مقامات اور معارف کا مصداق قوم کے کلام

از کلام قوم یافتہ نمے شود و اشارات و رموز اجمالیہ در کلام شریف بعضے از بزرگان

سے کھلے طور پر نہین پایا جاتا اور اشارتین اور اجمالی رمزین اُن بعضے بزرگون کے کلام شریف مین

اینہاست لیکن گواہ عدل بر صحت آنہا موافقت ظاہر شریعت و اجماع علماء

ہین لیکن سچی گواہ ان کی صحت پر ظاہر شریعت کی موافقت اور اجماع علماے اہل

اہل سنت است در ہیچ چیزے مخالفت بظاہر شریعت غرّا ندارند و ہیچ

سُنّت کا ہے کسی چیز مین ظاہر شریعت روشن کے مخالفت نہین رکھتے اور کچھ موافقت

موافقت بحکما و اصول معقولہ آنہا ندارند بلکہ از علماے اسلام جماعۂ کہ مخالفت

حکیمون اور اُن کے قواعد معقولہ سے نہین رکھتے بلکہ علماے اسلام سے جو جماعت کہ مخالفت

بر اہل سُنّت دارند بہ اصول آنہا نیز موافق نیست استطاعت مع الفعل منکشف

اہل سُنّت سے رکھتے ہین اُن کے اصول سے بھی موافق نہین استطاعت مع الفعل کا مسئلہ حل

شدہ است بیش از فعل قدرتے ندارد قدرت بمقارنت فعل مے بخشند و تکلیف

ہو گیا فعل تقدیر سے زیادہ کوئی قدرت نہین رکھتا مقارنت فعل پر قدرت بخشتے ہین اور سلامت

بر سلامت اسباب و اعضاء مے دہند کما قررہ علماء اہل السُّنّۃ درین مقام خود را

اسباب اور اعضا پر تکلیف دیتے ہین جیسا کہ علماے اہل سنت کے نزدیک مقرر ہے ہمقام مین

بر قدم حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس مے یابد ایشان درین

خاکسار اپنے آپ کو حضرت خواجہ نقشبند (خداوند اُنکے بھید کو مقدس کرے) کے قدم پر پاتا ہے وہ اس

مقام بودہ اند و حضرت خواجہ علاء الدین را نیز ازین مقام نصیبے ہست و از

مقام مین تھے اور حضرت خواجہ علاء الدین کو بھی اس مقام سے حصہ ملا ہے اور اس

بزرگان این سلسلہ علیہ حضرت خواجہ عبدالخالق اند قدس اللہ تعالی سرہ الاقدس

بزرگ سلسلہ کے بزرگون سے حضرت خواجہ عبدالخالق قدس اللہ سرہ العزیز ہین

وازمشائخ ماتقدم حضرت خواجہ معروف کرخی وامام داؤد طائی وحسن بصری

اور اگلے بزرگون سے حضرت خواجہ معروف کرخی اور امام داؤد طائی اور حسن بصری

وحبیب عجمی قدس اللہ تعالی اسرارہم المقدسہ اند حاصل این ہمہ کمال بُعد وبیگانگی

اور حبیب عجمی خدا ان سب کے پاک بہیدون کو مقدس کرے گذرے ہین حاصل اس تمام کمال کا دوری اور

است کار ازمعالجہ گذشتہ تازمانیکہ حُجب بمبذول بودہ اند سعی واہتمام

بیگانگی ہے کام علاج سے گذر گیا جب تک پردے پڑے ہوئے تھے کوشش اور اہتمام سے اُن کے

گنجائش رفع آنہا داشت اکنون بزرگی اوحجاب اوست فلا طبیب

اُٹھانے کی امید ہوسکتی تھی اب بزرگی اُس کی اُس کا حجاب ہے پس نہ کوئی اُس کا

لہا ولا راقی مگر کمال بیگانگی وبے مناسبتی را وصل واتصال نام نہادہ

طبیب ہے اور نہ منتر والا مگر کمال بیگانگی اور بے مناسبتی کو وصل اور اتصال نام رکھا ہے

اند ہیہات ہیہات ہمان بیت یوسف زلیخا موافق حال ہست بیت

افسوس افسوس یہ بیت یوسف زلیخا کا موافق حال کے ہے (ترجمہ)

درافگندہ دف این آوازہ ازدوست + کزو بردست دف کوبان بود پوست

دف نے یہ آوازہ دوست کی طرف سے ڈالا ہوا تھا کہ اُس سے دف بجانیوالون کے ہاتھ مین چمڑا ہی چمڑا ہے

شہود کجاست وشاہد کیست ومشہود چیست خلق را روے کے نماید ما للتراب ورب الارباب

شہود کہاں ہے اور شاہد کون ہے اور مشہود کیا ہے خلقت کو کب مُنہ دکھاتا ہے چہ نسبت خاک را با عالم پاک

خود را بندہ مخلوق غیر قادر میدانند و ہمچنین تمام عالم را و خالق و قادر حق عز و جل را

اپنے آپ کو بندہ مخلوق غیر قادر جانتا ہے اور ایسا ہی تمام جہان کو اور خالق قدرت والا خدا وند تعالی کو

میدانند غیر این ہیچ نسبت اثبات نمے کنند غیبت و مرئیت خود کجا در آئینہ در آید و علما

جانتا ہے سوا اسکے کچھ نسبت ثابت نہین کرتا غیبت اور مرئیت خود کہان شیشہ مین سماسکتی ہے اور

ظاہر اہل سنت ہر چند در بعضے اعمال مقصر باشند اما جمال درستی عقاید اینہا در

علما ظاہر اہلسنت ہر چند بعضے اعمال مین سزاوار ہوتے ہین لیکن خوبصورتی ان کی درستی عقاید کی ذات اور

ذات و صفات انقدر نورانیت دارد کہ آن تقصیر در جنب آن مضمحل و ناچیز در نظر

صفات مین اس قدر نورانیت رکھتی ہے کہ وہ تقصیر اُس کے پاس نابود اور ناچیز دکھائی دیتی

مے آید و بعض متصوفہ با وجود ریاضیات و مجاہدات چون در صفات و ذات

ہے اور بعضے صوفی با وجود ریاضتون اور نفس کُشیون کے جبکہ ذات و صفات باری تعالی مین

انقدر درستی عقیدہ ندارند آن جمال در اینہا یافتہ نمے شود و محبت علما و طلبا

اسقدر عقیدہ صاف نہین رکھتے وہ جمال ان مین پایا نہین جاتا اور محبت علما اور طالب علمون

علوم بسیار پیدا شدہ روش ایشان خوش مے آید و آرزو دارد کہ در جرگہ اینہا باشد

کی بہت پیدا ہوی ہے اُن کا طرز طریقہ اچھا لگتا ہے اور آرزو رکھتا ہون کہ اُنکے گروہ مین ہوجاؤن

و تلویح را از مقدمات اربعہ بطالب علمے مباحثہ مے کند و ہدایہ فقہ نیز مذکور

اور تلویح کو مقدمات اربعہ سے ایک طالب علم کے ساتھ تکرار کرتا ہون اور ہدایہ فقہ کا بھی پڑھایا جاتا

مے شود و در معیت و احاطہ علمی با علما شریک است و ہمچنین حق سبحانہ را نہ عین

ہے اور ہمراہی اور احاطہ علمی مین ساتھ علما کے شریک ہے اور ایسا ہی خداوند پاک کو نہ عین

عالم میداند ونہ متصل عالم ونہ منفعل ونہ با عالم ونہ جدا از عالم ونہ محیط ونہ ساری وبذات

عالم جانتا ہے اور نہ متصل عالم کے اور نہ جدا اور نہ ساتھ جہان کے اور نہ جدا جہان سے اور نہ گھیرنے والا اور

وصفات وافعال را مخلوق او میداند نہ آنکہ صفات انہا صفات اوست

نہ اس مین رہنے والا اور نہ ذاتون اور صفتون اور فعلون کو اسکو بنایا ہوا جانتا ہون نہ یہ کہ اُن کی صفتین اُسکی صفتین ہین

وافعال اینہا افعال او بلکہ در افعال مؤثر قدرت او را مے داند قدرت مخلوقات را

اور اُن کے فعل اُسکے فعل ہین بلکہ فعلون مین اُسکی قدرت کو مؤثر جانتا ہون مخلوقات کی قدرت کو

تاثیرے نمے داند کما ہو مذہب العلما المتکلمین ہمچنین صفات سبعہ را موجود

کچھ تاثیر نہین جانتا جیسا کہ مذہب علماء متکلمین کا ہے اور ایسا ہی سات صفتون کو موجود جانتا

میداند وحق سبحانہ وتعالی را مرید میداند وقدرت را بمعنی صحت فعل وترک

ہون اور خداوند پاک کو ارادہ کرنے والا سمجھتا ہون اور قدرت کو ساتھ معنی صحت فعل کے اور ترک کے

بہ یقین وتصور مے نمایدنہ بمعنی ان شاء فعل وان لم یشاء لم یفعل کہ شرطیہ

بایقین کے تصور کرتا ہون نہ ساتھ ان معنون کے کہ اگر اُس نے چاہا ہوگیا اور اگر نہ چاہے نہین ہوتا کیونکہ دوسرا

ثانی ممتنع باشد کما قال الحکما وبعض الصوفیۃ زیرا کہ این سخن بایجاب میکشد

شرطیہ ممتنع ہے جیسا کہ حکما اور بعض صوفیہ نے کہا ہے اس لئے کہ یہ سخن ایجاب کی طرف کھینچتا ہے اور

وموافق اصول حکماء است ومسئلہ قضا وقدر را بطور علماے داند فللمالک

موافق قواعد حکما کے ہے اور مسئلہ قضا وقدر کو بطور علما کے جانتا ہون پس مالک کے

انہ یتصرف فی ملکہ کیف یشاء وقابلیت واستعداد را ہیچ دخل نمے دہد

اختیار مین ہے کہ اپنے ملک مین جس طرح چاہے تصرف کرے اور قابلیت واستعداد کو مین کچھ دخل نہین دیتا

Marfat.com

که بایجاب مے کشد وهو سبحانه فعال لما یرید علی هذا القیاس چون عرض حال

کیونکہ ایجاب کی طرف کھینچتا ہے اور وہ خداوند پاک جو چاہے کرتا ہے اسی قیاس پر جبکہ حال کا عرض کرنا

از جمله ضروریات است بنابران به جرأت آن گستاخی نموده - بنده باید که حد خود داند -

نہایت ضروری تھا اسلئے اسکی جرأت پر دلیری کی غلام کو چاہئے کہ اپنی حد نگاہ رکھے -

مکتوب نهم در بیان احوال که بمقام فرود آمدن مناسبت دارند

نوان مکتوب اُن احوال کے بیان ہین جو اُترنے کے مقام سے مناسبت رکھتے ہین

به پیر بزرگوار خود نوشته اند عرضداشت مدبر سیاه رو و مقصر بدخو

یہ بھی اپنے پیر بزرگوار کو لکھا ہے عرضی بدبخت سیاہ رو و تقصیروار گناہگار بدخو

مغرور وقت و حال مفتون وصل و کمال کارش همه فرمان برداری مولی است

جو مغرور وقت اور حال کا اور دھو کا کھایا ہوا وصل اور کمال کا ہے کام اُسکا تمام نافرمانی مولی کی ہے

و عملش همه ترک عزیمت و اولی است نظرگاه خلق را آراسته و منظر

اور عمل اسکا سب چھوڑنا ارادہ کی پختگی اور بہتر کام کا ہے لوگون کی نظرگاہ کو سنوارا ہوا اور خداوند

حق تعالی و تقدس خراب ساخته همتش مقصور بظاهر آرای است و باطنش ازین

تعالی اور مقدس کی نظرگاہ یعنی دل کو خراب کیا ہوا ہمت اُسکی ظاہر کی آراستگی پر بند ہے اور باطن اُسکا اِس

رهگذر همواره برسوائی است قال او منافی حال اوست و حال او مبنی بر خیال

طرف سے ہمیشہ خوار ہے مُنہ کی بات اُس کے حال کے مخالف ہے اور حال اُسکا خیال پر مبنی

او ازین خواب و خیال چه آید و ازین قال و حال چه کشاید ادبار و خسارت نقد

ہے اس خواب و خیال سے کیا حاصل اور اس قال اور حال سے کیا نفع ہو سکتا ہے بدبختی اور ٹوٹا حاصل ہے اور

وقت است و غباوت و ضلالت بر کف دست مبدا ر فساد و شرارت است و منشاء

کند ذہنی اور گمراہی ہاتھ کی ہتھیلی پر فساد اور شرارت کا مبدا ہے اور ظلم و گنہگاری کا سرچشمہ

ظلم و معصیت بالجملہ عیوب مجسمہ است و ذنوب مجتمعہ خیرات او لایق لعن ورد

حاصل کلام سراسر گناہوں سے مجسم اور عیبوں کا مجموعہ ہے اور اُس کی بھلائیان لایق لعنت اور رد کے

و حسنات او شایان طعن و طرد رُبَّ قَارِیِ الْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ یَلْعَنُہٗ در حق او گواہ

اور اُسکی نکوئیان لایق طعن اور ہٹادینے کے بہت قرآن کے پڑھنے والے اور قرآن اُنکو لعنت کرتا ہو اُنکے حق مین

عدل است وَ کَمْ مِنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ صِیَامِہٖ اِلَّا الظَّمَأُ وَالْجُوْعُ در شان او

سچا گواہ ہے اور بہت روزہ دار ہین کہ اُن کو اپنے روزہ سے سواے بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہین اسکے شان

شاہد صادق فَوَیْلٌ لِمَا کَانَ ھٰذَا حَالُہٗ وَمَنْزِلُہٗ وَکَمَالُہٗ وَدَرَجَۃُ اِسْتِغْفَارِہٖ

مین گواہ صادق ہے پس ہلاکی ہے واسطے اُسکے جسکا یہ حال اور یہ منزل اور یہ کمال ہو اور اُسکی استغفار کا رتبہ یہ ہے

ذَنْبٌ کَسَائِرِ الذُّنُوْبِ بَلْ اَشَدُّ وَتَوْبَۃٌ مَعْصِیَۃٌ کَسَائِرِ الْمَعَاصِیْ بَلْ اَقْبَحُ

کہ وہ بھی ایک گناہ ہے مثل باقی گناہوں کے بلکہ اس سے بھی شدید تر اور گناہوں سے توبہ اسکی مثل اقبح

کُلُّ مَا یَفْعَلُہٗ الْقَبِیْحُ قَبِیْحٌ مصداق این سخن است ؎ ز گندم جو ز جو گندم

گناہوں کے ہے بلکہ بدتر برا آدمی جو کچھ کرتا ہے برا ہی کرتا ہے اس سخن کا مصداق ہے (ترجمہ) گیہوں ہی جو اور جو سے گیہوں پیدا

نباید۔ مرض او ذاتی است علاج نے پذیرد و دواے او اصلی است قبول دوا

نہین ہوتی۔ بیماری اسکی ذاتی ہے علاج قبول نہین کرتی اور مرض اسکی اصلی ہے دوا کو قبول نہین کرتی

نے کند مَا بِالذَّاتِ لَا یَنْفَکُّ عَنِ الذَّاتِ ؎ سیاہی از حبشی کے رود کہ خود رنگ است

جو چیز ذاتی ہو وہ ذات سے دور نہین ہوسکتی (ترجمہ) سیاہی حبشی کی کب جاتی ہے کہ وہ اُسکا رنگ اصلی ہے

Marfat.com

چه توان کرد وما ظلمهم الله ولکن کانوا انفسهم یظلمون آری خیر محض را شر

کیا کیا جاے اور نہین ظلم کیا اُنپر خدانے ولیکن وہ تھے اپنے نفسون پر آپ ظلم کرتے ۔ ہان خیر محض کے مقابلہ پر

محض مے باید تا حقیقت خیریت بظهور آید و تتبین الاشیاء باضدادها آنجا که خیر و

شر محض چاہیئے تا حقیقت بھلائی کی ظاہر ہو اور چیزین اپنی ضدون سے ظاہر ہوتی ہین جس جگہ کہ بھلائی

کمال مهیا بود شر و نقص در میبایست حسن و جمال را آئینه در کار است و آئینه نمے

اور کمال ہو شر اور نقص بھی ہونا چاہیئے حسن اور جمال کے لئے آئینہ درکار ہے اور آئینہ نہین ہوتا

باشد مگر در مقابل شے پس لاجرم خیر را شر و کمال را نقص آئینه آمد پس در هر چه

مگر کسی چیز کے مقابل پر پس ضرور خیر کے لئے شر اور کمال کے لئے نقص آئینہ ہے پس جس مین

نقص و شرارت بیشتر نماید خیر و کمال زیاده تر ظاهر شود عجائب کار و بار است

نقص اور شرارت زیادہ دکھاوین خیر اور کمال زیادہ تر ظاہر ہوتا ہے عجائب کار و بار ہے

این ذم معنی مدح پیدا کرده در این شرارت و نقصان محل خیر و کمال گشت پس

کہ اس بدگوئی نے معنی مدح کے پیدا کئے ہین اس شرارت اور نقصان مین بھلائی اور کمال کا مقام ہے

لاجرم مقام عبدیت فوق جمیع مقامات باشد چه این معنی در این مقام عبدیت

پس ضرور عبدیت و خاکساری کا مقام تمام مقامات سے بلند تر ہوگا کیونکہ یہ معنی عبدیت کے مقام مین

اتم و اکمل است محبوبان را باین مقام مشرف مے سازند محبان بذوق شهود

پورے اور کامل ہین محبوبون کو اس مقام مین مشرف کرتے ہین محب شہود کی ذوق سے لذت پاتے

متلذذ اند التذاذ در بندگی و انس آن مخصوص به محبوبان است انس محبان بمشاهده

ہین اور بندگی مین لذت اور اُس کے ساتھ انس محبوبون کے ساتھ مخصوص ہے محبون کا انس محبوب کے

محبوب است وانس محبوبان به بندگی محبوب است و دین انس ایشان را باین دولت

مشاہدہ کے ساتھ ہے اور محبوبون کا انس محبوب کی بندگی مین ہے اسی انس مین انکو اس دولت تک پہنچاتے ہین

می رسانند و باین نعمت سرفراز می سازند شاہسوار یکّہ تاز این میدان آن سرور

اور اس نعمت کے ساتھ سرفراز کرتے ہین اس میدان کا لاثانی شاہسوار وہ دنیا اور دین کا سردار اور پہلون اور

دنیا و دین و سیّد اولین و آخرین حبیب رب العالمین است علیہ من الصلوۃ

پچھلون کا سید پروردگار عالمین کا حبیب ہے اسپر خدا کی پوری رحمتین اور کامل سلام

اتمہا من التحیات اکملہا و کسی را کہ بمحض فضل خواہند کہ باین دولت رسانند

نازل ہون اور جس کسی خاص فضل سے چاہتے ہین کہ اس دولت مین پہنچا دین

او را بکمال متابعت آن سرور علیہ الصلوۃ والسلام متحقق می سازند و آن را

اسکو کمال متابعت و فرمان برداری رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت کرتے ہین اور اس متابعت

بآن متابعت بذروہ علیا می برند ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ

کے سبب سے انکو اعلی بلندی پر لیجاتے ہین یہ اللہ کا فضل ہے دیتا ہے جسکو چاہتا ہے اور اللہ صاحب

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ مراد از کمال شر و نقص علم ذوقی است بہ آن۔ نہ آنکہ بشرارت

بڑے فضل کا ہے مراد کمال شر اور نقص سے اُسکا علم ذوقی ہے نہ یہ کہ شرارت اور نقص سے اس علم

و نقص متصف شود صاحب این علم کہ متخلق باخلاق اللہ است تعالی شانہ و

کا صاحب متصف ہو جو کہ متخلق باخلاق اللہ ہے بلند ہے شان اُسکا

تقدس این علم ہم از جملہ ثمرات آن تخلق است شرارت و نقص را در آن موطن چہ

اور پاک ہے یہ علم بھی اُسیکے تخلق کے میتون اور پھلون مین سے ہے شرارت اور نقص کو اس مقام پر کیا مجال ہے

Marfat.com

چہ مجال جز آنکہ علم بآن متعلق شود این علم بواسطۂ مشہود تمام خیر محض است کہ در جنب

ہے سوا اسکے کہ علم اُس سے متعلق ہو یہ علم شہود تام کے وسیلہ سے خیر محض ہے کہ اس کے پہلو مین

آن ہمہ شر مے نماید - این بعد از فرود آمدن نفس مطمئنہ است بمقام خود لہذا تا این

تمام شر دکھائی دیتا ہے پیچھے نفس مطمئنہ کے اپنے مقام پر آنے کے ہے اسلئے کہ تا اس رتبہ

قسم خود را بر زمین نزند و کارش تا باین انجام نرسد از کمال مولائے خود بے نصیب

سے گر نجاوے اور مباد اس رتبہ تک پہنچ نہ سکے اپنے مولا کے کمال سے بے نصیب

است فکیف کہ خود را ہمچین مولا داند و صفات خود را صفات او انگارد تعالی اللّٰہ

ہے پس کجا یہ بات کہ اپنے آپ کو مولا جانے اور اپنی صفتوں کو اُسکی صفتین گمان کرے بلند ہے اللّٰہ اس

عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا و این الحاد در اسما و صفات است ارباب این در زمرہ

بات سے بڑی بلندی پر اور یہ بے دینی اسما اور صفات مین ہے صاحب اسکے بیچ گروہ

وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْ اَسْمَائِهٖ داخل اند نہ آنکہ ہر کہ جذبہ او بر سلوک او مقدم

اور چھوڑو اُنکو جو کجراہی کرتے ہین اسکے نامون مین داخل ہین یہ بات نہین کہ جسکا جذبہ اس کے سلوک پر

است از مجوبین است لیکن تقدیم جذبہ شرط است در محبوبیت آرے در ہر جذبہ

مقدم ہے وہ محبوبون سے ہے لیکن جذبہ کا مقدم ہونا شرط ہے محبوبیت مین - ہان ہر جذبہ مین ایک

نحوے از معنی محبوبیت حاصل است کہ جذب بے آن نمے شود و آن معنی از عوارض

قسم محبوبیت کے معنون سے حاصل ہے کہ اس کے سوا جذب نہین ہو سکتا اور وہ معنی عوارض سے پیدا

پیدا شدہ است ذاتی نیست آن معنی ذاتی غیر معلل است بشئی من الاشیا چنانکہ ہر منتہی را

ہوے ہین ذاتی نہین ذاتی معنی علت سے پاک و صاف ہین ساتھ کسی چیز کے چیزون کے جیسا کہ ہر منتہی کو

آخر جذبہ بیسر است اما داخل زمرہ محبان است بواسطہ عارض معنی محبوبیت پیدا شدہ است

آخر جذبہ حاصل ہے لیکن گروہ محبان مین داخل ہے عارض کے وسیلہ سے محبوبیت کے معنی پیدا کئے ہوے ہین

وھو لا یکفی فیہ و آن عارض تزکیہ و تصفیہ است و در بعضے مبتدیان اتباع آن

اور وہ اس مین کافی نہین اور وہ عارض تزکیہ اور تصفیہ ہے اور بعضے مبتدیون مین رسول اکرم ؐ کا اتباع اگرچہ

سرور و لو بالجملہ باعث حصول آن معنی بالجملہ است بلکہ در منتہی ہم اتباع است و بس

مجمل ہو ان مجمل معنون کے حصول کا باعث ہے بلکہ منتہی مین بھی اتباع ضروری ہے اور بس

و در محبوبان ظہور آن معنی ذاتی فضلی نیز وابستہ باتباع آن سرور است علیہ الصلوۃ

اور محبوبون مین ظہور اُن معنون ذاتی فضلی کا بھی متعلق ساتھ تابعداری حضرت رسول اکرم کے اپنر خدا کی

والسلام والتحیۃ بلکہ گویم آن معنی ذاتی ہم بواسطہ مناسبت ذاتیہ آنحضرت است

رحمتین اور سلام نازل ہون) ہے بلکہ مین کہتا ہون وہ معنی ذاتی بھی ساتھ وسیلے مناسب ذاتیہ آنحضرت ؐ کے ہے

علیہ الصلوۃ والسلام و اسمیکہ رب اوست مناسب اسمیکہ رب آنحضرت علیہ

اُنپر خدا کی رحمت اور سلام ہو اور جو اسم رب اسکے کا ہے مناسب اُس اسم کے جو رب رسول اکرم کا اسپر رحمت

الصلوۃ والسلام والتحیۃ واقع شدہ است در حق این خصوصیت و از انجا این

اور سلام نازل ہو واقع ہوا ہے اس خصوصیت کے حق مین اور اس جگہ سے یہ سعادت

سعادت اکتساب کردہ است واللہ سبحانہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

حاصل کی ہے اور خداوند پاک بہتر جاننے والا ساتھ صواب کے اور طرف اُسکے مرجع اور مآب

واللہ یحق الحق وھو یھدی السبیل ؛

ہے اور اللہ حق کو ثابت کرتا ہے اور وہی راہ دکھائیگا

Marfat.com

مکتوب دہم در حصول قرب و بُعد و فرق و وصل بمعانی غیر

دسوان مکتوب حصول کتب اور دوری اور جدای اور وصل کے بیان مین ساتھ معنون

متعارفہ بہ بعضے علوم مناسب آن نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند

غیر مشہورہ کے بعض علوم مناسب اُسکے ساتھ یہ بھی اپنے پیر بزرگوار کو لکھا ہے

عرضداشت احقر الخدمہ آنکہ مدتے ہست کہ از احوال خدمہ آن عتبہ علیہ اطلاع ندارد

عرضی کمترین خادمون کی یہ ہے کہ مدت ہوئی دربار عالی کے خادمون کے احوال سے کچھ اطلاع

نگران ہست ع

نہین انتظار لگ رہی ہے - (ترجمہ)

عجبے نیست اگر زندہ شود جان عزیز + چون ازان یار جدا ماند پیامے برسد

کچھ تعجب نہین اگر جان عزیز زندہ ہو جاے - جب اس بچھڑے ہوے یار سے پیغام پہونچے

میداند کہ شایان دولت حضور نیست ع این بسکہ رسد ز دور بانگ جرسم

جانتا ہے کہ لایق دولت حضور کے نہین یہی کافی ہے کہ دور سے مجھے جرس کی آواز پہنچ جاے

عجائب کاروبار ہست کہ نہایت بُعد را قرب نامیدہ اند و غایت فراق را

عجائب کاروبار ہے کہ نہایت دوری کا نام قرب رکھتے ہین اور نہایت جدای کو وصل

وصل گفتہ اند گویا فی الحقیقت در ضمن این اشارت بہ نفی قرب و وصال کردہ اند شعر

کہتے ہین گویا درحقیقت اس بات کے اندر قرب اور وصال کی نفی کی طرف اشارہ ہے (ترجمہ)

کَیفَ الوُصُولُ اِلیٰ سُعَادٍ وَدُونَهَا + قُلَلُ الجِبَالِ وَدُونَهُنَّ حُتُوفُ

معشوقہ کی طرف پہنچنا کس طرح ہو سکے حالانکہ اُسکے راہ مین بلند چوٹیان والے پہاڑ اور انکے پیچھے خوفناک اور پیچ در پیچ پہاڑی گڑھے ہین

پس حزن ابدی و فکر دائمی لاجرم دامنگیر آمد مراد را نیز آخر الامر بارادہ مرید میباید

پس ہمیشہ کا غم اور دائمی فکر اسی واسطے دامنگیر ہے مراد کو بھی آخرکار ارادہ کے ساتھ مراد ہونا چاہیئے

شد و محبوب را بمحبت محب مے باید گشت آنسرور دین و دنیا علیہ من

اور محبوب کو محب کی محبت سے محب ہوجانا چاہیئے وہ دین و دنیا کا سردار اوسپر خدا کی

الصلوۃ اکملہا و من التحیات افضلہا باوجود مقام مرادیت و محبوبیت از

پوری رحمتین اور بہترین سلام نازل ہون باوجود مقام مرادیت اور محبوبیت محبون سے

محبین آمد و از مریدین گشت لاجرم از حال او چنین خبر دادہ اند کہ کان رسول اللہ صلعم

ہوگئے تھے اور مریدین سے گئے تھے اسی لیئے اُن کے حال سے یون روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

مُتواصِلُ الحُزنِ دَائِمُ الفِکرِ و آنسرور فرمودہ علیہ الصلوۃ والسلام مَا اُوذِیَ نبِیٌّ

وسلم کہ ہمیشہ غمناک اور دائم فکر مین رہتے تھے اور آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کسی نبی کو ایسا دکھ

بِمِثلِ مَا اُوذِیتُ محبان بار محبت توانند کشید و محبوبان را تحمل این بار دشوار است

نہین جیسا دکھ مینے اٹھایا ہے محب تو محبت کا بوجھ اُٹھا سکتے ہین اور محبوبون کو اسکا بوجھ اُٹھانا مشکل ہے

و این قصہ پایانے ندارد و قِصَّۃُ العِشقِ لَا انفِصَامَ لَھَا حامل عرضداشت شیخ

اور یہ قصہ انتہا نہین رکھتا اور عشق کے قصہ کا کوئی ختم نہین عرضی کالانے والا شیخ

الہ بخش نحوی از جذب و محبت کہ دارد بابرام چند کلمہ بخادمان ایشان نویسانیدہ

الہ بخش نحوی جذبہ اور محبت سے جو رکھتا ہے دلیری کرکے چند کلمے حضور کی خدمت مین لکھوائے ہین

الغرض کہ شوق ملازمت ظاہر ساختہ متوجہ آن حدود گشتہ است اول بعضے

الغرض ملاقات کی شوق ظاہر کرکے خدمت شریف مین روانہ ہوا ہے پہلے کچھ ارادے

اراده ظاہر ساخت چون درآن باب ازین حقیر تقاعد مفہوم کرد بحجبه ملاقات راضی شده

ظاہر کرتا تھا جب اس بارے مین خاکسار کی طرف سے غفلت معلوم کی تو حضرت ملاقات پر راضی

چند کلمه نویسانیده زیاده گستاخی از ادب دور است ❊

ہو کر چند کلمے لکھوالایا ہے زیادہ گستاخی ادب سے دور ہے ❊

مکتوب یازدہم در بیان بعضے کشوف و حصول مقام بدین

گیارھوان مکتوب بعضے کشفون کے بیان مین اور حاصل ہوا درجہ اپنے عیب

قصور خود و متہم داشتن خود را در جمیع اعمال و اقوال و ظہور

دیکھنے کا اور اپنے آپ کو تہمت لگا جاننا ہر ایک عمل اور قول مین اور

سہ کلام شیخ ابوسعید ابوالخیر که گفته است عین سے ماند اثر

تین کلامون شیخ ابوسعید ابوالخیر کا ظاہر ہونا جو انہون نے کہا ہے کہ عین نہین رہتا

کجا ماند و بیان احوال بعضے یاران به پیر بزرگوار چنین نوشته

اثر کہان رہتا ہے اور بیان احوال بعضے دوستون کا اپنے پیر بزرگوار کو اس طرح لکھتے ہین

اندعرضداشت کمترین بندگان احمد آنکه مقامیکه سابقاً خود را در آن دیده بود

عرضی کمترین غلامون سے احمد کی یہ ہے جس مقام مین آگے اپنے آپ کو دیکھا ہوتا

چون حسب الامر العالی باز ملاحظه نمود عبور خلفائے ثلثه رضوان اللہ تعالیٰ علیہم

جب موافق حکم شریف کے پھر دیکھا تو تینون حضرت کے خلیفون کا گذر اُن پر خدا تعالیٰ کی رضامندی

در آن مقام به نظر آمد اما چون مقام و استقرار ور انجا نداشت در دفعه اولیٰ به نظر در نیامد

ہو اس مقام مین نظر پڑا لیکن جب وہان مقام اور ٹھہرا ہوا محل نہ تھا پہلی دفعہ وہ بزرگ نظر مین نہ آئے

چنانکه از ائمۂ اہلبیت غیر از امامین و امام زین العابدین رضی اللہ تعالی علیہم اجمعین در آنمقام استقرار

جیساکہ اماموں اہل بیت سے سواے امام حسنؓ وحسینؓ صاحبان اور امام زین العابدینؓ کے خداوند تعالی ان سب سے راضی ہو

واثبات ندارد لیکن عبورے در آن واقع شدہ است بدقت نظر میتوان یافت وانکہ اول

اُسمقام مین کوئی ٹھہر نہین سکتا لیکن وہان سے گذر جانا واقع ہوا ہے جو باریک نظر سے معلوم ہوسکتا ہے اُوقت پہلے

خودرا در آنمقام نامناسب مے دید بے مناسبتی دو نوع است یکے آنکہ بواسطہ عدم ظہور طریقے

تو اپنے آپ کو اُس مقام مین نامناسب دیکھتا تھا بے مناسبتی دو قسم کی ہے ایک یہ کہ کوئی رستہ نہ ملنے کے سبب سے

از طرق طاری میشود و چون راہے باو نمودند آن بے مناسبتی برطرف میشود دیگر بیمناسبتی

واقع ہوجاتی ہے اور جب سالک کو کوئی راہ دکھادین تو وہ بے مناسبتی دور ہوتی ہے دوسری بے مناسبتی

مطلق است کہ بہیچ وجہ قابل زوال نیست وراہہا کہ موصل آنمقام اند کہ ثالث ندارند یعنی در

مطلق ہے جو کسی وجہ سے دور ہونے کے لایق نہین اور رستے جو اُسمقام تک پہنچاتے ہین دو ہی ہین تیسرا کوئی

نظر وراے آن دو طریق طریق دیگر ظاہر نمیشود یکے دید نقص و قصور ہست و نیات خود را متہم

نہین یعنی نظر مین سواے اُن دو رستون کے دوسرا کوئی راہ ظاہر نہین ہوتا ایک اپنے عیبون اور نقصون کی شناخت اور

داشتن در خیرات با قوت جذب دیگر صحبت شیخ مکملے مجذوب بے سلوک تمام کردہ حق سبحانہ و

دوسرا اپنی نیتون کو تہمت ناک کرنا بھلائیون مین ساتھ قوت جذب کے دوسرا صحبت مرشد کامل مجذوب کی جسنے سلوک تمام کیا ہو خداوند

تعالی بطفیل عنایت حضرت ایشان طریق اول را بقدر استعداد عنایت فرمودہ است ہیچ عملے از

تعالی بطفیل عنایت حضور کے پہلا رستہ تو بقدر لیاقت کے عنایت فرمایا ہے کوئی عمل بھلائی کے عملون

اعمال خیر بوقوع نمے آید مگر آنکہ خود را در آن عمل متہم میسازد بلکہ تا زمانہ کہ بوجوہ تہمت ننہد

سے صادر نہین ہوتا مگر اُس مین اپنے آپ کو تہمت ناک کرتا ہون بلکہ جبتک کئی وجہون سے تہمت نرکھون

بیقرار و بے آرام میباشد نزد خود چنان میداند کہ ہیچ عملے از وے صادر نشود کہ قابل کتابت ملائکہ

قرار اور آرام نہیں آتا اپنے نزدیک یہ خاکسار ایسا جانتا ہے کہ کوئی عمل اس سے ایسا واقع نہیں ہوتا جو دائیں طرف کے

یمین باشد و میداند کہ صحیفہ یمین از اعمال خیر خالی ہست و کتبہ آن معطل و بیکار اند خود شایان آنحضرت

فرشتوں کے لکھنے کے لائق ہو اور جانتا ہوں کہ دائیں ہاتھ کا صحیفہ نیک عملوں سے خالی ہے اور اسکے کاتب بیکار بیٹھے ہیں بھلا وہ دربار خداوندی

جل و علا کے بودہ باشد و ہر کہ در عالم است حتی کہ کافر فرنگ و ملحد زندیق از خود بوجوہ بہتر میداند

جلشانہ کے کب لائق ہوسکتا ہے اور جو کوئی جہان میں ہے یہانتک کہ فرنگی کافر اور گمراہ بیدین بھی انکو اپنے آپ سے کئی طرح بہتر جانتا ہوں

و بدترین ہمہ اینہا خود را مے انگارد و جذبہ ہر چند بتمامی سیر الی اللہ تمام شدہ بود اما بعضے از

اور اپنے آپکو ان سب سے برا خیال کرتا ہوں جذبہ کیطرف ہر چند سیر الی اللہ کی منزل ساری تمام ہو گئی تھی لیکن بعضے لوازم

لوازم و توابع آن ماندہ بود کہ در ضمن فنائیکہ در مرکز مقام سیر فی اللہ واقع شدہ بود تمام شدند و

اور توابع اسکے رہ گئے تھے وہ اس فنا کے ضمن میں جو مقام سیر فی اللہ کے مرکز میں واقع ہوا تھا تمام ہو گئے اور اس فنا کے

احوال آن فنا را در عریضہ سابق بتفصیل نوشتہ است و میباید کہ حضرت خواجہ احرار

حالات کو پہلی عرضی میں مفصل لکھ چکا ہوں اور حضرت خواجہ احرار نے کہ اس منزل کے ختم

کہ نہایت این کار را فنا گفتہ اند ہمان فنا بودہ باشد کہ بعد از تجلی ذات و تحقق سیر فی اللہ متحقق

کا نام فنا فرمایا ہے ہو سکتا ہے کہ وہی فنا ہو جو تجلی ذات اور سیر فی اللہ حاصل ہونے کے بعد ثابت

شدہ و فنا را ارادت ہم از جملہ شعب ہمان فنا است ع کسی را تا نگردد او فنا نیست رہ در

ہوا اور فنا کی ارادت بھی اسی فنا کی شاخوں میں سے ہے (ترجمہ) کسی شخص کو جبتک وہ فنا نہ ہو۔ درگاہ کبرائی

بارگاہ کبریا۔ و نامناسبان این مقام ہم کہ در طائفہ اند در نظر اند جماعہ متوجہ آن مقام و جویای طریق

میں بار نہیں ملتا۔ اور اس مقام کے نالائق بھی جو دو گروہ میں نظر میں ہیں ایک جماعت اسمقام کی متوجہ اور اسمقام کو پہنچنے کا

Marfat.com

وصول آنند و طائفۂ دیگر ہیچ التفات و توجہ بآنمقام ندارند و توجہ حضرت ایشان بطریق دوم از طرق

رستہ تلاش کر رہے ہین دوسرا گروہ کچھ دھیان اور توجہ اس مقام کی نہین رکھتے اور حضور کی توجہ دوسرے طریق سے اسمقام پر

وصول آنمقام بیشتر ظاہر میشود و مناسبتہ بہمان طریق مینماید چون از جانب حضرت ایشان مامور بود امتثالاً

پہنچنے کے راستون سے زیادہ ظاہر ہوتی ہے اور مناسبت بھی اسی راستہ دکھائی دیتی ہے جب خاکسار کو حضور کی طرف سے حکم تھا حکم بجالانے

للامر در بعضے امور جرأت و گستاخی نمودہ الا من ہمان احمد پارینہ کہ ہستم ہستم - ثانیاً معروض آنکہ

کے واسطے بعض کامون مین جرأت اور دلیری کی ورنہ مین وہی پرانا احمد ہون جو ہون - دوسرا یہ عرض ہے کہ

دراثنائے ملاحظۂ آنمقام مرۃ ثانیہ مقامات دیگر بعضہا فوق بعض ظاہر شدند بعد از توجہ بہ نیاز و شکستگی

اسمقام کے ملاحظہ کے درمیان دوسری دفعہ کئی اور مقامات ایکدوسرے کے اوپر ظاہر ہوئے عجز و نیاز کے ساتھ توجہ کرنے کے بعد

چون بمقام فوق آنمقام سابق رسیدہ شد معلوم شد کہ اینمقام حضرت ذی النورین است و خلفائے دیگر را

جب پہلے مقام کے اوپر والے مقام پر پہونچگیا تو معلوم ہوا کہ یہ مقام حضرت عثمان رض کا ہے اور دوسرے خلیفونکو بھی اس مقام

ہم در آنمقام عبورے واقع شدہ است و اینمقام در ینمقام ہم مقام تکمیل و ارشاد است و ہمچنین دو مقام

مین گذر واقع ہوا ہے اور یہ مقام اسموقعہ پر بھی مقام تکمیل اور ارشاد کا ہے اور ایسا ہی دو مقام اوپر والے

فوق ہم کہ اکنون مذکور میشوند و بالائے آنمقام مقام دیگر در نظر آمد چون بآنمقام رسیدہ شد معلوم گشت

بھی جو ابھی ذکر کئے جاتے ہین اور اُس مقام پر ایک دوسرا مقام نظر پڑا جب وہان پہنچنا ہوا تو معلوم ہوا

کہ آنمقام حضرت فاروق است و خلفائے دیگر را ہم در آنجا عبورے واقع شدہ است و فوق آنمقام

کہ وہ مقام حضرت عمر کا ہے اور دوسرے خلیفون کو بھی وہان گذر واقع ہوا ہے اور اُس مقام کے اوپر مقام حضرت

مقام حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین بآنمقام نیز رسیدہ شد و از مشائخ حضرت خواجہ

صدیق اکبر رض کا ظاہر ہوا خدا ان سب سے راضی ہو اسمقام مین بھی پہونچنا ہوا اور مشائخ مین سے حضرت خواجہ

Marfat.com

نقشبند قدس اللہ سرہ الاقدس را در ہر مقامے باخود ہمراہ مییافت و خلفاے دیگر را ہم در آنمقام

نقشبند کو خدا اُن کے بھید مقدس کرے ہر مقام پر اپنے ساتھ پاتا تھا اور دوسرے خلیفون کو بھی اسمقام مین گذر واقع

عبورے واقع شدہ است تفاوت نیست الا در عبور و مقام و مرور و ثبات و بالاے آنمقام مقامی مفہوم

ہوا ہے فرق کوئی نہین مگر گذرنے اور ٹھہرنے اور گذرنے اور ثابت رہنے مین اُسمقام کے اوپر کوئی مقام سمجھا نہین

نمیشود الا مقام حضرت رسالت خاتمت علیہ من الصلوۃ اتمہا و من التحیات اکملہا و محاذی مقام

جاتا مگر مقام حضرت خاتم الانبیا کا اُنپر پوری رحمتین خدا کی اور کامل سلام نازل ہون اور مقام حضرت صدیق رضی

حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ مقامے دیگر نورانی بس شگرف کہ ہرگز مثل آن در نظر نیامدہ بود

اللہ تعالے عنہ کے مقابل پر ایک دوسرا مقام نورانی نہایت عجیب کہ ہرگز مثل اُسکی نظر مین نہین آیا تھا

ظاہر شدہ اند کے از آنمقام ارتفاع داشت چنانچہ صفحہ را از زمین بلند میسازند و معلوم شد کہ

ظاہر ہوا اور اُس مقام سے کچھ قدر اونچا تھا جیسا کہ صفحہ کو زمین سے بلند بناتے ہین اور معلوم ہوا کہ وہ مقام مقام

آنمقام مقام محبوبیت است و آنمقام رنگین و منقش بود خود را ہم بانعکاس آنمقام رنگین و منقش

محبوبیت کا ہے اور وہ مقام رنگین اور منقش تھا اپنے آپ کو بھی اس مقام کے عکس پڑنے سے رنگین اور منقش پایا۔

یافت بعد ازان بہمان کیفیت خود را لطیف یافت و در رنگ ہوا یا قطعہ ابر در آفاق منتشر دید

اس سے بعد اسی طرح اپنے آپ کو لطیف دیکھا اور ہوا یا بادل کے ٹکڑے کی طرح کنار زمین پھیلا ہوا دیکھا

و بعضے اطراف را وا گرفت و حضرت خواجہ بزرگ و مقام صدیق اند رضی اللہ تعالی عنہما خود را

اور بعض طرفون کو گھیر لیا اور حضرت خواجہ بزرگ صدیق کے مقام مین ہین خدا ان دونون سے راضی ہو مین اپنے آپکو

در مقام محاذی آن میبابد بکیفیتے کہ معروض شد است۔ دیگر ترک اشتغال باین عمل مرضی نمے نماید

اُس مقام کے مقابل پر پاتا ہون جیسا کہ عرض کرچکا ہون۔ دوسرا یہ بات ہے کہ اس شغل کا چھوڑنا پسندیدہ نظر نہین آتا

Marfat.com

کیف و حال آنکہ عالم بگرداب ضلالت غرق میشود و کسے کہ در خود قوت برآوردن از آن گرداب

بھلا کسطرح ہو حالانکہ جہان گمراہی کے بھنور مین غرق ہورہا ہے اور جو شخص اپنے آپ مین کسیکو اس گرداب سے نکال لینے کی

نمی یابد چگونہ خود را معاف وارد ہرچند کار دیگر در پیش داشتہ باشد اشتغال باین امر ضروری است و مرضی

قوت پاتا ہے وہ کسطرح بیکار بیٹھے اور انکو نہ نکالے اگرچہ اُسکو اور کام بھی درپیش ہون اس کام مین لگا رہنا ضروری اور پسندیدہ

است اما بشرط آنکہ بعضے از وساوس و ہواجس کہ در اثنائے این عمل رو دہند استغفار را لازم باید

ہے لیکن شرط یہ ہے کہ بعضے وسواسون اور دل کے خطرون سے جو اس عمل کے درمیان ظاہر ہوتے ہین استغفار کو لازم رکھنا چاہیے

داشت بعین شرط داخل رضا میشود بے ملاحظہ این شرط داخل رضا نمیشود و ورتہ مے ایستد اما در وادہ

اسی شرط سے رضا مین داخل ہوتا ہے اس شرط کے مدنظر رکھنے کے سوا رضا مین داخل نہین ہوتا اور تہ مین بیٹھ جاتا ہے لیکن حضرت

حضرت خواجہ نقشبند و حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار قدس اللہ تعالیٰ اسرارہما بے آنکہ این شرط

خواجہ نقشبند کے قاعدہ مین اور نیز حضرۃ خواجہ علاؤ الدین عطار کے طریقہ مین خدا ان دونون کے بھید کو مقدس کرے سوائے اسباب کے

را ملاحظہ کردہ شود مرضی است و عمل این کثیر الحال بے ملاحظہ آن شرط گاہے داخل است و گاہے

کہ اس شرط کو مدنظر رکھی پسندیدہ ہے اور عمل اس ضعیف الحال کا سوائے لحاظ اس شرط کے کبھی ٹھیک ہو جاتا ہے اور کبھی ضائع ہو جاتا ہے دوسرا

در تہ مے ایستد دیگر در نفحات در سخنان شیخ ابو سعید ابو الخیر مذکور است کہ عین نمیماند اثر کجا ماند

کتاب نفحات مین شیخ ابو سعید ابو الخیر کے اقوال مین مذکور ہے کہ عین نہین رہتا اثر کہان رہے نہ کچھ باقی چھوڑتا ہے اور

لا یبقی و لا تذر این سخن در اول نظر مشکل نمود کہ حضرت شیخ محی الدین و تابعان ایشان بر آنند کہ زوال

نہ کچھ رہنے دیتا ہے یہ سخن اول نظر مین مشکل دکھائی دیا کہ حضرت شیخ محی الدین اور انکے تابعدار اس بات پر ہین کہ زوال عین کا جو معلومات

عین کہ معلومیست از معلومات اللہ سبحانہ محالست و الا انقلاب العلم جہلاً و چون عین زائل نشود

باری تعالیٰ سے ایک معلوم ہے محال ہے ورنہ علم کا جہل ہو جانا لازم آتا ہے اور جب عین دور نہ ہو

اثر کجا رود بہ ہمین طور بہ ذہن این سخن متمکن شدہ بود سخن حضرت ابو سعید ہیچ حل نے شد

تو اثر کہان جاوے اور اسی طور کے ساتھ ذہن مین یہ بات ٹھہری ہوئی تھی سخن حضرت ابو سعید کا کچھ حل نہوتا تھا

بعد از توجہ تام حق سبحانہ وتعالی این سخن را منکشف ساخت و متحقق گشت کہ عین مے ماند

پوری توجہ کے بعد پروردگار جلشانہ نے اس سخن کو کھول دیا اور ثابت ہوا کہ نہ عین رہتا ہے اور نہ اثر

نہ اثر و در خود نیز ہمین معنی را یافت و ہیچ مشکل نماند و مقام این معرفت نیز در نظر

اور اپنے آپ مین بھی یہی معنی معلوم کئے اور کچھ مشکل نہ رہی اور اس معرفت کا مقام بھی نظر آگیا جو بہت

آمد بس عالیست فوق مقامے کہ حضرت شیخ و متابعان الشان فرمودند این دو سخن

بلند ہے اوپر اس مقام کے کہ حضرت شیخ اور اس کے تابعدار فرماتے تھے یہ دونون ٹکڑے ایک دوسرے کے

بایکدیگر ہیچ منازعت وجنگ ندارند یکے از جاے ہست و دیگر از جاے دیگر

ساتھ کچھ مخالفت اور نزاع نہین رکھتے ایک اور جگہ سے ہے اور دوسرا دوسری جگہ سے

بتفصیل عرضداشتن موجب تطویل وملال است و ایضاً آنچہ حضرت شیخ از دوام

مفصل عرض کرنا سبب لمبائی اور دلگیری کا ہے اور نیز جو کچھ حضرت شیخ نے دوام اس

این حدیث فرمودند نیز ظاہر گشت کہ حدیث عبارت از چہ چیز بود و دوام آن چہ چیز بود

حدیث سے فرمایا ہے وہ بھی ظاہر ہوا کہ حدیث مراد کس چیز سے ہوتی ہے اور دوام اسکا کیا ہوتا ہے

در خود نیز این حدیث دائمی یافت اگرچہ از نوادر است دیگر کتاب اصلا خوش نمے آید

اور اپنے آپ مین بھی یہ حدیث دائمی معلوم کی اگرچہ عجائبات سے ہے دوسرا کتاب ہرگز اچھی نہین لگتی گر ر۔

مگر آنکہ ذکر اقدام عالیہ اکابر کہ در مقامات واقع شدہ انجاے ثبت کردہ باشند خوش می آید

کتاب جس مین بزرگون کے حالات لکھے ہون کہ اسطرح سلوک مین انہون نے مقامات طے کئے ہین اچھی لگتی ہے

Marfat.com

کہ این قسم چیزے دیدہ شود واحوال مشائخ متقدمین بیشتر مرغوب است کتب

کہ اس قسم کی باتین دیکھی جاوین اور اگلے مشائخ کے حالات زیادہ تر پسند خاطر ہین حقایق اور معارف

حقایق و معارف علی الخصوص سخنان توحید و تنزلات مراتب را نمے تواند مطالعہ

کی کتابین خصوصاً توحید کی باتین اور مرتبون کے تنزلات کو مطالعہ نہین کر سکتا

کرد خود را درین باب بحضرت شیخ علاء الدولہ بسیار مناسب مے یابد و در ذوق

اپنے آپ کو اس بارہ مین حضرت شیخ علاء الدولہ کے ساتھ بہت مناسب پاتا ہے اور ذوق وحال

وحال درین مسئلہ بشیخ مشار الیہ متفق است اما علم سابق تا بانکار و بشدت آمدن

مین اس مسئلہ کے اندر ساتھ شیخ مذکور کے متفق ہے لیکن اگلا علم انکار دن تک اور زور کے ساتھ اپنے

ندہد۔ دیگر چند مرتبہ از برائے دفع بعضے امراض توجہ کردہ شد اثر آن ظاہر گشت و

قریب آنے نہین دیتا۔ دوسرے کتنی دفعہ واسطے دفع بعض مرضون کے توجہ کی گئی اثر اس کا ظاہر ہوا اور

ہمچنین احوال بعضے موتی کہ از عالم برزخیت ظاہر شدہ بود نیز از برائے رفع آلام شدائد

ایسا ہی بعضے مردون کے حالات جو عالم برزخ سے ظاہر ہوئے تھے بھی واسطے دور واسطے دور ہونے دردون

آنہا توجہ کردہ شد اما حالا قدرت بر توجہ نماندہ است کہ برہیچ چیز خود را جمع نمے توانم

اور سختیون انکے توجہ کی گئی۔ لیکن اب توجہ پر قدرت نہین رہی کیونکہ کسی چیز پر اپنے آپ کو مین متوجہ نہین کر سکتا

ساخت بعضے شدائد از مردم بر فقیر گذشتند و ستم ہا نمودند و جمع کثیر از متعلقان اینجانب

لوگون سے بعض سختیان فقیر پر گذری ہین اور انہون نے ظلم کئے ہین اور ایک بڑی گروہ ہمارے طرف کے

را بناحق ویران ساختند و جلاوطن نمودند اصلا بخاطر غبار و کلفت راہ نیافت چہ جائے آنکہ

لوگون کی ناحق ویران کردی اور انکو وطن سے نکالدیا ہرگز دل مین ناراضی اور تنگی نہین آئی چہ جائے کہ

Marfat.com

بخاطر گذرد بعضے از یاران کہ از مقام جذبہ شہود و معرفت پیدا کردہ اند تا غایت

دل پر گذرے بعضے دوستون مین سے کہ مقام جذبہ شہود و معرفت کا حاصل کیا ہے نہایت تک سلوک کی

قدمے در منازل سلوک نہادہ اند شمہ از احوال اینہا معروض میدارد امید است کہ حق

منزلون مین قدم رکھا ہے تھوڑا سا اُن کے حالات سے عرض کرتا ہے امید ہے کہ خداوند پاک بعد

سبحانہ وتعالی بعد از تمام جہت جذبہ بدولت سلوک مشرف گرداند شیخ نور در ہمان

تمام ہونے طرف جذبہ سے سلوک کی دولت پر اُن کو مشرف کرے گا شیخ نور اُسی مقام مین بند

مقام بند است بنقطہ فوق کہ در مقام جذبہ است نرسیدہ در حرکات و سکنات آزار

ہے نقطہ فوق پر جو مقام جذبہ مین ہے نہین پہونچا حرکات و سکنات مین دکھ دیتا ہے

میدہد و قباحت نمے فہمد بنحو است کار او در توقف مے افتد ہمچنین اکثر یاران بواسطہ

اور قباحت نہین پہونچاتا لاچار اُسکا کام درنگ مین پڑجاتا ہے اسی طرح اکثر دوست ایسے ہین

عدم رعایت آداب کار آنہا در توقف مے افتد درین باب حیران است کہ ازین

جنکا کام آداب کی رعایت نکرنے کے سبب سے درنگ مین پڑجاتا ہے اسبارہ مین حیران ہے کہ اس طرف

طرف ہیچ ارادہ توقف نیست بلکہ ارادہ ترقی آنہا است بنحو است در کار مکث

کچھ توقف کا ارادہ نہین بلکہ اُن کی ترقی کا ارادہ ہے بلا ارادہ کام مین دیر پڑجاتی ہے ورد راہ

واقع مے شود و الا راہ قریب است مولانا معود بہ نقطہ پایان فرو رفتہ است و کار

بہت قریب ہے مولوی مشار الیہ نقطہ پایان پر پہونچ گئے اور جذبہ

جذبہ را بانجام است و برزخیت آن مقام رسیدہ و فوق را از من وجہ بنہایت رسانیدہ

کا کام ختم پر ہے اور برزخیت اُس مقام کی پہونچ گئی اور فوق کو ایک وجہ سے نہایت تک پہونچایا

اول صفات را بلکہ نورے کہ صفات بآن قایم اند از خود جدا دیدہ خود را شیخ فانی یافتہ

اول صفات کو بلکہ اُس نور کو کہ صفتیں اُسکے ساتھ قایم ہین اپنے آپ سے جدا دیکھا اور اپنے تئین شیخ فانی پایا

بعد ازآن صفات را از ذات جدا دیدہ و باین دید باحدیت مقام جذبہ رسیدہ حالا عالم

اُس کے بعد صفات کو ذات سے جدا دیکھا اور اِس دیکھنے سے احدیت کے وسیلہ سے مقام جذبہ مین پہونچا

و خود را چنان گم ساختہ است کہ نہ باحاطہ قائلیست و نہ بمعیت و چنان با بطن بطون

اب جہان اور اپنے آپکو ایسا گم کیا ہے کہ نہ احاطہ کا قایل ہے اور نہ معیت کا اور بطن بطون کے ساتھ ایسا

متوجہ است کہ غیر از حیرت و نادانی حاصل ندارد و سید شاہ حسین ہم نزدیک بنقطہ

متوجہ ہے کہ سواے حیرت اور نادانی کے حاصل نہین رکھتا اور سید شاہ حسین بھی نزدیک نقطہ پایان

پایان از مقام جذبہ رسیدہ است و پسرش بنقطہ رسیدہ است و ہمچنین صفات را

مقام جذبہ سے پہونچا ہے اور اُسکا بیٹا نقطہ پر پُہنچا ہے اور ایسا ہی صفتون کو ذات سے جدا

ذات جدا دیدہ لیکن ذات احد را در ہمہ جا مے بیند و از ظاہر محظوظ است و ہمچنین پایہ

دیکھا لیکن ذات واحد کو ہر جگہ پاتا ہے اور ظاہر سے خوش ہے اور ایسا ہی

میان جعفر نزدیک بنقطہ پایان رسیدہ است و خیلے بشوق و ولولہ ظاہر مے شود

میان جعفر اخیری نقطہ کے قریب پہونچا ہے بڑا شوق اور ولولہ دکھائی دیتا ہے قریب شاہ حسین

قریب بشاہ حسین است و در یاران دیگر ہم تفاوت ظاہر مے شود میان شیخن و

کے ہے اور دوسرے یارون مین بھی فرق ظاہر ہوتا ہے میان شیخن اور شیخ عیسی و شیخ

شیخ عیسی و شیخ کمال در جذبہ بنقطہ فوق رسیدہ اند و شیخ کمال نیز متوجہ نزول

کمال جذبہ مین نقطہ فوق پر پہونچے ہین اور شیخ کمال بھی متوجہ نزول کا ہے

Marfat.com

است وشیخ ناگوری ورتہ نقطہ فوق آمدہ است اما خیلے مسافت درپیش دارد یاران

اور شیخ ناگوری نقطہ فوق کے نیچے آیا ہے لیکن بہت مسافت درپیش رکھتا ہے یاران کے دوست

اینجائی تا الحال ہشت یا نہ کس بلکہ دہ کس ورتہ فوق آمدہ اند بعضے واصل نقطہ شدہ

ابتک آٹھ یا نو بلکہ دس آدمی نقطۂ فوق کے نیچے پہونچے ہیں بعضے نقطہ پر پہنچکر نزول کر رہے

رد بہ نزول در آمدند و بعضے دیگر قریب اند و بعضے بعید میان شیخ مزمل خود را کم

ہین اور بعضے دوسرے قریب ہین اور بعضے دور میان شیخ مزمل اپنے آپ کو کم پاتا

مییابد و صفات را از اصل مے بیند و مطلق را در ہمہ جا مے یابد و اشیارا در رنگ

ہے اور صفتون کو اصل سے دیکھتا ہے اور مطلق کو تمام جگہون مین پاتا ہون اور چیزون کو سراب

سراب بے اعتبار مے داند بلکہ ہیچ نمے یابد درین باب مولانا معہود چنان

کی طرح بے اعتبار جانتا ہے بلکہ کچھ نہین پاتا اس بارہ مین مولوی معلوم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسکو بعیت

ظاہر مے شود کہ اجازت تعلیم او مردم را از جملہ مرضیات است اما اجازتیکہ مناسب

اور لوگون کی تعلیم کی اجازت دینا پسندیدہ باتون سے ہے لیکن جو اجازت کہ جذبہ کے مناسب

جذبہ است ہرچند بعضے امور ماندہ اند کہ اورا استفادہ می باید کرد لیکن در رفتن

ہے ہرچند بعضے امر اسکو تعلیم کرنے باقی رہ گئے ہین لیکن چلنے مین اُس نے بڑی جلدی کی

سرعت کرد و توقف نمود بحضور اقدس مے رسد ہرچہ صلاح کار خواہند دانست

اور کچھ دیر نہ لگائی حضور شریف مین آتا ہے جو کچھ مناسب سمجھین اُسکے حق مین فرما دین

خواہند فرمود و آنچہ در علم کمینہ آمد معروض داشت والحکم عندکم خواجہ ضیاء الدین محمد

خاکسار کی سمجھ مین جو کچھ آیا عرض کر دیا اور حکم اب حضور کے پاس ہے خواجہ ضیاء الدین محمد

چند روز اینجا بودند فی الجملہ حضور و جمعیت پیدا کردہ بودند آخر الامر از قلتِ اسباب

چند روز یہان رہے اور کچھ حضور اور جمعیت پیدا کی تھی آخر گذران کی تنگی کے سبب سے

معیشت نتوانستند خود را جمع ساخت متوجہ لشکر شوند و پسر مولانا شیر محمد ہم متوجہ ملازمت

تسلی چین نہ رہ سکے اور لشکر کی طرف چلے گئے اور مولوی شیر محمد کا بیٹا بھی نوکری پر تیار ہے

است فی الجملہ حضور و جمعیت دارد بواسطہ بعضے موانع چندے ترقی نکرد زیادہ گستاخی

کچھ حضور اور جمعیت رکھتا ہے کئی روکون کے سبب سے اُس نے ترقی نہین کی زیادہ

است بندہ باید کہ حدِّ خود داند۔ بعد از تحریر عرضداشت کیفیتے رو داد و حالے

گستاخی ہے غلام کو چاہیے کہ اپنے رتبہ کو جانے۔ اس عرضی کے لکھنے کے بعد ایک کیفیت ظاہر ہوی

پیش آمد کہ در تحریر گنجایش بیانِ آن نیست و در آنجا فناے ارادت متحقق گشت

اور ایک حال پیش آیا جو تحریر مین سما نہین سکتا اور وہان فناے ارادت ثابت ہوی جیسا کہ آگے متعلق

ہمچنانکہ سابقاً متعلق ارادت بمرادات برطرف شدہ بود لیکن اصل ارادت باندہ

خواہش مرادون کے برطرف ہوگئی تھی لیکن اصل ارادت رہی تھی

بود چنانچہ در عرضداشت معروض داشتہ بود الحال ارادت ہم از بیخ بر آمد و حقیقتِ

چنانچہ عرضی کیا تھا اب ارادت بھی جڑ سے نکل گئی اب نہ مراد ہے

لَا مُرَادَ وَلَا اِرَادَۃَ وصورت این فنا نیز در نظر در آمد و بعضے علوم کہ مناسب این

نہ ارادت اور اِس فنا کی صورت بھی نظر آگئی اور بعضے علم جو مناسب اس مقام کے تھے

مقام بودہ فائض گشتند چون در تحریر آن علوم بواسطہ دقّت و غموض تعسرے بود

حاصل ہوے جب کہ اُن علمون کے لکھنے مین اُن کی باریکی اور گہرای کے سبب تکلیف تنگی تھی

لاجرم عنان قلم را از تحریر آن علوم گردانیده و در وقت تحقق این فنا و افاضه علوم

لاچار قلم کی باگ کو اُن علوم کے لکھنے سے پھیر لیا - اور اس فنا کے ثبوت کے وقت اور دئے علوم

یک نظر خاص ورا ورا وحدت پیدا شده است هرچند مقرر است که ماورای وحدت

حاصل ہونے کے درمیان ایک نظر خاص ورا وحدت مین پیدا ہوی ہے ہرچند مقرر ہے کہ وحدت سے آگے

نظرے نیست بلکہ ہیچ نسبتے نیست اما آنچہ مے یابد معروض میدارد تا زمانے کہ

کوئی نظر نہین بلکہ کوئی نسبت نہین   لیکن خاکسار جو کچھ معلوم کرتا ہے عرض کردیتا ہے جو وقت

بہ یقین نہ پیوست بر نوشتن جرأت ننمود و صورت آن مقام ورا وراے وحدت

تک پورا یقین نہ ہوگیا لکھنے پر دلیری نہ کی   اور صورت اس مقام کی وحدت سے آگے اس طرح

چنان مے بیند کہ آگرہ ماوراے دہلی است و ہیچ شبہ در وراہ نمے یابد ہرچند در

دیکھتا ہون کہ جیسا آگرہ دہلی سے آگے ہے اور کچھ شبہ اس مین نہین ہوسکتا ہرچند نہ نظر مین

نظر نہ وحدت است نہ وراے آن و نہ ہیچ مقامے کہ بعنوان خفیہ نداند یا حق را

وحدت ہے نہ آگے اُسکے اور نہ کوئی مقام کہ عنوان خفیہ کے ساتھ نہ جانے

وراے آن داند حیرت و جہل بہمان صرافت ہست و ازین دیدن ہیچ تفاوت نشده

حیرت اور نادانی وہی خالص ہے   اور اس دیکھنے سے کچھ فرق نہین ہوا

نمیدانم چہ عرض نمایم ہمہ متناقض و در تناقض است در گفت نمے آید و حال بے شبہ

مین نہین جانتا کیا عرض کرون ضدین ضد جمع ہے کچھ کہا نہین جاتا اور حال بے شبہ

متحقق است اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ جَمِيْعِ مَا كَرِهَ اللّٰهُ قَوْلًا وَّفِعْلًا وَّخَاطِرًا وَّنَاظِرًا

ثابت ہے اللہ سے طلب بخشش کی مانگتا ہون اور طرف اللہ کی توبہ کرتا ہون تمام اُس چیز سے جو اللہ کو نہین بھاتی قول ہو یا فعل یا خطرہ یا نگہ

وایضاً این زمان چنان معلوم گشت کہ سابقاً آنچہ از فنائے صفات میدانستم

ہو یا آنکھو نسو دیکھنے کے متعلق اور نیز اُسوقت ۔ مجھے ایسا معلوم ہوا ہے کہ آگے جو کچھ صفات کی فنا سے جانتا تھا در اصل

فی الحقیقت فنائے خصوصیت صفات و ما بہ الامتیاز آنہا بود کہ در ضمن وحدت مندرج

صفات خصوصیت اور اُن کی امتیاز کا فنا تھا جو وحدت کے ضمن مین مندرج

شدہ بودند الحال اصل صفات ولو کانت علی سبیل الاندراج و الاندراج نیز بر طرف

ہوئی تھی اب اصل صفتین اگرچہ اوپر طریقے داخل ہونے اور درج ہونے کے ہون بہ

شدہ بود و قہرمان احدیت ہیچ خبر را نگذاشتہ و تمیزے کہ از علم جملی یا تفصیلی حاصل

بر طرف ہو گئین اور احدیت کے داروغہ نے کوئی خبر نہین چھوڑا اور جو تمیز کہ علم مجمل یا تفصیلی سے حاصل ہوی

شدہ بود نماند و تمام نظر بر خارج آمدہ کان اللہ ولم یکن معہ شیٔ وھو الآن کما کان

تھی نہین رہی اور تمام نظر باہر پر آئی اللہ تھا اور اُسکے ہمراہ کوئی چیز نہ تھی اور وہ اب بھی ایسا ہی ہے

این زمان مطابق حال گشتہ و سابقاً علم بہ مضمون این حدیث بود نہ حال امید

جیسا کہ تھا اسوقت مطابق حال کے ہوا اور آگے علم موافق مضمون اِس حدیث کے تھا نہ حال امید رکھتا

میدارد کہ بر صحت و سقم متنبہ خواہند ساخت دیگر چنان مے نماید کہ مولانا قاسم علی را

ہے کہ صحت اور غلطی سے آگاہ فرماوینگے دوسرا اِس طرح معلوم ہوتا ہے کہ مولوی قاسم علی کو مقام

از مقام تکمیل نصیبے ہست ہمچنین بعضے یاران اینجائی را نیز از ان مقام نصیبے معلوم

تکمیل سے حصہ ملا ہے ایسا ہی بعضے یہان کے دوستون کو بھی اُس مقام سے حصہ معلوم ہوتا ہے

مے شود واللہ سبحانہ اعلم بحقیقۃ الحال ؂

اور خداوند پاک حقیقت حال کو آپ جانتا ہے ؂

Marfat.com

مکتوب دوازدہم در بیان حصول مقام فنا و بقا و حصول ظہور

بارھوان مکتوب حصول مقام فنا اور بقا اور حصول ظہور وجہ خاص ہر شے

وجہ خاص ہر شے و حقیقت سیر فی اللہ و تجلی ذاتی برقی و

اور حقیقت سیر فی اللہ اور تجلی ذاتی برقی وغیرہ کا بیان یہ بھی اپنے

جز آن نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔ عرضداشت کمترین

پیر بزرگوار کو لکھتے ہین عرضی سب غلامون

بندگان احمد بذروۂ عرض میرساند از تقصیرات خود چہ عرض نماید ماشاء اللہ کان

سے کمتر احمد کی عرض کی بلندی پر پہنچاتا ہے اپنی کوتاہیون کی بابت کیا عرض کرون جو اللہ نے چاہا

وما لم یشاء لم یکن ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم علومے کہ تعلق بمقام

ہوا اور جو نہین چاہتا نہین ہوتا اور نہین طاقت گناہ سے پھرنیکی اور نہ قوت نیکی کرنیکی مگر اللہ بلند اور عظیم کی مدد سے

فنا فی اللہ و البقا داشتند حق سبحانہ بعنایت خود منکشف ساخت و ہمچنین

جو علم کہ مقام فنا فی اللہ اور بقا سے تعلق رکھتے تھے خداوند پاک نے اپنی عنایت سے کھولدیئے اور ایسا ہی

معلوم کرد کہ وجہ خاص ہر شے چیست و سیر فی اللہ بچہ معنی است و تجلی ذاتی برقی

معلوم کیا کہ وجہ خاص ہر چیز کی کیا ہے اور سیر فی اللہ کن معنون سے ہے اور تجلی ذاتی برقی کیا ہوتی

چہ مے باشد و محمدی المشرب کیست و امثال آن در ہر مقامے لوازم و ضروریات

ہے اور محمدی المشرب کون ہے اور مانند اُس کے ہر ایک مقام مین اُسکے لوازم اور ضروریات

آنرا مے نمایند و میگزرانند و کم چیزے ماندہ باشد کہ اولیاء اللہ آنرا نشان دادہ

دکھاتے ہین اور وہان سے گذارتے ہین کوئی کم چیز رہ گئی ہوگی کہ اولیا اللہ نے اُسکا نشان دیا ہے

Marfat.com

اند در راہ فرو گذاند و نہ نمایند قُبِلَ مَنْ قُبِلَ بِلَا عِلَّۃٍ ہمچنانکہ ذوات اشیاء را

ہے راہ میں چھوڑ جاوین اور نہ دکھاوین قبول کیا گیا بلا علت ایسا ہی اشیاء کی ذاتون کو مصنوعی

مجعول میداند اصل قابلیات و استعدادات نیز مجعول و مصنوع میداند او سبحانہ

جانتا ہے جیسا اصل قابلیات اور استعدادات کو بھی مصنوعی اور بناوٹی جانتا ہے خداوند

محکوم قابلیات نیست و نشاید کہ چیزے بروے حاکم باشد۔ زیادہ گستاخی نمود

پاک قابلیات کا زیر حکم نہین ہے اور یہ جائز نہین کہ کوئی چیز اُسپر حاکم ہو۔ زیادہ دلیری کی۔

ع بندہ باید کہ حدِّ خود داند +

غلام کو اپنی حد نگاہ رکھنا چاہیئے +

مکتوب سیزدھم در بیان بے نہایتی راہ و مطابقت

تیرھوان مکتوب راہ سلوک کی بے نہایتی کے بیان مین اور علوم

علوم حقیقت با علوم شریعت نیز بہ پیر بزرگوار خود

حقیقت کی مطابقت علوم شریعت سے یہ بھی اپنے پیر بزرگوار کو لکھتے

نوشتہ اند۔ عرضداشت کمترین بندگان احمد معروض مے گرداند

ہین کمترین بندگان احمد کی عرضی عرض کرتا ہے کہ افسوس ہزار

آہ ہزار آہ از بے نہایتی این راہ سیر باین سرعت و ارادت و عنایات باین

افسوس اس راہ کی بے نہایتی سے روانگی اس جلدی اور خواہشون کے ساتھ اور اتنی بڑی کوششیں

کثرت از ینجاست کہ مشائخ عظام فرمودہ اند سیر الی اللہ پنجاہ ہزار سالہ راہ است

(پھر ختم نہین ہوتا) یہی باعث ہے کہ بڑے بزرگون نے تو فرمایا ہے کہ سیر الی اللہ پنجاہ ہزار سال کا راستہ ہے

تَعرُجُ المَلَائِکَةُ وَالرُّوحُ اِلَیہِ فِی یَومٍ کَانَ مِقدَارُہٗ خَمسِینَ اَلفَ سَنَۃٍ

چڑھتے ہین ملائک اور روح طرف اسکی ایک دن مین کہ ہے مقدار اُس کی پچاس ہزار سال

مگر ایماے باین معنی داشتہ اند چون کار بیاس رسید و امیدہا منقطع گشت

مگر اشارہ ان معنون پلا رکھا ہے کہ جب کام نا امیدی تک پہنچ جاے اور امیدین منقطع ہو جائین

ھُوَ الَّذِی یُنَزِّلُ الغَیثَ مِن بَعدِ مَا قَنَطُوا وَیَنشُرُ رَحمَتَہٗ در کار شد چند روز ہست

وہ اللہ ہے جو اُتارتا ہے بادل کو پیچھے اس بات کے کہ لوگ نا امید ہو جائین اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے تو کام آتا ہے

کہ سیر در اشیاء واقع شدہ است و مردم مسترشد باز غلو کردہ اند فی الجملہ شروعے در

کچھ روز دن سے اشیاء مین سیر واقع ہوا ہے اور مرید لوگون نے پھر حد سے زیادہ بڑھنا شروع کیا ہے حاصل کلام کا

کار ایشان کردہ شدہ است اما ہنوز خود را قابل آن مقام نے یابد لیکن از برام

اُنکے کام مین شروع ہوا ہون لیکن ابھی اپنے آپ کو اس مقام کے لایق نہین پاتا لیکن لوگون کی شوخی

مردم بواسطہ مروت و حیا چیزے نے گوید و در مسئلہ توحید کہ سابقاً متوقف بود

کا جواب بسبب مروت اور حیا کے کچھ نہین دے سکتا اور توحید کے مسئلہ مین کہ آگے خاموش تھا

چنانکہ مکرر اً بعرض رسانیدہ بود و افعال و صفات را باصل میداد چون حقیقت

جیسا کہ کئی دفعہ عرض کر چکا ہون اور افعال و صفات کو اصل سے نسبت کرتا تھا جب اصل بات

کار معلوم گشت از توقف برآمدہ و پلہ ہمہ از دست را چرب یافت و کمال را

معلوم ہوئی توقف کو چھوڑا اور ہمہ از دست کی ترجیح معلوم ہوئی اور کمال کو اُس مین

در آن بیشتر دید از مقولہ ہمہ اوست و افعال و صفات را ہم برنگ دیگر معلوم کرد

زیادہ دیکھا مقولہ ہمہ اوست سے اور افعال اور صفات کو بھی دوسرے رنگ مین معلوم کیا

وہمہ را یک یک نمودہ بفوق گذرانیدند ریب وشبہ بالکل برطرف شد تمام کشفیات

تمام ایک ایک کرکے مجھے دکھا کر اعلی رتبہ بخشا شک وشبہ بالکل دور ہوگیا   تمام کشفیات

مطابق ظاہر شریعت برآمدند وسرموے از ظاہر شریعت مخالفت ندید وآنچہ بعض

موافق ظاہر شریعت کے معلوم ہوے اور ایک بال برابر ظاہر شریعت سے مخالفت نہ دیکھی جو کچھ بعض

صوفیہ مخالف ظاہر شریعت کشفہا را بیان مے کنند یا از سہو ست یا از سکر

صوفیون نے مخالف ظاہر شریعت اپنے کشف بیان کیے ہین یا کرتے ہین یا تو اُن کی بھول سے ہے یا

باطن از ظاہر ہیچ مخالف نیست در توسط راہ مخالفت در نظر مے آید ومحتاج توجہ

باطن کی ستی سے ظاہر سے کچھ مخالفت نہین راہ کے وسط مین مخالفت نظر آتی ہے اور دل کی جمعیت

وجمع مے شود اما منتہی حقیقی موافق ظاہر شریعت باطن را مے یابد درمیان علما و

کی محتاج ہوجاتی ہے لیکن حقیقی منتہی موافق ظاہر شریعت کے باطن کو پاتا ہے درمیان علما اور

این بزرگواران ہمین تفاوت است کہ علما استدلالاً وعلماً میدانند واشیان

ان بزرگوارون کے یہی فرق ہے کہ علما از روے دلایل اور علم کے جانتے ہین اور وہ لوگ کشف

کشفاً وذوقاً مے یابند وایُّ دَلیلٍ عَلیٰ صِحَّۃِ حالِہِم اوّل مِن ہٰذِہِ المُطابَقۃِ

اور ذوق سے معلوم کرتے ہین اور کون سی دلیل ہے اُن کے صحت حال پر زیادہ ترجیح اس مطابقت سے

یَضِیقُ صَدْرِی وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِی نقد وقت است نمیدانم چہ عرض نمایم

میرا سینہ تنگ ہوگیا اور میری زبان نہین چلتی یہ حال حاصل ہے مین نہین جانتا کیا عرض کرون

توفیق بر تسویہ بعض احوال ندارد ودر عرضداشتہا ہم گنجایش تحریر نیست شاید حکمت

بعض احوال کے سدھار کی مجھے توفیق نہین اور ان عرضیون مین بھی لکھنے کی گنجایش نہین شاید کوئی اسمین

Marfat.com

درین بوده باشد این محروم مہجور را از توجہ غریب پروری محروم ندارند و در راہ

حکمت ہوگی اس محروم مہجور کو توجہ غریب پروری سے محروم نہ رکھین اور راہ بین نہ

نگذرانند ؎ این سخن را چون تو مبدا بودہ - گر فزون گردد تو اش افزودہ

چھوڑین اس سخن کا تو ہی مبدا ہوا ہے اب اگر بڑھے تو توہی اُسکا بڑھانے والا ہے

زیادہ گستاخی ننمود ع بندہ باید کہ حدِّ خود داند ؛

زیادہ دلیری نہ کی - غلام کو چاہئے کہ اپنی حد نگاہ رکھے ؛

مکتوب چہاردھم در بیان حصول وقائع کہ در اثناء

چودھوان مکتوب حصول وقائع کے بیان مین جو راہ کے

راہ روداده بودند و بیان احوال بعضے مسترشدان نیز

درمیان مین حاصل ہوے تھے اور بیان حالات بعضے مریدون کا یہ بھی

بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند عرضداشت کمترین بندگان احمد

پیر بزرگوار کو لکھتے ہین عرضی کمترین غلامان احمد کی یہ ہے

آنکہ تجلیاتے کہ در مراتب اکوان ظاہر شدہ بودند پارۂ ازان در عرضداشت

کہ جو تجلیات مراتب اکوان مین ظاہر ہوی تھین کچھ حصہ اُن کا اگلی عرضی مین عرض کیا

سابق معروض داشتہ بود بعد از آن مرتبہ وجوب کہ جامع صفات کلیہ

تھا اُس سے پیچھے مرتبہ وجوب کا جو صفات کلیہ کا جامع ہے ظاہر

است ظاہر شد بصورت زن غیر جمیلہ مسوّد اللون متمثل گشت و پس از آن

ہوا اور بصورت سیاہ رنگ کی عورت بن کر دکھائی دیا اس سے پیچھے مرتبہ احدیت کا مرتبہ بلند

مرتبہ العدمیت بصورت مردود از بالا کہ بر دیوار باریک پہن ایستادہ بود تجلی

قد کی شکل مین جو کہ باریک چوڑی دیوار پر کھڑا تھا جلوہ نما ہوا یہ دونون صورتین حقانیت کے

گشت واین ہر دو تجلی بعنوان حقانیت ظاہر شدند بخلاف تجلیات سابق

عنوان مین ظاہر ہوئین بخلاف گذشتہ تجلیات کے جو اس عنوان مین ظاہر

کہ نہ باین عنوان بودند و در ہمین اثنا آرزوے موت پیدا شد وچنان در نظر

ہوی تھین اسی اثنا مین موت کی آرزو پیدا ہوئی اور ایسا دیکھا گیا کہ مین گویا

آمد کہ من گویا شخصے ام بر کنار دریاے محیط ایستادہ ام بارادہ آنکہ خود را در دریا

ایک شخص ہون ایک سمندر عظیم کے کنارے پر کھڑا ہون اس ارادہ پہ کہ اپنے آپ کو دریا

اندازم اما از عقب مرا بریسمانے مضبوط کردہ اند کہ نمے توانم بدریا درون

مین ڈالدون لیکن پیچھے سے مجھے رسّی سے محکم باندھا ہوا ہے کہ دریا مین نہین جا سکتا اور اُس

رفت و آن ریسمان عبارت از تعلقات بہ بدن عنصری خود میدانستم

رسّی کو مین جانتا تھا کہ میرے بدن عنصری کے ساتھ دنیا کے تعلقات ہین

و آرزو میکردم کہ این ریسمان گسستہ شود و ایضاً کیفیتے خاص رو داد کہ در آن

مین آرزو کرتا تھا کہ یہ رسّی ٹوٹ جاوے اور نیز ایک کیفیت خاص ظاہر ہوئی کہ اُس وقت مین

وقت بطریق ذوق دریافت کہ دل را ہیچ بایستے غیر از حق سبحانہ نماندہ است

ذوق کے طریق پر معلوم کیا کہ دل کو خداوند پاک کے سوا کسی چیز کی خواہش نہین رہی

بعد از آن صفات کلیہ وجوبیہ کہ باعتبار محال و مظاہر خصوصیات پیدا کردہ

اس سے پیچھے صفات کلیّہ وجوبیہ جو باعتبار محلون اور مظہرون کے خصوصیات پیدا کی ہوی تھین

بودند در نظر آمدند پس از آن خصوصیات بتمام از آنہا فرو ریختند و باقی نماندند الّا

نظر مین آئین پھر ساری خصوصیات اُن سے جدا ہوگئین اور عنوان کلیہ وجودیہ کے سوا

بعنوان الکلیۃ الوجودیۃ وصورت تجرید آنہا از خصوصیات نیز در نظر درآمد و چنین

اِن کا کچھ باقی نہ رہا اور اُن کی تجرید کی صورت خصوصیات سے بھی دیکھی گئی اور اب معلوم

معلوم گشت کہ اکنون حقیقۃ صفات را باصل دادی و پیش از تجرید از خصوصیات

ہوا کہ اب حقیقۃ صفات کو اصل سے نسبت ٹھیک ہوئی اور تجرید سے پہلے خصوصیات

باصل دادن معنی نداشت مگر آنکہ بطریق تجویز باشد کما ہو حال ارباب التجلّی

کو اصل سے نسبت کرنا بالکل بے معنی تھا مگر یہ کہ مجاز کے طور پر ہو جیسا کہ صاحبان تجلی ظاہری کا حال

الصوری وفناے حقیقی این زمان متحقق گشت بعد از تحقق این حالت

ہوتا ہے اور فناے حقیقی اُسوقت ثابت ہوئی اِس حالت کے ثابت ہونے کے بعد

صفاتے کہ در خود و غیر خود بودند بیک نہج یافت و امتیاز محال برخاست

جو صفتین کہ اپنے اور غیر اپنے مین تھین ایک طرز پر پائین اور امتیاز محال کا اُٹھ گیا۔

درین وقت از بعضے دقایق انواع شرک خلاصی میسر گشت و چنین نہ عرش ماند

اِس وقت مین بعضے باریک اقسام شرک سے خلاصی حاصل ہوئی اور اب نہ عرش رہا

نہ فرش نہ زمان نہ مکان نہ جہات نہ حدود و اگر فرضاً سالہا فکر کنم ہرگز در علم نیاید

نہ فرش نہ زمان نہ مکان نہ طرفین نہ حدین اور اگر فرضاً کئی سال فکر کرون ہرگز علم مین نہین آتا

کہ یک ذرہ از عالم مخلوق گشتہ است بعد از آن تعین خود در نظر آمد و وجہ خاص

کہ ایک ذرہ عالم مخلوق سے ہوگیا ہے اِس سے پیچھے اپنا تعین نظر پڑا اور وجہ خاص اپنا

خود شیر و تعین در رنگ جامہ بود کہنہ پارہ پارہ شدہ کہ شخصے پوشیدہ باشد و آن

تھی اور تعین جامہ کے رنگ مین تھا جو پرانا ٹکڑے ٹکڑے ہوا ہو جو کسی شخص نے پہنا ہو اور اُس

شخص را وجہ خاص دانستم اما بعنوان حقانیہ متصور نہ گشت بعد از آن بالاے

شخص کی وجہ خاص کو مین نے جان لیا لیکن حقانیت کے عنوان سے متصور نہوا اسکے بعد اُس شخص کے

آن شخص متصل پوست رقیق نظر آمد و خود را عین آن پوست یافتم و این جامہ

اوپر باریک چمڑا نظر پڑا اور اپنے آپ کو مین نے اُس چمڑے کا معلوم کیا اور اس تعین

تعین را از خود بیگانہ دیدم و نوریکہ در آن پوست بود در نظر آمد بعد از ساعتے

کے جامہ کو اپنے آپ سے بیگانہ دیکھا اور جو نور اس چمڑے مین تھا نظر پڑا ایک ساعت کے بعد

نور از نظر غائب گشت و این پوست و جامہ نیز از نظر مرتفع گشتند و ہمان

وہ نور نظر سے غائب ہوگیا اور یہ چمڑا اور جامہ بھی نظر سے اُٹھ گئے اور وہی جہالت اگلی رہ گئی

جہالت سابق ماند تعبیر اینصورت واقعہ مذکورہ آنچہ در علم آمد بعرض مے رساند کہ

تعبیر اس صورت واقعہ مذکورہ کی جو کچھ میرے علم مین آئی ہے عرض کرتا ہون

تا صحت و سقم او معلوم شود و آن آنست کہ این صورت مذکور عین ثابت است

کہ تا صحت اور غلطی اُس کی معلوم ہوجاوے اور وہ یہ ہے کہ یہ صورت مذکور عین ثابت ہے

کالبرزخ بین الوجوب والامکان کہ بر طرف او از یکدگر جدا گشتہ اند و بکمال

مثل برزخ کے درمیان وجوب اور امکان کے جو اسکے ارد گرد ایک دوسرے سے جدا ہوئے ہین

فرق متحقق شدہ اند و آن پوست کہ درمیان آن جامہ کہنہ و آن نور واقع شدہ است

اور کمال فرق کے ساتھ ثابت ہوئے ہین اور وہ چمڑا جو درمیان اُس پرانے کپڑے اور اُس نور کے واقع ہوا ہے ایک

Marfat.com

برزخیست بین الوجود والعدم وخود را کہ در آخر آن پوست یافتم اشارت ہست

ایک برزخ ہے درمیان وجود اور عدم کے اور اپنے آپ کو جو مین نے اس چھلکے کے آخر مین پایا

بہ وصول ببرزخیت وسابقاً در وقائع نیز خود را برزخ بین الوجود والعدم مے

اشارت ہے ساتھ پہونچنے کے برزخیت پر اور آگے کئی مکاشفون مین بھی اپنے آپ کو وجود اور عدم مین برزخ

یافتم اما ظاہر آن بہ نسبت آفاق بود این نظر بہ نفس ہست ویک فرق دیگر ہم

معلوم کیا لیکن ظاہر آن بہ نسبت جہان کے تھا یہ نفس کی بہ نسبت سے ہے اور ایک فرق اور بھی

در آن وقت ظاہر شدہ بود اما بوقت نوشتن فراموش گشت ہذا

اسوقت ظاہر ہوا تھا لیکن لکھنے کے وقت بھول گیا یہ کچھ ہے جو عرض کیا گیا -

آنچہ دایم حاصل ہست حیرت ونکارت ہست وگاہ گاہ ہمین طور شعبدہ پیدا

جو کچھ ہمیشہ حاصل ہے حیرت اور تنہائی ہے اور کبھی کبھی اس طرح کا شعبدہ ظاہر ہوتا ہے اور

میشود وبرطرف میگردد ومعرفت آن میماند ودر تعبیر بعضے وقائع فرو مے ماند

پھر دور ہو جاتا ہے اور اُس کی معرفت رہ جاتی ہے اور بعضے کشفون کی تعبیر مین عاجز ہو جاتا

واگر چیزے در علم مے آید بر آن اعتماد نمے کند بہمان تقریب در عرضداشتہا

ہون اگر کچھ سمجھ مین آتا بھی ہے تو اُسپر اعتبار نہین کرتا اسی تقریب سے عرضیون مین دلیری کرکے

گستاخی مینماید باشد کہ باعلام حضرت ایشان یقین بامرے پیدا شود امید

لکھدیتا ہون کہ شاید حضور کی اطلاع سے کسی امر پر یقین پیدا ہو امیدوار ہون کہ حضور

وار است بتوجہات علیہ کہ از گرفتاری تعلقات دنیہ نجات میسر بود والا کار

کی توجہات سے کمینے تعلقات کی گرفتاری سے نجات حاصل ہو ورنہ کام بہت مشکل

Marfat.com

بسیار مشکل است ــہ بے عنایاتِ حق و خاصانِ حق - گر ملک باشد سیاہ ہستش

ہے سوائے خداوند پاک اور خدا کے خاص بندون کی عنایت سے اگرچہ فرشتہ ہو

ورق - شیخ طاہا پسر شیخ عبد اللہ نیازی کہ مشاہیر مشائخ سرہند است و خدام

تو اُسکا نامۂ اعمال سیاہ ہے شیخ طاہا شیخ عبد اللہ نیازی کے بیٹے نے جو سرہند کے مشہور مشائخ مین سے ہے اور حاجی

حاجی عبد العزیز بتفصیل باشان آشنا اند قدمبوسی و نیازمندی معروض داشتہ

عبد العزیز کے خادم اُسکو اچھی طرح جانتے ہین قدمبوسی و نیازمندی عرض کی ہے اور اوس کو اس

داو را داعیہ انابت باین طریقہ علیہ شریفہ پیدا شدہ است و بصدق و نیاز

بلند و بزرگ طریقہ کی طرف رجوع کرنے کی خواہش پیدا ہوی ہے اور صدق اور عاجزی سے

ملتجی شدہ است استخارہ اش گفتہ ام کہ بکنند ظاہرا مناسبت دارد و یاران

آرزو کرتا ہے اُسکو مین نے استخارہ کرنے کو کہا ہے ظاہر مین مناسبت رکھتا ہے اور جن یارون

کہ اینجا تعلیم ذکر گرفتہ اند اکثر بطریق رابطہ مشغول اند بعضے از آنہا در واقعات

نے یہان ذکر کرنا سیکھا ہے اکثر رابطہ کے طریق پر مشغول ہین بعضے اُن کشفون مین دیکھہ کر رابطہ

دیدہ رابطہ گرفتہ ہمراہ مے آیند و بعضے پیش از آمدن از دہلی رابطہ داشتند

پکڑکر ہمراہ آتے ہین اور بعضے دہلی کے آنے سے پہلے رابطہ رکھتے تھے اور پہلے سے

و اوّلا بحضور و استغراق میروند بعضے از آنہا صفات ہم باصل میدہند

ہی حضور اور استغراق مین جاتے ہین بعضے اُن سے صفتون کو بھی اصل سے نسبت کرتے

و بعضے نہ اما ہیچکس براہ توحید و انوار و کشوف نمیرود ملا قاسم علی و ملا مودود

ہین اور بعضے نہین لیکن کوئی شخص توحید اور انوار اور کشفون کے راہ نہین جاتا ملا قاسم علی اور ملا مودود

Marfat.com

ومحمد وعبدالمومن ظاہرا بہ نقطہ فوق رسیدہ اند از مقام جذبہ اما ملّا قاسم علی رو

اور محمد اور عبدالمومن ظاہر انقطہ فوق پر پہونچے ہین مقام جذبہ سے لیکن ملا قاسم علی اُنہنے

بہ نزول وارد وآن دو معلوم نیست کہ فرود آیند و شیخ نور ہم نزدیک بنقطہ

پر رجوع رکھتا ہے اور وہ دو معلوم نہین کہ نیچے آوین اور شیخ نور بھی نقطہ کے نزدیک ہے

است اما نرسیدہ است ملا عبدالرحمن ہم نزدیک بنقطہ است اما مسافت

لیکن ابھی پہونچا نہین ملا عبدالرحمن بھی نقطہ کے نزدیک ہے لیکن تھوڑی مسافت

قلیلہ درمیان است ملا عبدالہادی حضور باستغراق در آن پیدا کردہ است

درمیان ہے ملا عبدالہادی حضور کو استغراق کے ساتھ حاصل کیا ہے

و نیز میگوید کہ مطلق منزہ را جلشانہ در اشیا بصفت تنزیہ مے بینم و افعال را

اور یہ بھی کہتا ہے کہ پاک مطلق جلشانہ کو اشیا مین تنزیہ کی صفت سے دیکھتا ہون اور فعلون کو

ہم از و تعالی میدانم دولت ایشان است کہ بطالبان و مستعدان فائض میشود

بھی پروردگار سے جانتا ہون سب حضور کی دولت ہے جو طالبون اور لائقون پر بٹتی جارہی ہے

و این کمینہ را در افاضہ آن ہیچ نصیبے نیست من ہمان احمد پارینہ کہ ہستم ہستم

اور اس کمینہ کو اُس فیض بخشی مین کچھ حصہ نہین ہین وہی پرانا احمد جو ہون وہی اب بھی ہون

روزے فرمودہ بودند درمیان واقع از وقائع کہ اگر نہ معنی محبوبیت در وے بود توقف

ایک روز کشف کے درمیان حضور نے فرمایا تھا کہ اگر محبوبیت اس مین نہ ہوتی تو بہت دیر مقصد پہ

بسیار در وصول بہ مقصد واقع میشد و محبوبیت او را انسبت بعنایت خود ہم

پہونچنے مین اس سے واقع ہوتی اور اُسکی محبوبیت کو اپنی عنایت کی طرف نسبت کرکے حضور نے

بیان فرمودہ بودند از آن سخن امیدواری تمام است و این جرأت و گستاخی از انست

بیان فرمایا تھا اُس سخن سے پوری امیدواری ہے اور یہ دلیری اور گستاخی اُسی سبب سے ہے۔

مکتوب پانزدہم در بیان احوالے کہ مناسب مقامات ہبوط

پندرھواں مکتوب اُن حالات کے بیان مین جو مناسب مقامات ہبوط اور

نزول است با بعضے اسرار مکنونہ نیز بہ پیر بزرگوار خود

نزول کے ہین ساتھ بعضے پوشیدہ بھیدون کے یہ بھی اپنے پیر بزرگوار کو

نوشتہ اند۔ عرضداشت حاضر و غائب واجد و ناقد مقبل و معرض

سے لکھتے ہین عرضی حاضر اور غائب ملنے والے اور غائب ہونے والے پیش

آنکہ مدتہا او را میجست خود را مییافت بعد از ان کار او بآنجا انجامید کہ

آنیوالے کے عرض یہ ہے کہ مدتون سے اُسکو ڈھونڈھتا تھا اور اپنے آپکو پاتا تھا اس سے پیچھے اُسکا کام

او خود را میجست و او را مییافت اکنون او را گم کرد اما خود را مے یابد

یہانتک پہنچا کر وہ اپنے آپکو ڈھونڈھتا تھا اور اُسکو پاتا تھا اب اسکو گم کیا لیکن اپنے آپ کو پاتا ہے

با وجود گم کردن جویائے او نیست و با تحقق فقدان خواہان او نہ از زوی

باوجود گم کرنے کے اُسکا ڈھونڈھنے والا نہین اور باوجود ثابت ہونے گمشدگی کے چاہنے والا نہین

علم حاضر و واجد و مقبل است و از روے ذوق غائب و فاقد و معرض

علم کے رو سے حاضر اور پانے والا اور پیش آنیوالا ہے اور ذوق کے رو سے غائب اور گم اور پیش کیا

ظاہرش بقاء است و باطنش فنا در عین بقا فانی است و در عین فنا باقی

گیا ظاہر اُسکا بقا ہے اور باطن اُسکا فنا عین بقا مین فانی ہے اور عین فنا مین باقی۔

لیکن فنا علمی است وبقا ذوقی کار و بارش بہبوط ونزول قرار یافتہ واز صعود

لیکن فنا علمی ہے اور بقا ذوقی کار و بار اُسکا ساتھ اُترنے اور نزول کے قرار پایا اور بلندی اور چڑھنے سے

وعروج باز ماندہ وہمچنانکہ اور از قلب بہ مقلب قلب بردہ بودند اکنون

باز رہا اور جیسا کہ اُس کو دل سے بطرف پھیرنے والے دل کے لے گئے تھے اب پھر

باز از مقلب قلب در مقام قلب فرود آوردند باوجود تخلص روح از نفس

دل کے پھیرنے والے سے مقام قلب میں اُتار لائے ہیں باوجود خلاص پانے روح کے نفس سے

وخروج نفس بعد از اطمینان از غلبات انوار روح اور اجامع ہردو جہت روح

اور نکلنے نفس کے پیچھے اطمینان کے انوار روح کے غلبوں سے اُسکو جمع کرنے والا دونوں طرفین

ونفس ساختہ اند وبہ برزخیت این جہتین اور امشرف گردانیدہ اند استفادہ

روح اور نفس کی کیا ہے اور نقدیر والوں نے اُسکو ان دو طرفوں کی برزخیت پر مشرف کیا ہے فایدہ لینے کو

رافوق وافادہ بہ تحت اور امعا بو اسطہ حصول برزخیت عطا فرمودہ اندور

اوپر اور فایدہ پہنچانے کو نیچے اُسکو یکدم حصول برزخیت کے وسیلہ سے عطا فرمایا ہے عین فایدہ لینے

عین استفادہ مفید است و در عین افادہ مستفید بیت گر بگویم وصف

میں یعنے شاگردی میں استاد ہے اور عین استادی میں شاگرد اگر میں اسکی صفت

این ہجیہ شود ـ ور نویسم بس قلمہا بشکند ـ معروض میگرداند کہ دست چپ

کہوں تو ہشیار ہو جاے ـ اور اگر لکہوں تو بہت قلمیں توڑنی پڑیں عرض کرتا ہے کہ بایاں ہاتھ مراد مقام

عبارت از مقام قلب است کہ پیش از عروج بمقلب قلب حاصل است

قلب سے ہے جو آگے عروج مقلب قلب سے حاصل ہے

بعد از ہبوط از فوق کہ بمقام قلب فرود مے آیند کہ برزخ چپ و راست کما ھو الظاہر

فوق سے نزول کے پیچھے کہ مقام قلب پر اُتر آتے ہیں جو چپ و راست کی برزخ ہے جیسا کہ وہ صاحبان

علی آرایہ مجذوبان سلوک ناکردہ از ارباب قلوب‌اند رسیدن بمقلب القلوب

اس فن پر ظاہر ہے مجذوب لوگ جنہوں نے سلوک نہ حاصل کیا ہو ارباب قلوب سے ہیں مقلب القلوب کے

وابستہ بسلوک است و تعلق مقام بہ شخصے کنایت از حصول شان خاص است

پاس پہنچنا سلوک سے متعلق ہے اور تعلق مقام کا ساتھ ایک شخص کے مراد حصول شان خاص سے ہے

اورا درین مقام امتیاز علیحدہ است اورا از ارباب این مقام از جملہ آن امتیاز

اُسکو اس مقام میں امتیاز علیحدہ ہے اُسکو صاحبان اس مقام سے اس امتیاز کے جملہ سے پیشدستی

آن سبقت انجذاب است در ما نحن فیہ و بقا خاص است کہ منشاء علوم و معارف

جذبہ کی ہے اس بارہ میں جس کی بات ہم کر رہے ہیں اور بقا خاص ہے جو علموں اور اس مقام

مناسبہ آن مقام شدہ تحقیق علوم و مقام قلب و حقیقت جذبہ و سلوک و فنا و

کے مناسب معرفتوں کا منشا ہوا ہے تحقیق مقام قلب کے علموں کی اور حقیقت جذبہ اور سلوک اور فنا اور

بقا و امثال آنہا در رسالہ موعودہ بہ تفصیل تحریر یافتہ است میر سید شاہ حسین اضطراب

بقا اور مثل اُن کی رسالہ موعودہ میں تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہے - میر سید شاہ حسین بیقراری

راہی شدند فرصت بیاض آن نشد متعاقب انشاء اللہ تعالی شرف از مطالعہ

میں یہاں سے روانہ ہوئے ہیں اُسکے نقل کرنے کی فرصت نہیں ملی اللہ تعالی نے چاہا تو پیچھے سے مطالعہ کا

خواہد یافت عزیزے متوقف از فوق فرود آمدہ است در مقام جذبہ امار و لیکن

شرف حاصل کریگا عزیز ٹھہرا ہوا فوق سے نیچے اُترا ہے مقام جذبہ میں لیکن مت اُسکا جہان

بعالم ثبیت توجه بفوق دارد چون عروج فوقانی بقسرت بود بالطبع مناسبت
کی طرف نہین فوق پر توجہ رکھتا ہے جب بلندی کا چڑھاؤ مجبوری تھا بالطبع مناسب جذبہ
بجذبہ داشت در وقت نزول از فوق مراد خود چیزے کمتر آوردہ است
کے ساتھ رکھتا تھا بلندی سے اُترنے کے وقت اپنی مراد کی چیز بہت تھوڑی لایا ہے
و مایۂ نسبتی کہ از توجہ قاصر بود و عروج اثر آن توجہ بود و ہنوز باقی است در نسبت
اور نسبتی متاع جو توجہ سے قصور دار تھی اور عروج اثر اُس توجہ کا تھا ابھی تک باقی ہے جذبہ کی نسبت
جذبہ کالروح فی الجسد است و کالنور فی الظلمۃ لیکن این جذبہ حال غیر جذبہ
مانند روح کی بدن مین اور مانند نور کی اندھیرے مین مین ہے لیکن یہ جذبہ حال کا خواجگان
خواجہاست قدس اللہ تعالی اسرارہم جذبہ ایست کہ حضرت خواجہ احرار را از آبائے
نقشبندیہ کے جذبہ کے سوا ہے خدا اُن کے بھید ونکو مقدس کرے ایک جذبہ وہ ہے جو حضرت خواجہ احرار
کرام خود رسیدہ است و شان خاص ایشانرا درین مقام بودہ است در واقعہ
کو اپنے بزرگون سے پہنچا ہے اور ایک خاص شان انکو اس مقام مین ہو گذرا ہے بعضے طالبون
بعضے طالبان کہ نمودہ بودند کہ خواجہ را چنانچہ بودہ اند آنعزیز متوقف خوردہ
کو جو کشف مین معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب کا جذبہ جیسا کہ تھا اس ٹھیرے ہوئے عزیز کی اس ہے
است ظہور اثر آن درین مقام است این جذبہ مناسبت بمقام افادہ ندارد
مناسبت سے اُسکے ظہور کا اثر اس مقام مین ہے یہ جذبہ افادہ کے مقام کے ساتھ مناسبت نہین رکھتا
و ہمیشہ درین مقام رو بفوق است و شکر دائمی لازم آنست بعضے از مقامات
اور ہمیشہ اس مقام مین بلندی کی طرف متوجہ ہے اور ہمیشہ اُسکا شکر لازم ہے مقامات جذبہ سے بعض

Marfat.com

جذبہ منافی سلوک است بعد از دخول در آن و بعضے دیگر منافی سلوک نیست

قسم منافی سلوک کے ہین پیچھے داخل ہونے کے اُس مین اور بعض قسم مخالف سلوک کے نہین بلکہ

بعد از دخول از براے سلوک متوجہ میشوند این جذبہ منافی سلوک ہست بعد از

داخل ہونے کے بعد سلوک کے واسطے متوجہ ہوتے ہین یہ جذبہ مخالف سلوک کے ہے پیچھے

دخول در آنوقت تحریر عریضہ متوجہ آنمقام شدہ بود بعضے دقایق آن ظاہر

داخل ہونے سے اُس مین ۔ اس عرضی کے لکھنے کے وقت خاکسار متوجہ اُسمقام کا ہوا تھا بعض باریکیان

گشت تا باعث نباشد توجہ میسر نمیشود واللہ سبحانہ اعلم بحقیقۃ الحال چند ماہ

اُسکی ظاہر ہوئین مگر جبتک کوئی سبب نہو توجہ حاصل نہین ہوتی اور خداوند پاک حقیقت حال کو اچھا جانتا ہے چند ماہ

است کہ آنعزیز فرود آمدہ ہست اما تمام داخل مقام جذبہ مذکور نشدہ مانع عدم

گذرے ہین کہ وہ عزیز نیچے اُترا ہے لیکن تمام داخل مقام جذبہ مذکور مین نہین ہوا اس مقام کے

علم است بشان آن مقام با توجہات پراگندہ امید ہست کہ در وقت مطالعہ

شان کا علم نہونا علاوہ پریشان توجہات کے اُسکا مانع ہورہا ہے ۔ امید ہے کہ خاکسار کے ان چند

این کلمات نامربوط دخول تمام در آن مقام میسر شود بعد از آن حضرت خواجہ را

کلمات ناموزون کے مطالعہ کے وقت پورا دخول اُس مقام مین حاصل ہوگا اُس سے پیچھے حضرت

بتمام فرو خواہد برد ٭

خواجہ کے جذبہ کو پورے طور پر حاصل کرے گا ٭

مکتوب شانزدہم در بیان احوال عروج و نزول وغیر آن نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند

سولہوان مکتوب بلندی اور اُترنے کے احوال وغیرہ کے بیان مین یہ بھی اپنے پیر بزرگوار کو لکھتے ہین ۔

Marfat.com

عرضداشت احقر الطلبا آنکه نوازشنامه مولانا علاؤالدین رسانید در کشف

عرضی خاکسار کی یہ ہے کہ نوازشنامہ حضور کا مولوی علاؤالدین صاحب نے پہنچایا کشف مین

ہر یک از مقدمات مذکوره بمقتضاے وقت مسوده کرده شد بعضے متممات و

ہر ایک مقدمات مذکورہ سے حسب ضرورت لکھ دیئے گئے بعضے باقیماندہ مضامین اور

مکملات آنمقام مسطور نیز مخطور شده بود فرصت تحریر آنہا نشد که حامل عرضداشت

تکمیل کرنیوالے اس مقام مذکور کے بھی دل مین کھٹک رہے تھے اُن کے لکھنے کی فرصت نہوی

راہی شد انشاء اللہ تعالی متعاقب بخدمت خواہد فرستاد۔ الحال رسالہ دیگر

کیونکہ عرضی کا لانیوالا اُسیوقت چل کھڑا ہوا اللہ تعالی نے چاہا تو پیچھے سے خدمتمین بھیجدونگا اب ایک دوسرا رسالہ

که بیاض رسیده بود فرستاد و آن رسالہ بالتماس بعضے یاران میسر شده۔ التماس

جو لکھا جاچکا تھا خدمت مین بھیجا ہے اور وہ رسالہ بعض دوستون کی خواہش سے تیار ہوا ہے اُنہوں نے

نموده که نصائح بنویسند که در طریقه نافع باشد۔ و بمقتضاے آن زندگانی کرده

آرزو کی تہی کہ ایسی نصیحتین لکھو جو طریقت (سلوک) مین نافع ہون اور اُن کے موافق زندگانی بسر کیجاوے

شود۔ الحق رسالہ غیر مکرر کثیر البرکت است۔ بعد از تحریر آن چنان معلوم شد که

سچ تو یہ ہے کہ رسالہ بلا تکلف بڑی برکت والا ہے اسکے لکھنے کے بعد (کشف مین) ایسا معلوم ہوا

حضرت رسالت خاتمیت علیہ الصلوۃ والسلام والتحیۃ با جمعے کثیر از مشائخ امت خود

کہ حضرت خاتم الانبیاء اپر خدا کی رحمتین اور سلام نازل ہون ہمراہ بڑے گروہ مشائخ امت اپنے کے

حاضر اند۔ و ہمین رسالہ را در دست مبارک خود دارند و از کمال کرم خویش آنرا بوسہ میکنند و بمشائخ

موجود ہین اور یہی رسالہ اپنے ہاتھ مبارک مین پکڑا ہوا ہے اور کمال مہربانی اپنی سے اسکو چوم رہے ہین اور مشائخ کو

مے نمایند کہ این نوع معتقدات حاصل مے باید کرد جماعہ کہ باین علوم مستعد گشتہ بودند

دکھلاتے ہین کہ اس قسم کے عقاید حاصل کرنے چاہئے اور جو گروہ کہ ان علوم سے فیضیاب ہوی ہین

نورانی و ممتاز و عزیز الوجود روبروے آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ ایستادہ

نورانی اور ممتاز اور عزیز الوجود (برگزیدہ) ہین روبرو رسول اکرم پیغمبر خدا کی رحمت اور سلام اور تحفے نازل ہون

بودند القصہ بطولہا درہمان مجلس باشاعت این واقعہ حقیر را امر فرمودند ع باکریمان

سب کھڑے ہوے تھے بات بہت لمبی ہے اُسی مجلس ہین اس کشف کے مشہور کرنیکا حکم اس خاکسار کو (حضرت نے) فرمایا

کارہا دشوار نیست - و از آن روز کہ از ملازمت برآمدہ است بواسطہ میل بفوق

بزرگون کے آگے کوی کام مشکل نہین - اس روز سے کہ خدمت سے رخصت ہوا ہون بباعث رجوع فوق کے ارشاد

بمقام ارشاد چندانی مناسبت ندارد و چندگاہ خود ہمت آن بود کہ در گوشہ خزیدہ

کے مقام مین کچھ مناسبت نہین رکھتا کچھ مدت تو یہ ارادہ تھا کہ کسی کونے مین بیٹھ جاؤن

شود مردم در صحبت ہمچو ببر و شیر نظر مے در آمدند عزم عزلت مصمم شدہ بود اما

اور آدمی صحبت مانند بگھیلے اور شیر کی نظر آتے تھے گوشہ نشینی کا ارادہ پختہ ہوگیا تھا لیکن استخارہ

استخارہ موافق نمے افتاد عروج در مدارج قرب بغایۃ الغایت - ہرچند غایت ندارد

موافق نہ پڑتا تھا قرب کی بلندیون مین چڑھاؤ نہایت سے نہایت تک ہرچند نہایت نہین

میسر شد و میشود مے برند و مے آرند کل یوم ہو فی شان بر مقامات جمیع مشائخ

رکھتا حاصل ہوا اور ہو رہا ہے لیجاتے ہین اور پھر لاتے ہین (ہر روز وہ ایک عالم تین ہی) تمام مشائخ کے مقامات

الا ماشاء اللہ تعالیٰ گذرانیدند گلے بردند زیر بلندیٔ پست - بدان درگاہ والا دست برد

پر (مگر جو اللہ نے چاہا) گذار لیگئے ہین - اس پست چوکھٹ سے پھول لے گئے - اس بلند درگاہ مین ہاتھون ہاتھ

Marfat.com

درین میان اگر توسط روحانیات مشائخ راتعداد نمائیم بطول انجامد بالجملہ از جمیع مقامات

اس درمیان مین اگر مشائخ کے روحانیات کا توسط بیان کردن تو لمبای ہو جاتی ہے حاصل کلام کا تمام مقامات

اصل در رنگ مقامات ظل گذرانیدند از عنایات چہ نویسد قُبل من قبل بلا علة

اصل سے مقامات ظلی کے رنگ مین گذار دیگئے خداوند کی عنایت کا کیا بیان کردن قبول کیا گیا جو قبول کیا گیا بلا سبب

چندان وجوہ ولایت وکمالات آنزا وانمودند کہ چہ در تحریر آرد در شہر ذی الحجہ در مدارج

اسقدر ولایت اور کمالات کے وجوہ (اہل تقدیر نے) دکھلائے کہ کیا لکھون ذوالحجہ کے مہینہ مین نزدل کے

نزول تا مقام قلب فرود آوردند وانمقام مقام تکمیل وارشاد است اما ہنوز چیز ہا را

مدارج مین مقام قلب تک نیچے لائے ہین اور یہ مقام مقام تکمیل اور ارشاد کا ہے لیکن ابھی کچھ چیزین

متمم ومکمل از برائے انمقام درکار است تا کے میسر شود امر آسان نیست با وجود مرادیت

تمام اور مکمل کرنیوالی اس مقام کے واسطے درکار ہین۔ دیکھئے کب حاصل ہون کام آسان نہین با وجود مُراد

چند قطع منازل کردہ میشود کہ مریدان را در عمر نوح ہم معلوم نیست کہ میسر شود بلکہ این وجوہ

ہونے کے اسقدر منزلین طے کیجاتی ہین کہ مریدون کو نوح کی عمر مین بھی معلوم نہین کہ آسان ہوسکین بلکہ یہ وجوہات

مخصوص بمرادان است مریدان اینجا قدمگاہ ندارند نہایت عروج افراد تا بدایت

محبوبون سے مخصوص ہین مرید تو یہان قدم بھی نہین رکھ سکتے نہایت چڑھاو لوگون کا اصل مقام کے ابتدا تک

مقام اصل است بقیۂ افراد ہم گذر ندارند ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۤءُ

ہوتا ہے اکثر لوگ یہان گذر بھی نہین سکتے یہ اللہ کا فضل ہے دیتا ہے جسکو چاہتا ہے اور

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ وجہ توقف در مراتب تکمیل وارشاد این است وعدم نوبت

اللہ صاحب بڑے فضل کا ہے۔ مراتب تکمیل اور ارشاد مین توقف کی یہ وجہ ہے اور نوبت کا نہونا

بواسطہ ظہور نور ظلمت غیب است چیز دیگر نیست مردم در تخیلات خود چیزہاے

بسبب ظاہر ہونے نور ظلمت غیب کے کوئی دوسری چیز نہین ہے لوگ اپنے خیالات مین کئی باتین بکاتے

پزند اعتبار نباید کرد ہ در نیابد حال پختہ ہیچ خام - پس سخن کوتاہ باید والسلام

ہین اعتبار نکرنا چاہیئے - پختہ لوگون کا حال ناقص لوگ معلوم نہین کر سکتے - پس سخن مختصر چاہیئے اور سلام

در اندیشہ این قسم ظنیات احتمال ضرر غالب است آن جماعہ را فرمایند کہ از احوال

اس قسم کے ظنیات کے اندیشہ مین احتمال ضرر کا غالب ہے اُن لوگون کو فرمادین کہ اس خاکسار کے احوال

این خستہ بال نظر خیالی خود بپوشند مجال نظر را محال دیگر بسیار است ہ من گم

سے اپنی خیالی نظر ڈہانپ لیوین نظر خرچ کرنیکو اور جگہین بہتیری ہین مین گم ہوا

شدہ ام مرا مجوئید - با گم شدگان سخن مگوئید - از غیرت خداوندی جل سلطانہ باید

ہون مجھے مت ڈھونڈو - گم شدہ لوگون سے باتین مت کرو - خداوند غالب کی غیرت سے ڈرنا چاہیئے جس

اندیشید امرے را کہ حق سبحانہ و تعالیٰ بکمال میخواہد در تنقیص او سخن گفتن بسیار نامناسب

کام کو خداوند پاک اور بلند کمال پر پہونچانا چاہتا ہے اُسکے ناقص بنانے مین باتین کرنا بہت ہی نامناسب ہے

است فی الحقیقت معارضہ است با وتعالی و نزول در مقام قلب بحقیقت مقام فوق

اصل مین خداوند تعالےٰ کے ساتھ مقابلہ ہے اور نزول مقام قلب مین درحقیقت مقام فوق کا

است کہ مقام ارشاد است و فوق درین موطن عبارت از جدا شدن نفس است

ہے جو مقام ارشاد کا ہے اور فوق اس موقع مین مراد جدا ہونے نفس سے ہے روح سے

از روح و روح از نفس بعد از آن کہ نفس داخل بود در نور روح و آن جمع بود از جمع و

اور جدا ہونا روح کا ہے نفس سے پیچھے اس سے کہ نفس داخل ہو نور روح مین اور وہ جمع اور فوق کا اکٹھا

وفوق پیش ازین ہرچہ مفہوم میشود از سکر است حق را از خلق جدا دیدن کہ مقام فوق

ہونا ہوتا ہے آگے اس سے جو کچھ سمجھا جاتا ہے مستی سے ہے خداوند کو خلق سے جدا دیکھنا جو مقام فوق

مے انگارند حقیقت ندارد ہمین روح را حق میدانند وجدا دیدن حق میدانند تعالٰی

گمان کرتے ہین کچھ حقیقت نہین رکھتا یہی روح ہے جسکو حق جانتے ہین اور جدا دیکھنا اُسکا نفس سے جدا دیکھنا حق کا

وَتَقَدَّسَ عَنِ الْخَلْقِ وَهٰكَذَا الْقِيَاسُ فِي اَكْثَرِ عُلُوْمِ اَرْبَابِ السُّكْرِ لِاَنَّ حَقِيْقَةَ

جانتے ہین بلند اور پاک ہے وہ خداوند خلق سے اور ایسا ہی قیاس ہے اکثر علوم صاحبان سُکر مین کیونکہ اصل بات وہان

الْاَمْرِ ثَمَّهٗ مَفْقُوْدَةٌ وَالْاَمْرُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ در رسالہ دیگر بتفصیل علوم

نایاب ہوتی ہے اور کام ہمارے خداوند پاک کے قبضہ مین ہین دوسرے رسالہ مین تفصیل کے ساتھ علوم

وارباب جذبہ وسلوک وحقیقت این ہر دو مقام تحریر یافتہ است بنظر شریف

اور صاحبان جذبہ وسلوک کے حالات اور حقیقت ان دونو مقامون کی لکھی گئی ہے حضور کے

خواہد گذشت ❊

مطالعہ شریف سے گذریگی ❊

مکتوب ہفدہم در بیان بعضے از احوال کہ تعلق بعروج ونزول

سترہوان مکتوب بعضے اُن احوال کے بیان مین جو عروج اور نزول سے تعلق رکھتے ہین

دارند وغیر آن نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔ عرضداشت

وغیرہ یہ بھی اپنے پیر بزرگوار کو لکھا ہے عرضی

احقر الخدمہ آنکہ عزیزیکہ چندگاہ متوقف بودند۔ روز تحریر چنان ظاہر شد کہ از آن مقام

کمترین خادمان کی یہ ہے کہ جو عزیز کچھ مدت سے ٹھہرے ہوے تھے اس تحریر کے روز ایسا ظاہر ہوا کہ اُس مقام

نحوے از عروج نمودہ بپایان فرود آمدہ اند لیکن تمام نزول نکردہ اند و بقایا یکدر

سے کسقدر عروج کرکے نیچے اترا ہے لیکن پورا نزول نہین کیا اور جو باقی مدارج

زیر آن مقام بود نیز عروج نمودہ از راہ ہمان مقام فوق رو بہ نزول آوردہ است

اس مقام کے نیچے تھے وہ بھی چڑھکر اسی مقام فوق سے اترنے پر رجوع لایا ہے

بعد ازین ہرچہ کیفیت رو خواہد داد و در معرض ظہور خواہد آمد معروض خواہد داشت

اس سے بعد جو کچھ کیفیت ظاہر ہوگی اور جلوہ دکھاوے گی عرض کرتا رہون گا

اگر صاحب معاملہ نیز بعد انکشاف حال خود چیزے نویسد بصواب نزدیکتر است

اگر صاحب معاملہ بھی حال واضح ہونے کے بعد کچھ تحریر کرے تو نہایت بہتر ہوگا

چون حدوث این قضیہ نزول پُر زود بود و حقیر را بواسطہ تناول جُلاب ضعفے

جب کہ اس نزول کا وقوع نہایت جلدی ہوا ہے اور خاکسار کو بسبب لینے مسہل کے ضعف غالب

طاری شدہ بود بانجام کار این نزول نپرداخت انشاء اللہ تعالی ظاہر خواہد شد +

ہو رہا تھا اس لیئے اس نزول کے انجام پر مشغول ہوا اللہ نے چاہا تو ظاہر ہو جاوے گا +

مکتوب ہژدہم در بیان تمکین است کہ بعد از تلوین حاصل

اٹھارہوان مکتوب اس تسلی کے بیان مین ہے جو پریشانی کے بعد حاصل ہوتی ہے

مے شود و بیان مراتب سہ گانہ ولایت و در بیان آنکہ وجود

اور بیان تین مدارج ولایت کا اور اس بیان مین کہ وجود

واجب تعالی زاید است بر ذات او تعالی و غیر آن نیز بہ بیر

باری تعالی کا زائد ہے ذات باری تعالی پر اور غیر اسکے کئی حالات ہین

بزرگوار خود نوشتہ اند - عرضداشت کمترین بندگان پرتقصیر احمد بن عبدالاحد

یہ بھی اپنے پیر بزرگوار کو لکھتے ہین عرضی کمترین غلامان پر تقصیر احمد بن عبدالاحد

آنکہ تا زمانیکہ از قسم احوال و موارد روے مے داد بعرض آن گستاخی مے نمود و جرأت

کی یہ ہے کہ جب تک قسم احوال اور واقعات سے ظاہر ہوتے تھے ان کے عرض کرنے مین دلیری کرتا

میکرد چون حق سبحانہ و تعالی ببرکت توجہات علیہ از رقیت احوال محرر ساخت

کرتا تھا اور جرأت دکھلاتا تھا جب خداوند پاک اور بلند نے ساتھ برکت توجہات عالی کے احوال کی غلامی سے

و از تلوین بتمکین مشرف فرمودہ حاصل کار جز حیرت و پریشانی بدست نیامد و از

آزاد کیا اور پریشانی سے تسلی پر مشرف فرمایا حاصل کار سوائے حیرت اور پریشانی کے کچھ ہاتھ مین نہ آیا اور

وصل جز ہجر و از قرب جز بعد حاصل نشد و از معرفت جز نکرہ و از علم جز جہل

وصل سے سوائے ہجر کے اور قرب سے سوائے دوری کے حاصل نہوا اور معرفت سوائے نکرہ کے اور علم سے

نیفزود و لاجرم در عرائض اشتہارے توقف واقع شد و مجرد عرض اخبار روزمرہ جرأت

سوائے نادانی کچھ زیادہ نہوا اسیواسطے عرضیدن مین دیر واقع ہوی اور صرف روزمرہ کی خبرین لکھنے پر دلیری

نمود - معذالک دل را برودتے نہجے مستولی شدہ است کہ بہیچ امر سرگرمی ندارد

نہ کی - باوجود اسکے دل پر کچھ اس قسم کی سردی غالب ہوی ہے کہ کسی کام کے ساتھ سرگرمی نہین

و در رنگ بیکاران بکارے نمے تواند پرداخت ع من ہیچم و کم ز ہیچ

رکھتا اور بیکارون کے رنگ مین کسی کام پر مشغول نہین ہوتا ہین نا چیز ہون اور نا چیز سے

بسیارے - و ز ہیچ و کم از ہیچ نیاید کارے - بر سر اصل سخن آیم - عجب آنست کہ

بھی بہت کم درجہ ہون اور ہیچ اور ہیچ سے کم سے کوئی کام نہین ہو سکتا - اب اصل مطلب پر آتا ہون عجب یہ ہے کہ

Marfat.com

حالا بہ حق الیقین مشرف ساختہ اند کہ درآن موطأ علم و عین حجاب یکدیگر نیستند

اب حق الیقین پر پہنچا ہون کہ اس موقعہ مین علم الیقین اور عین الیقین ایکدوسرے کے حجاب نہین

و فنا و بقا در انجا جمع اند - در عین حیرت و بے نشانی بہ علم شعور است - و نفس

اور فنا اور بقا وہان جمع ہین - عین حیرت اور بے نشانی مین علم کے ساتھ شعور ہے - اور نفس

غیبت حضور است باوجود علم و معرفت جز از دیار جہل و نکرت نیست مصرعہ

غیبت کا حضور ہے باوجود علم اور معرفت کے سوائے ملک نادانی اور جہل کے کچھ نہین -

عجب اینست کہ من واصل و سرگردانم - اللہ تعالیٰ بہ محض عنایت بے غایت خویش

عجب یہ ہے کہ مین واصل اور سرگردان ہون - اللہ تعالے نے محض مہربانی بے نہایت اپنی سے

در مدارج کمالات ترقیات ارزانی داشتہ است - فوق مقام ولایت مقام

کمالات کے درجون مین ترقیات نصیب فرمائی ہین - ولایت کے مقام سے اوپر شہادت

شہادت است و نسبت ولایت بشہادت نسبت تجلی صوری بہ تجلی ذات است

کا مقام ہے اور نسبت ولایت کی شہادت کے ساتھ نسبت تجلی ظاہری کی تجلی ذات کے ساتھ ہے

بل بعد بینہما اکثر من بعد ہٰذین التجلیین کذا مر و فوق مقام شہادت مقام صدیقیت

بلکہ ان دونون مین ان دونون تجلیون کی دوری سے زیادہ دوری ہے جیسا گذرا اور مقام شہادت کے اوپر مقام

و تفاوتے کہ میان این دو مقام است - اجل من ان یعبر عنہ بعبارۃ و اعظم من

صدیقیت کا ہے اور جو تفاوت کہ درمیان ان دو مقام کے ہے - اس سے بڑا ہے کہ کسی عبارت مین بیان ہو اور اس سے

ان یشار الیہ باشارۃ و فوق آن مقامے نیست - الا النبوۃ علی اہلہا الصلوٰۃ و التسلیمات

اعظم ہے کہ کسی اشارہ سے اسکو مشار الیہ کیا جاوے اور اسکے اوپر کوئی مقام نہین سوائے نبوت کے اسکے صاحب پر خدا کی رحمتین اور سلام ہون

رموطن

ونشاید کہ میان صدیقیت ونبوت مقامے بوده باشد بلکہ محال است واین حکم

اور لایق بھی نہین کہ صدیقیت اور نبوت مین کوئی مقام ہو بلکہ محال ہے اور یہ حکم

بہ محالیت او بہ کشف الصریح صحیح معلوم گشتہ وآنچہ بعضے از اہل اللہ واسطہ میان

محالیت کا کھلے کشف اور صحیح سے معلوم ہوا ہے اور جو کہ بعضے اولیا اللہ ایک وسیلہ درمیان

این دو مقام ثابت کرده اند وبہ قرب نامیده اند بآن نیز شرف ساختند وبر

اِن دو مقام کے ثابت کرتے ہین اور اُسکا نام قرب رکھتے ہین وہ بھی مجھ پر ظاہر ہوا اور (اہل تقدیر نے)

حقیقت آنمقام اطلاع دادند۔ بعد از توجہ بسیار وتضرع بیشمار اولاً ہمان طور کہ بعضے

اُس کی حقیقت پر اطلاع دی ہے۔ بہت توجہ اور بیشمار عاجزی کے بعد پہلے تو اُسی طور پر جیسا کہ بعض

اکابر فرموده اند ظاہر شد آخر الامر حقیقت را معلوم فرمودند۔ آرے حصول آن مقام

بزرگون نے فرمایا ہے ظاہر ہوا آخر الامر حقیقت کو مجھ پر ظاہر کیا۔ ہان حصول اُس مقام کا

بعد حصول مقام صدیقیت است۔ در وقت عروج اما واسطہ بودن محل تامل است

پیچھے حصول مقام صدیقیت کے ہے۔ عروج کے وقت مین لیکن وسیلہ ہونا محل تامل ہے

بعد از ملازمت صوری انشاء اللہ تعالیٰ حقیقت را بہ تفصیل عرض خواہد کرد۔ آن

خدمت شریف مین حاضر ہونے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ حقیقت کو تفصیل سے عرض کرون گا۔ وہ

مقام بسے عالی است ومنازل عروج فوق آنمقام معلوم نیست وزائدیت وجود

مقام بہت بلند ہے اور اس مقام کے اوپر چڑھنے کی منزلین معلوم نہین اور زائدیت وجود کی

بر ذات جل وعلا درین مقام ظاہر مے شود چنانکہ مقرر علماء اہل حق است شکر اللہ

اوپر ذات باری تعالیٰ کے اس مقام مین ظاہر ہوتی ہے جیسا کہ علما اہل حق کا مقرر شدہ عقیدہ ہے خدا

سعیہم - واینجا وجود ہم در راہ میماند وفوق آن عروج واقعہ مے شود - ابو المکارم

انکی کوشش کو مشکور کرے اور اس جگہ وجود بھی راہ مین رہجاتا ہے اور اوپر اُسکے عروج واقع ہوتا ہے۔ ابو المکارم

رکن الدین شیخ علاؤ الدولہ در بعضی تصانیف خود میفرمایند وفوق عالم الوجود ملک

رکن الدین شیخ علاؤ الدولہ اپنی بعض تصنیفات مین فرماتے ہین کہ عالم وجود کے اوپر عالم

الودود ومقام صدیقیت از مقام بقاست کہ رو بعالم دارد پایان تر از آن مقام

ملک الودود کا ہے اور مقام صدیقیت مقام بقا سے ہے کہ جہان کی طرف اُسکا رجوع ہے نیچے اُس مقام

نبوت است کہ فی الحقیقت بالاتر است وکمال صحو وبقاست مقام قربت لیاقت

سے مقام نبوت کا ہے جو اصل مین اس سے بہت بلند ہے اور کمال ہوشیاری و بقا ہے مقام قربت لیاقت

برزخیت این دو مقام ندارد کہ رویش بہ تنزیہ صرف است وتمام عروج است

برزخیت ان دو مقام کی نہین رکھتا کیونکہ اُسکا رجوع تنزیہ خالص پر ہے اور پورا عروج ہے ان کا فرق

شتان بینہما ؎ در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند - آنچہ استاد ازل

واضح ہوگیا شیشے کے پیچھے مجھے طوطی کی طرح (اہل تقدیر نے) رکھا ہے - جو کچھ ازل کے استاد

گفت بگو مے گویم - علوم شرعیہ نظریہ استدلالیہ را ضروریہ کشفیہ ساختہ اند سر موے

کہنے کو فرمایا ہے وہی کہتا ہون - علوم شرعیہ نظریہ استدلالیہ کو ضروریہ کشفیہ کر دیا ہے بال برابر مخالفت

مخالفت با اصول علماے شریعت نیست ہمان علوم اجمالی را تفصیلی ساختہ اند

علماے شریعت کے قواعد سے نہین وہی علم جو مجمل تھے اُن کو تفصیلی کر دیا

و از نظریت بضرورت آوردہ اند شخصے از حضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ تعالی

اور دلیلی علمون کو یقینی کے رتبہ مین لائے ہین ایک شخص نے حضرت خواجہ بزرگ سے خدا انکے پاک بھید کو

Marfat.com

سوالاقدس پرسید کہ مقصود از سلوک چیست فرمودند تا معرفت اجمالی تفصیلی شود و

مقدس سرہ نے پوچھا کہ سلوک سے مقصود کیا ہے فرمایا کہ تا معرفت اجمالی تفصیلی ہو جاوے اور

استدلالی کشفی گردد نفرمودند کہ علوم دیگر سوائے آنہا حاصل شود آرے در راہ علوم

استدلالی کشفی ہو جاوے اور یہ نفرمایا کہ دوسرے علوم سوائے ان علوم کے حاصل ہوتے ہیں ہاں راہ میں

ومعارف بسیار رومیدہند کہ از آنہا مے باید گذشت و تا بنہایت النہایت کہ مقام

علم اور معرفتیں بہت ظاہر ہوتی ہیں کہ اُن سے گذر جانا ہوتا ہے جبتک کہ نہایت کے نہایت پر جو مقام صدیقیت

صدیقیت است نرسد ازین علوم بہرہ نمے یابد ٥ فیالیت شعری انّ من

کا ہے نہ پہنچ جاوے ان علموں سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا - پس کاشکے میں جانتا کہ بعض اہل اللہ سے جو

اہل اللہ القائلین بحصول ہذا المقام الشریف ولیس لہم مناسبۃ بعلوم

حصول اس مقام شریف کے قایل ہیں اور حالانکہ اُن کے لیئے کوئی مناسبت اس مقام کے علموں

ہذا المقام ومعارفہ فما وجہ وفوق کل ذی علم علیم و بر سر مسئلہ قضا و قدر

اور معرفتوں سے نہیں پس کیا وجہ ہے اِبات کی اور ہر صاحب علم کے اوپر ایک علیم ہے اور مسئلہ قضا اور تقدیر

نیز اطلاع دادند و آنرا بر نہجے اعلام فرمودند کہ بہیچ وجہ با اصول ظاہر شریعت

کے بھید سے بھی اطلاع دی ہے اور اُسکو ایسے طریق پر ظاہر فرمایا ہے کہ کسیوجہ سے ظاہر شرع شریف کے قواعد

غرّا مخالفت لازم نیاید و از نقص ایجاب و شائبہ جبر مبرا و منزہ است و در ظہور

سے مخالفت لازم نہیں آتی اور نقص ایجاب اور شائبہ جبر سے پاک صاف ہے اور ظہور میں

بمثابہ قمر لیلۃ البدر است عجب است کہ با وجود عدم مخالفت با اصول شریعت

مثال چاند چودھویں رات کی ہے تعجب ہے کہ با وجود عدم مخالفت کے ساتھ قواعد شرع شریف کے

Marfat.com

این مسئله راچرا پوشیده داشته اند اگر شائبه مخالفت میداشت اخفا و ستر مناسب

اس مسئلہ کو لوگوں نے کیوں پوشیدہ رکھا ہے اگر کچھ شائبہ مخالفت کا رکھتا تو چھپانا اور مخفی کرنا مناسب

بود لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ ؎ کرا زہرہ آنکہ از بیم تو ۔ کشاید زبان جز بہ تسلیم تو

تھا خداوند پوچھا نہیں جائیگا ان کاموں سے جو کرتا ہے ۔ یہ کسکی طاقت ہے کہ تیرے خوف سے تیرا حکم مان لینے کے سوا زبان

وعلوم و معارف در رنگ ابر نیسان میریزند کہ قوت مدرکہ از تحمل آن عاجز مے

کھولے علوم اور معرفتیں ابر نیساں کی طرح برستی ہیں کہ قوت مدرکہ ان کے اٹھانے سے عاجز ہو جاتی ہے

شود قوت مدرکہ مجرد تعبیر است والا لَا یَحْمِلُ عَطَایَا الْمَلِكِ اِلَّا مَطَایَا در اوایل

قوت مدرکہ صرف تعبیر ہے ورنہ بادشاہ کی بخشی ہوئی چیزیں کوئی اٹھا نہیں سکتا مگر اسی کے باربردار ابتدا

شوق آن بود کہ این علوم غریبہ را در قید کتابت آوردہ شود اما توفیق نمے

میں اس بات کا شوق تھا کہ ان عجیب علوم کو لکھنا چاہئے لیکن توفیق نہ پاتا تھا

یافت و ازین ممر در بار بود آخر الامر تسلی فرمودند کہ مقصود از افاضہ این علوم

اور اس باعث سے دلگیری رہتی تھی آخر الامر صاحبان تقدیر نے تسلی دلائی کہ مقصود ان علوم کے پلٹے

حصول ملکہ است نہ یاد کردن این علوم چنانچہ طلبہ علوم تحصیل علوم براے

جانے سے حصول استعداد کی ہے نہ یاد کرنا ان علموں کا جیسا کہ طالب علم لوگ علموں کی تحصیل اسلئے کرتے

آن مے کنند کہ ملکہ مولویت بہم رسانند نہ آنکہ حفظ اصول صرف و نحو وغیرہما

ہیں کہ مولویت کا ملکہ حاصل کریں نہ یہ کہ قواعد صرف و نحو وغیرہ کا یاد کرنا مقصود

کنند بعضے از علوم بعرض میرسانند قال اللہ سبحانہ تبارک و تعالیٰ لیس کمثلہ شیئ

رکھیں بعضے ان علوم سے عرض کرتا ہوں خداوند پاک برکت والے عالیشان نے فرمایا ہے اسکی مانند کوئی

Marfat.com

وهو السمیع البصیر اول کلام اثبات تنزیہ محض است کما هو الظاهر و قوله

چیز نہین اور وہ دیکھنے والا سننے والا ہے پہلے کلام اثبات تنزیہ خالص مین ہے جیسا کہ ظاہر ہے اور قول

سبحانہ وهو السمیع البصیر متمم و مکمل للتنزیہ بیانش آنست کہ چون ثبوت سمع و بصر

خداوند پاک کا اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے یہ تمام اور کامل کرنیوالا تنزیہ کا ہے بیان اسکا یہ ہے کہ جب سمع اور بصر کا

مر عالم را موہم ثبوت مماثلت است ولو فی الجملۃ نفی اللہ سبحانہ عنهم السمع والبصر لدفع

ثبوت جہان کےلئے وہم مین ڈالنے والا ثبوت مماثلت کا ہے اگرچہ مجمل طور پر تو خداوند پاک نے اُن سے سمع اور بصر کی

هذا لوهم یعنی سمیع و بصیر اوست جلشانہ و سمع و بصر کہ در خلایق مخلوق است

نفی کردی اس وہم کو دفع کرنیکے لئے یعنی سمیع اور بصیر وہی ہے بلند ہے شان اسکا اور سننا دیکھنا جو خلایق مین مخلوق ہے

در رویت و سماع ہیچ مدخلے ندارد ہمچنانکہ حق سبحانہ و تعالی خلق سمع و بصر مے کند

رویت اور سماع مین کچھ دخل نہین رکھتا جیسا کہ خداوند پاک کان اور آنکھ پیدا کرتا ہے سننا اور

خلق سماع و رویت میکند بعد خلق آن دو صفت بطریق جری العادة من غیر

دیکھنا بھی پیدا کرتا ہے بعد پیدا کرنے اسکے دو صفتون کو بطریق جاری ہونے عادت کے سوائے

تاثیر بصفاتهم ولو قلنا بالتاثیر فالتاثیر فیها ایضا مخلوق پس چنانکہ ذوات ایشان

تاثیر کے اُن کی صفات کے ساتھ اور اگر ہم کہین کہ تاثیر کے ساتھ تو ہین تاثیر بھی مخلوق ہے پس جیسا کہ ذوات

جماد محض ہست صفات ایشان نیز جماد محض است در رنگ آنکہ قادرے بمحض

انکی بیجان محض ہین صفتین اُن کی بھی بیجان محض ہین اس رنگ مین ایک بڑی قدرت والا محض قدرت

قدرت خویش در سنگ کلام خلق کند نتوان گفت کہ سنگ فی الحقیقت متکلم است

اپنی سے پتھر مین کلام پیدا کرے تو یہ نہین کہہ سکتے کہ پتھر فی الحقیقت بات کرنے والا ہے

Marfat.com

وصفت کلام دارد همچنانکه سنگ جماد است این صفت هم در وے اگر فرضاً موجود باشد

اور صفت کلام کی رکھتا ہے جیساکہ پتھر بیجان ہے یہ صفت بھی اُس مین اگر فرضاً موجود ہووے

جماد است در ظهور حرف وصوت از وے ہیچ مدخلیتے ندارد وجمیع صفات ازین قبیل

تو بیجان ہے ظہور حرف اور آواز مین اُس سے کچھ دخل نہین رکھتا تمام صفتین اسی قسم سے ہین

است غایة ما فی الباب چون این ہر دو صفت ظاہر تر بودند خصّهما اللّٰہ تعالیٰ بنفیهما

نہایت اُسکا جس کی ہم بات کرتے ہین جب یہ دو صفتین بہت ظاہر تھین خداوند تعالی ان دونو کو نفی سے

ویکون لزوم نفی البواقی منه بالطریق الاولی حق سبحانه اول صفت علم خلق کرد بعد

خاص کیا اور انکی نفی سے باقیونکی نفی بطریق اولیٰ ہوگئی - خداوند پاک نے پہلے صفت علم کی پیدا کی بعد اس کے

ازان توجه او بمعلومی خلق کرد بعد ازان تعلق او بمعلومی خلق کرد بعد ازان معلوم را بر وے

توجہ اُسکی ساتھ معلومی خلقت کے کی پھر خلقت کی معلومی سے تعلق اُسکا کیا اُس سے بعد معلوم کو اُسپر کھول دیا

منکشف ساخت پس انکشاف در وے خلق کرد بعد خلق صفت علم بمجرد جری

پھر انکشاف اُس مین پیدا کیا پیچھے پیدا کرنے صفت علم کے ساتھ مجرد جریان

العادة پس معلوم است که علم را در انکشاف چه مدخلیتے باشد همچنین اول خلق صفت

عادت کے پس معلوم ہے کہ علم کو انکشاف مین کیا دخل ہوگا ایسا ہی پہلے صفت سننے والی کو پیدا کیا

سمع کرد بعد ازان اصغار وتوجه بمسموع بعد ازان سماع بعد ازان ادراک مسموع ہمین طور

پھر سُننا اور توجہ کلام کی طرف بعد اُس کے سماع پیچھے اُس سے مسموع کا ادراک اِسی طرح پہلے

اول خلق بصر کرد بعد ازان تقلیب حدقه وتوجه بمرئی بعد ازان رویت بعد ازان

بصر کو پیدا کیا پھر آنکھ کی پتلی کا پھرانا اور مرئی پر دھیان کرنا پیچھے اُس سے دیکھنا پھر مرئی چیز کا

اور اک مرئی علی ہذا القیاس سمیع و بصیر کسے است کہ مبدء سماع و رویت وایں دو صفت

اور اک کرنا اسی قیاس پر سمیع اور بصیر وہ شخص ہے کہ سماع اور رویت اسکی کا مبدا اُیہ دو صفتین ہون

باشد و اِذا لَمْ یَکُنْ کَذٰلِکَ فَلَا سَمِیْعَ وَلَا بَصِیْرَ پس متحقق گشت کہ صفات ایشان در

اور جب ایسا نہو تو وہ نہ سمیع ہے اور نہ بصیر ہے پس ثابت ہوا کہ اُن کی صفتین ذاتون کی صفتون

رنگ صفات ذوات جماد صرف اند فالمقصود مِنْ آخر الکلام نفی الصفات عنہم راسًا

کے رنگ مین بے جان صرف ہین پس مقصود آخر کلام سے لوگون سے صفات کی نفی ہے بالکل یہ

لا اَنَّ لہم صفاتٌ و تلک الصفات ثابتۃ للّٰہ سبحانہ لیکون جمعًا بین التنزیہ والتشبیہ

بات ہنین کہ اُنکے لئے صفتین نہین بلکہ یہ سب صفتین خداوند پاک کے لئے ثابت ہین تاکہ تنزیہ اور تشبیہ مین

بل تمام الآیۃ الکریمۃ لاثبات التنزیہ ونفی المماثلۃ راسًا۔ علم اول یعنی اثبات صفات

جمع ہو بلکہ ساری آیت شریف تنزیہ کے ثابت کرنے اور مماثلت کی بالکلیہ نفی کرنے مین ہے علم پہلا یعنی ثابت کرنا

اینہا مر حق سبحانہ وتعالیٰ را و ذوات اینہا را جماد محض دانستن و در رنگ ناودان و کوزہ

صفات انکا خاص خداوند پاک اور بزرگ کو اور اُنکی ذاتونکو بیجان صرف جاننا ہے اور کوزہ مین معلوم

یافتن کہ آب از آنجا ظاہر است از علوم مناسبہ مقام ولایت است و علم ثانی یعنی

کرنا کہ پانی اُس جگہ سے ظاہر ہے علوم مناسبہ مقام ولایت سے ہے اور علم دوسرا یعنے اُن

صفات اینہا را نیز در رنگ جماد یافتن و تمامی او رامیت دانستن کہ اِنَّکَ مَیِّتٌ

کی صفتون کو بھی بے جان کی مانند معلوم کرنا اور اُن کو بالکل میت جاننا جیسا کہ آیت مین ہے ٹھیک تو

وَاِنَّہُمْ مَیِّتُوْنَ از علوم مناسبہ مقام شہادت است از ینجا ہم تفاوت درمیان مقامین مفہوم میشود

میت ہے اور وہ بھی میت ہین علوم مناسبہ مقام شہادت سے ہے یہان سے بھی فرق درمیان دو مقامون کے سمجھا جاتا ہے

Marfat.com

اَلْقَلِیْلُ یَدُلُّ عَلَی الْکَثِیْرِ وَالْجُرْعَۃُ تُنْبِئُ عَلَی الْبَحْرِ الْعَظِیْمِ ع سالے کہ نکوست از بہارش پیدا

تھوڑا بہت پر دلالت کرتا ہے اور گھونٹ گہرے دریا پر   جو سال کہ اچھا ہے اپنی بہار سے ظاہر ہے

وہمچنین ارباب این مقام عالی افعال مخلوقات را نیز کالمیت والجماد مے یابند نہ کہ

ایسا ہی اس مقام بلند کے لوگ مخلوقات کے فعلوں کو بھی مثل مردہ اور بیجان کے معلوم کرتے ہین نہ یہ کہ

افعال انہہا را بحق سبحانہ بدہند و فاعل این افعال او سبحانہ را دانند تعالی اللہ سبحانہ عن ذٰلِکَ

اُنکے فعلون کو خداوند پاک سے نسبت کرین اور ان فعلون کا فاعل خداوند پاک کو جانین بلندہو خداوند پاک اس

عُلُوًّا کَبِیْرًا ۔ در رنگ آنست کہ شخصے سنگ را جنبانہ و حرکت دہد نمے توان گفت

سے بڑی بلندی ۔ یہ اسطرح کی مثال ہے کہ جیسا کوئی شخص پتھر کو ہلاتا اور حرکت دیتا ہے تو یہ نہین کہہ سکتے ۔

کہ او شخص متحرک است بلکہ موجد حرکت است در سنگ و سنگ متحرک است مع ذلک

کہ وہ شخص حرکت کرنے والا ہے بلکہ یون کہینگے کہ موجد حرکت کا ہے پتھر مین اور پتھر حرکت کرنیوالا ہے باوجود

ہمچنانکہ سنگ جماد محض است حرکت او نیز جماد صرف است اگر بالفرض بآن حرکت

اسکے جیسا کہ پتھر بیجان محض ہے حرکت اُسکی بھی بیجان محض ہے اگر فرضاً اُس حرکت سے کوئی

شخصے ہلاک شد نمے گویند کہ سنگ کُشت بلکہ میگویند کہ آن شخص کُشت و قول علماء

شخص ہلاک ہوا تو یہ نہین کہتے کہ پتھر نے اُسے مارا ہے بلکہ کہتے ہین کہ اُس شخص نے قتل کیا ہے اور قول علماء

شریعت شکر اللہ تعالی سعیہم موافق این علم است میفرمایند کہ باوجود صدور افعال وَلَو

شریعت کا خدا ان کی کوشش کو مشکور کرے موافق اس علم کے ہے فرماتے ہین کہ باوجود صدور افعال کے اگرچہ ارادہ

بالارادۃ والاختیار از مخلوقات مفعول آنہا مصنوع حق است سبحانہ و فعل انہا را در مصنوعیت

اور اختیار سے ہو مخلوقات سے اُنکا کیا ہوا خداوند کا پیدا کردہ ہے (پاک ہے وہ) اور اُنکے فعل کو خداوند کی کاریگری

وہیچ مدخلے نیست افعال ایشان حرکات چند است مِن غیرِ ان یکون لہا تاثیرٌ فِی

مین کچھ دخل نہین افعال اُن کے چند حرکتین ہین سوا اِس بات کے کہ ہو اُس کے لیے تاثیر معمول

مجعولیّتہِ المعمولِ اگر گویند کہ برین تقدیر افعال را منات ثواب وعقاب ساختن غیر

کے مصنوعی ہونے مین اگر کوئی اعتراض کرے کہ اِس تقدیر پر فعلون کو ثواب اور عذاب کا مدار کرنا غیر معقول

معقول است در رنگ آنست کہ سنگے را بامرے مکلف سازند و بر فعل او مدح و ذم

ہے جیساکہ پتھر کو کسی امر کی تکلیف دیوین اور اُس کے فعل پر شاباش اور بدگوئی مترتب کرین

مترتب سازند گوئیم کہ فرق است درمیان سنگ و مکلفین چہ مناط تکلیف قدرت و

ہم جواب کہتے ہین کہ پتھر اور مکلفین کے درمیان فرق ہے اِسلیے کہ مدار تکلیف کی قدرت اور

ارادت است و در سنگ ارادت نیست لیکن چون ارادت اینہا نیز مخلوق حق است

ارادہ ہے اور پتھر مین ارادہ نہین لیکن جب ارادہ اُن کا بھی خدا کا پیدا کیا ہوا ہے

سبحانہ من غیر تاثیر لہ فی حصول المراد آن ارادت نیز کالمیت است ہمین کار کرد کہ مراد

سواے اسکی تاثیر کے ارادہ کی ہوی بات کے حصول مین وہ ارادہ بھی مثل میت کے ہے ارادہ نے یہی کچھ کیا

بعد از تحقق آن مخلوق مے شود بطریق جری العادت و اگر قدرت مخلوق را موثر فی الجملہ

کہ اُسکے پیدا ہونے کے بعد ارادہ کی ہوی چیز پیدا ہوتی ہے بطریق جاری ہونے عادت کے اور اگر مخلوق کو کسی

ہم گفتہ شود چنانچہ علما ماوراالنہر شکر اللہ تعالی سعیہم گفتہ اند کہ آن تاثیر ہم در وے خلق

طرح سے بھی موثر کہا جاوے جیساکہ علما ماوراالنہر نے خدا اُنکی کوشش کو مشکور کرے کہا ہے کہ وہ تاثیر بھی اُنہین خداوندی پیدا

کردہ اند چنانکہ قدرت را آفریدہ اند فعی تاثیرہ لا اختیار لہ اصلاً فیکون تاثیرہ ایضاً کالحمادِ

کی ہے جیساکہ قدرت کو پیدا کیا ہے پس اُسکی تاثیر مین اُسکا اپنا ہرگز کوئی اختیار نہین پس تاثیر اُسکی بھی مثل بے جان چیز کے

مثلاً شخصے سنگے را دید کہ از بالا بپایان آید بتحریکِ محرکے و حیوانے را ہلاک ساخت

ہوگی مثلاً کسی شخص نے پتھر کو دیکھا کہ اوپر سے نیچے آتا ہے کسی ہلانے والے کی تحریک سے اور اس پتھر نے کسی حیوان کو

آنشخص ہمچنانکہ آن سنگ را جماد میداند فعلش را کہ حرکت اوست نیز جماد میداند و اثر

ہلاک کیا وہ شخص جیسا کہ اُس پتھر کو بیجان جانتا ہے اُسکے فعل کو بھی جو اُس کی حرکت ہے بھی بیجان جانتا ہے اور اثر

مترتب را بر آن فعل کہ ہلاک است نیز جماد میداند فالذّوات والصفات والافعال

مترتب کو اُسپر جو ہلاکت ہے بھی بیجان جانتا ہے۔ پس ذاتین اور صفتین اور فعل تمام

کلّھا جمادات محضۃ و اموات صرفۃ فھو الحیّ القیوم وھو السّمیع البصیر وھو

بیجان محض اور مُردے خالص ہین پس وہی زندہ قایم اور وہی سُننے والا اور دیکھنے والا اور وہی جاننے والا

العلیم الخبیر وھو الفعّال لما یرید قل لو کان البحر مداداً لکلمات ربّی لنفد

خبر رکھنے والا اور وہی جو چاہے کرنیوالا ہے کہہ اگر ہوئے دریا سیاہی واسطے باتون پروردگار میرے کے

البحر قبل ان تنفد کلمات ربّی ولو جئنا بمثلہ مدداً گستاخی بسیار نمود و جرأت

البتہ تمام ہو جاوے دریا پہلے اس سے کہ تمام ہون باتین رب میرے کی اگرچہ لاوین ہم برابر اسکے مدد دلیری بہت کی اور جرأت

بجید واقع شد چہ توان کرد جمال سخن کہ از جمیل مطلق است بر آن داشت کہ ہر چند سخن

بیشمار واقع ہوی کیا ہو سکتا ہے سخن کی خوبصورتی نے جو جمیل مطلق سے ہے اِسبات پر آمادہ کیا کہ جسقدر سخن دراز

دراز کنند زیبا آید و ہر چہ از و گوید رعنا نماید باوجود خود را ہیچ مناسبت نے یابد کہ از آن

کرے خوبصورت آوے اور جتنا اُسکا بیان کرے عجائب کہائی باوجود اسکے اپنے آپکو کچھ لایق نہین دیکھتا کہ اُس جناب

جناب سخن کند و یا نام او بر زبان آرد صد ہزار بار شستم دہن بمشک و گلاب ہنوز

سے سخن کرے یا نام اُس کا زبان پہ لاوے۔ مُنہ کو ہزار بار مینے کستوری اور گلاب سے دھویا۔ ابھی تیرا

Marfat.com

نام تو گفتن مرا نشاید - ع بندہ باید کہ حد خود داند - امیدوار توجہ و عنایت است

نام کہنا مجھے لائق نہیں ہے - غلام کو چاہیے کہ اپنی حد کو جانے - امیدوار توجہ اور عنایت کا ہے

از خرابی خود چہ عرض نماید و ہر چہ در خود مییابد از عنایات مبداء آن توجہ عالی است

خرابی اپنی سے کیا عرض کرے اور جو کچھ اپنے آپ میں پاتا ہے عنایات مبداء اس بلند توجہ سے ہے

والا ع من ہمان احمد پارینہ کہ ہستم ہستم - میان شاہ حسین طریق توحید دارد و در آن محظوظ

ورنہ - مین تو وہی پرانا احمد ہوں جو ہوں - میان شاہ حسین توحید کا طریق رکھتا ہے اور اس مین خوش

است بخاطر مے آید کہ از آنجا بر آوردہ شود تا بحیرت رسد کہ مقصود است محمد صادق

ہے دل مین آتا ہے کہ اسکو وہان سے نکالا جاوے تا حیرت پر پہونچے جو مقصود ہے - محمد صادق

از خوردی خود ضبط نمے تواند کرد اگر در سفرے ہمراہ میشود ترقیات بسیار میکند

چھٹپن سے اپنے آپ کو ضبط نہین کرسکتا اگر کسی سفر مین ہمراہ ہو تو بہت ترقیان کرتا ہے -

در سیر دامن کوہ ہمراہ بود ترقی بسیار نمود و در مقام حیرت غوطہ خوردہ است در حیرت

دامن کوہ کی سیر مین ہمراہ تھا وہان بہت ترقی کی اور مقام حیرت مین غوطہ کھایا ہے - حیرت مین

بہ فقیر مناسبت تمام دارد و شیخ نور درین مقام است خیلے ترقی کردہ است از خویشان

فقیر کے ساتھ پوری مناسبت رکھتا ہے اور شیخ نور بھی اسی مقام مین ہے بہت ترقی کی ہے اور اس فقیر کے

این فقیر جوانے است حالش بسیار بلند است بہ تجلیات برقیہ نزدیک است و

رشتہ دارون سے ایک جوان ہے اسکا حال بہت بلند ہے تجلیات برقیہ کے ساتھ نزدیک ہے اور

مستعد است +

مستعد ہے +

Marfat.com

مکتوب نوزدہم در سفارش بعضے ارباب حوائج نیز بہ پیر

آنیسوان مکتوب بعضے حاجت والے لوگون کی سفارش مین اپنے پیر بزرگوار کو لکھتے

بزرگوار خود نوشتہ اند عرضداشت احقر الخدمہ آنکہ شخصے از لشکر آمدہ وا

ہین عرضی کمترین غلامان کی یہ ہے کہ ایک شخص نے لشکر سے آکر

نمود کہ مبلغ وظیفہ داران فقرا دہلی و سرہند از بابت فصل خریف گذشتہ حوالہ

ظاہر کیا کہ دہلی اور سرہند کے وظیفہ دار فقیرون کی رقم بابت فصل خریف گذشتہ کے حضور کے خادمان

ملازمان عتبہ علیہ کردہ اند کہ بعد از تحقیق حق بہ مستحقان رسانند بنا برعلی ذٰلک

کو حوالہ ہوئی ہے کہ اصل بابت معلوم کرکے حقدارون کو پہنچادین اسی واسطے دلیری کی گئی

گستاخی نمودہ شد کہ ہزار تنکہ فصلانہ باسم شیخ ابوالحسن حافظ اہل علم و ہزار

کہ ہزار تنکہ فصلانہ شیخ ابوالحسن حافظ صاحب علم کے نام اور ہزار

تنکہ فصلانہ باسم شیخ شاہ محمد حافظ از سرکار نواب شیخ مقرر است مشارٌ الیہما

تنکہ فصلانہ شیخ شاہ محمد حافظ کے نام سرکار نواب شیخ سے مقرر ہے وہ دونون زندہ اور

حی و قایم اند و شائبہ اشتباہ ندارند و کس خودرا فرستادہ اند اعتماد ے است

قایم ہین اور کچھ شبہ کا شائبہ نہین رکھتے اُنہون نے اپنا آدمی بھیجا ہے

اگر خبر مذکور صدق داشتہ باشد مبلغ این دو اسامی مذکورین را حوالہ حامل عرضداشت

اگر خبر مذکور سچی ہو تو ان دو اسامیون کی تنخواہ خط لانے والے کے حوالہ

نمایند مشارٌ الیہما در سرہند اند ✦

فرماوین وہ دونون شخص سرہند مین ہین ✦

Marfat.com

مکتوب بستم نیز در سفارش بعضے ارباب حوائج

بیسوان مکتوب یہ بھی بعضے حاجت مند لوگون کی سفارش ہین

بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔ عرضداشت احقر الخدمہ آنکہ مکرر ادر باب

اپنے مرشد بزرگوار کو لکھتے ہین۔ عرض کمترین خادمان کی یہ ہے کہ دو بارہ

وظائف والدہ حبیب سرہندی و منکوحۂ او و مخادیم دیگر کہ در ضمن عریضہ مسطور اند

حبیب سرہندی کی والدہ اور منکوحہ کے وظائف کے بارہ مین اور دوسرے مخدومون کی تنخواہ

مصدع اوقات خادمان عتبہ میگردد اگر مبلغ وظائف مشار الیہم بہ دہلی آوردہ

جنکے نام خط مین لکھے ہوئے ہین حضور کے خادمونکو تکلیف دیتا ہون اگر انکے وظائف کی رقم دہلی مین لائے ہون تو

باشند مولانا علی را حکم خواہند فرمود کہ تسلی مشار الیہم نمایند بعضے بطریق وکالت

مولانا علی کو حکم فرماوین کہ مشار الیہم کی تسلی کرین بعضے بطریق وکالت

و بعضے بطریق اصالت آمدہ اند و اگر مبلغ نیاوردہ باشند مشار الیہم حی و قائم اند

اور بعضے بطریق اصالت کے آئے ہین اور اگر روپے نہ لائے ہون تو مشار الیہم زندہ اور قائم

التماس تصحیح پروانجات مے نمایند زیادہ گستاخی است ؛

ہین پروانون کی تصدیق کی آرزو کرتے ہین۔ زیادہ گستاخی ہے ؛

الحمد للہ رب العالمین کہ با تمام انجامید پارہ اول الطاف رحمانی ترجمہ اردو مکتوبات

امام ربانی در شہر ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ

قطعہ تاریخ طبع کتاب ہذا از طبع لطیف جناب مترجم مد ظلہ

	حصہ اولین ز مکتوبات فی البدیہ چنین بگفت حسین		طبع گشتہ بفضل رب نام سال او ۔ جلد مظہر اسلام	

۱۳۱۴ھ

شجرۂ منظومہ سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ بزبان فارسی

اے خدا با تو بذات کبریا — مشکلم بکشا طفیل مصطفیٰ
از پئے بوبکر و سلمان راہنما — ہم بقاسم ہم بجعفر مقتدا
بایزید و خواجہ ابوالحسن — ہم بہ بوالقاسم بعاجز رحم کن
بوعلی بویوسف مرد جوان — ہم بخواجہ عبد خالق غجدوان
ہم بحق عارف و محمود دبیر — حضرت خواجہ علی بابائے میر
مشکلم بکشا طفیل شاہ میر — ہم بہاؤالدین کامل دستگیر
شیخ عطار آن علاؤالدین پیر — ہم بیعقوب و عبیداللہ فقیر
ہم بخواجہ زاہد و درویش ہم — خواجہ امکنگی شیخ محترم
ہم بہ باقی باللہ آن شیر خدا — یا الٰہی فضل و رحمت کن بما
شیخ احمد خواجہ معصوم پیر — ہم بسیف الدین عارف بے نظیر
از پئے نور محمد باوفا — وز پئے محسن با احسان نما
ہم محمد شاہ آن شیر خدا — ہم با حمد شاہ مارا رہنما
از طفیل شیخ حسن باکمال — لو دہے دین آں الغنی والجلال
من سگ این خواجگانم یا کریم — رب اهدنا الصراط المستقیم

سلسلۂ منظومہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ بزبان اردو

یا الٰہی ذات خود بے ابتدا کیواسطے — رحم کر مجھ پر تو ختم الانبیا کیواسطے
از طفیل حضرت صدیق صادق پیشوا — حضرت سلمان اہل اقتدا کیواسطے
قاسم و جعفر جناب بایزید اہل حق — بوالحسن اہل الکمال و مقتدا کیواسطے
حضرت بوالقاسم و خواجہ محمد بوعلی — حضرت بویوسف شیر خدا کیواسطے
خواجہ عبدالخالق و عارف محمد باکمال — شیخ محمود و علی مہر مقتدے کیواسطے
حضرت بابا سماسی سید میر کلال — اور بہاؤالدین خواجہ ذوالعطا کیواسطے
شاہ علاؤالدین ہم یعقوب چرخی باہدا — شاہ عبیداللہ زاہد باوفا کیواسطے
خواجہ زر درویش و امکنگی امام عاشقان — باقی باللہ عارف ذوالاصطفا کیواسطے
از طفیل شیخ احمد مقتدے عارفان — خواجہ معصوم شمس الاولیا کیواسطے
شیخ سیف الدین اور نور محمد مرد حق — پیر مرزا جانجانان رہنما کیواسطے
از طفیل شیخ عبداللہ اعلام شاہ علی — اور محمد اشرف اس اہل صفا کیواسطے
حضرت قاضی محمد حسن آن مرد کمال — مقتدے عارفان مرد خدا کیواسطے
اس فقیر بینوا کا خاتمہ بالخیر ہو — برکت پیران اہل رضا کیواسطے
کل مقاصد مالک مطبع کی یارب ہوا حصول — یمن و برکت جملہ برادران خدا کیواسطے

التماس۔ جملہ ناظرین وحامیان دین متین و پیشروان راہ دین کی خدمت مین التماس ہے کہ بعد از فراغت مطالعہ کتاب ہذا اس ناچیز کے حق مین عنداللہ دعائے خیر فرماوین کہ خداوند کریم آپ کے یمن وبرکت سے میرا انجام بخیر کرے اور آلایش معصیت سے پاک کر کے اپنے مقربان کے گروہ مین شامل کرے۔ آمین ثم آمین

کمترین فخرالدین احمد مالک و مہتمم مطبع

Marfat.com